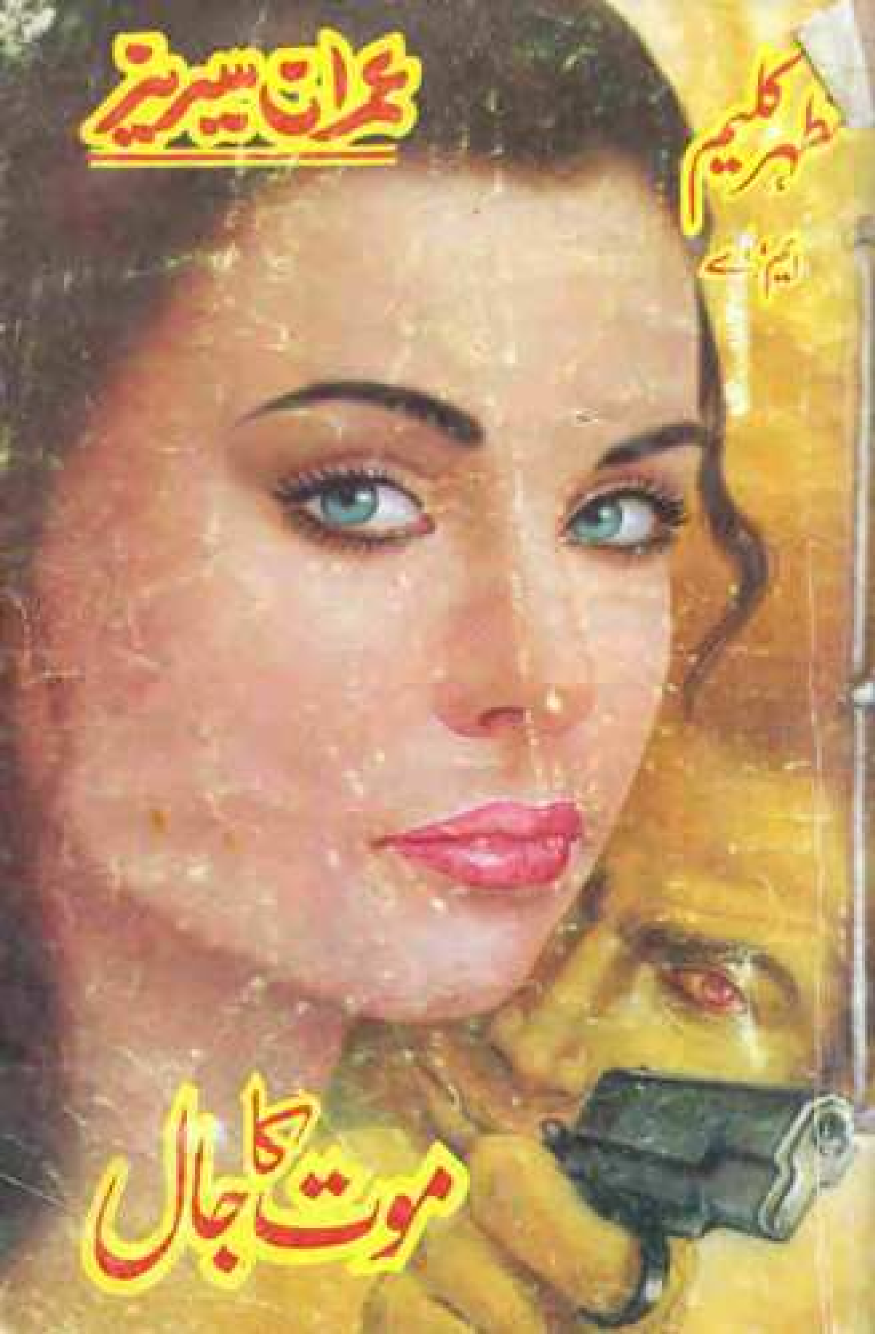

عمران سیریز
مظہر کلیم
ایم اے
موت کا جال

چند باتیں

محترم قارئین! لیڈی ایگلز سے شروع ہونے والی کہانی اب اپنے پورے عروج پر پہنچ چکی ہے۔ بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان ہونے والی کش مکش اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے مثال جدوجہد نے اس کہانی کو جاسوسی ادب میں یقیناً شاہکار کا درجہ بخش دیا ہے۔ برف کی تہہ میں بنی ہوئی عظیم الشان لیبارٹری کی تباہی کا مشن اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی یہ حالت کہ وہ اپنی جانیں بچانے کے لئے دوڑتے پھر رہے ہیں اور زمین لمحہ بہ لمحہ ان پر تنگ ہوتی جا رہی تھی۔ اور پھر عمران لیبارٹری میں داخل ہونے کے باوجود بے بسی سے مفلوج ہو کر دشمنوں کے رحم و کرم پر پڑا رہ گیا اور موت کے اندھے جال میں اُسے پھڑپھڑانے کی بھی مہلت نہ مل سکی۔ عمران اور اس کے ساتھی اپنے مشن کو مکمل کرنے کی بجائے اپنی جانیں بچانے کے لئے دشمنوں سے معاہدہ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ایک ایسا معاہدہ جو سراسر عمران کی شکست تھا۔ جی ہاں اُسی عمران کی شکست جسے ہمیشہ ناقابل شکست سمجھا جاتا رہا ہے۔ کیا واقعی عمران نے یہ ذلت آمیز شکست

گوارا کر لی۔ یا اس کی ریڈی میڈ کھوپڑی نے کوئی کارنامہ دکھا ہی دیا۔ یہ سب کچھ تو آپ کو کتاب پڑھنے کے بعد ہی معلوم ہو گا۔ بہرحال اتنا ضرور ہے کہ عمران آپ کو مایوس نہیں کرے گا۔ یقین نہ آئے تو پڑھ کر دیکھ لیجئے۔

والسّلام

مخلص

مظہر کلیم ایم اے

ٹائیگر کیپسول نما گاڑی میں بیٹھ کر برف میں مسلسل سفر کرتا رہا۔ وہ کبھی اس کا رخ ایک طرف پھیر دیتا اور کبھی دوسری طرف۔ کیوں کہ اس کیپسول نما گاڑی میں لیبارٹری کو تلاش کرنے والا سسٹم چوں کہ موجود نہ تھا۔ اس لئے ظاہر ہے وہ گھوم پھر کر ہی اُسے تلاش کر سکتا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد جب اس نے گاڑی کا رخ موڑا تو اچانک اُسے سامنے وہ بیضوی سی عمارت نظر آ گئی۔ اور اس کی آنکھوں میں مسرت کی چمک ابھر آئی۔ وہ اپنی تلاش میں کامیاب ہو گیا تھا۔ مگر اس بیضوی عمارت کا کوئی دروازہ نظر نہ آ رہا تھا۔ اس لئے وہ گاڑی کو لے کر تیزی سے اس کے چاروں طرف گھومتا رہا۔ ابھی وہ اس عمارت کے گرد گھوم کر اس کے اندر جانے کی کوئی تجویز سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے سامنے عمارت میں ایک دروازہ سا کھلتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ اندر جائے یا نہیں۔ لیکن پھر اس نے اندر جانے کا فیصلہ

کر لیا کیوں کہ ظاہر ہے باہر وہ کر تو وہ کچھ بھی نہ کر سکتا تھا چنانچہ وہ گاڑی سمیت اس دروازے میں گھستا چلا گیا۔ دروازے میں داخل ہو کر وہ ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ بالکل خالی تھا۔ چاروں طرف دیواریں تھیں جس دروازے سے وہ داخل ہوا تھا وہ بھی اب بند ہو چکا تھا —— اس نے گاڑی میں موجود مختلف قسم کا اسلحہ اپنی جیبوں میں منتقل کیا اور پھر بٹن دبا کر کیپسول گاڑی کا دروازہ کھولا اور پھر وہ باہر نکل آیا۔ باہر آ کر وہ ابھی کمرے کی پوزیشن کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک اسے یوں لگا جیسے کسی نے اُسے دھکا دے دیا ہو۔ اور وہ دو کسر لمحے دھڑام سے فرش پر آ گرا —— اس کا تمام جسم مفلوج ہو چکا تھا۔ وہ صرف دیکھ سکتا تھا۔ سوچ سکتا تھا لیکن حرکت کرنے سے معذور تھا۔ اور اُسی لمحے کمرے کی ایک دیوار کھلی اور اس میں سے دو افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے اُسے اٹھا کر کاندھے پر لادا —— اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ ایک راہداری میں داخل ہوئے۔ راہداری کا اختتام ایک کمرے کے دروازے پر ہوا۔ ان دونوں نے اس کمرے میں داخل ہو کر وہاں پڑی ہوئی ایک بینچ پر اُسے لٹایا اور پھر بینچ کے ساتھ لگے ہوئے چمڑے کے مضبوط تسموں سے اُسے اچھی طرح باندھ دیا گیا۔ اور اس کے بعد وہ دونوں ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہو گئے۔

"کیا یہ لیبارٹری ہے" —— ٹائیگر نے پہلی بار زبان کھولی۔ اور اُسے یہ دیکھ کر خاصی مسرت ہوئی کہ وہ بول سکتا ہے۔

"نہیں —— یہ سیکورٹی سیل ہے" —— ان میں سے ایک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کچھ اور پوچھتا کہ کمرے میں ایک آواز گونج اٹھی۔

"مبارک —— قیدی کو اٹھا کر لیبارٹری پہنچا دو" —— بولنے والے کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"یس باس" —— ان دونوں میں سے ایک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر انہوں نے آگے بڑھ کر ٹائیگر کے تسمے کھولنے شروع کر دیئے۔ ایک بار پھر اُسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا گیا۔ اور کمرے سے باہر نکل کر وہ راہداری میں آ گئے —— مگر اس بار وہ راہداری کے دائیں طرف گھوم کر ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کمرے کی جنوبی دیوار پر لگے ایک ہینڈل کو کھینچا تو دیوار اپنی جگہ سے ہٹتی چلی گئی۔ دیوار کی دوسری طرف ایک سرنگ سی دور تک چلی گئی تھی —— انہوں نے ٹائیگر کو اسی سرنگ کے فرش پر رکھ کر دیوار دوبارہ برابر کر دی۔ جیسے ہی دیوار برابر ہوئی اور وہ دونوں نظروں سے اوجھل ہوئے۔ وہ سرنگ یوں تیزی سے سمٹتی چلی گئی جیسے کوئی اُسے اپنی طرف کھینچ رہا ہو —— اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک اور کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں سے ایک اور آدمی نے اُسے اٹھایا۔ اور مختلف راہداریوں سے گزر کر اُسے ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ یہاں اُسے ایک بینچ پر لٹا دیا گیا۔ اور پھر وہ لوگ کمرے سے باہر چلے گئے۔ اب ٹائیگر اکیلا اس چھوٹے سے کمرے میں پڑا تھا —— کمرے کی دیواروں کے ساتھ مختلف قسم کی چھوٹی چھوٹی مشینیں نصب تھیں۔ اور ٹائیگر ان کی ساخت کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ مشین راز اگلوانے اور

کسی پر تشدد کرنے کے لئے لگائی گئی ہیں۔ ٹائیگر اب اتنا تو جانتا تھا کہ وہ لیبارٹری میں پہنچ گیا ہے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اس کا پورا جسم بالکل مفلوج تھا۔ حرکت کرنے کی شدید خواہش کے باوجود حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اسی لئے وہ خاموش پڑا آنے والے حالات کا انتظار کرتا رہا۔

ابھی اُسے وہاں پڑے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک اُسے محسوس ہوا کہ اس کا مفلوج جسم آہستہ آہستہ حرکت کرنے لگا وہ چونک پڑا اور پھر اس نے حرکت کرنے کی ارادی طور پر کوشش شروع کر دی ——— اور پھر چند لمحوں بعد اس کے دل میں مسرت کی لہر سی دوڑ گئی جب اس کا پورا جسم مکمل طور پر حرکت میں آگیا۔ شاید اسے اس خیال سے نہ باندھا گیا تھا کہ وہ مفلوج ہے۔ لیکن ان کے اندازے کی غلطی ہو گئی اور اس کا جسم جلد حرکت میں آگیا ———
ٹائیگر اچھل کر بنچ سے نیچے اتر آیا۔ اور پھر ابھی وہ اپنے جسم کو ورزش کے انداز میں موڑ کر سیدھا کر ہی رہا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے کمرے میں لیڈی ایگلز داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک مسلح آدمی تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

اندر داخل ہوتے ہی لیڈی ایگلز ٹھٹھک کر رک گئی۔ کیوں کہ ٹائیگر کو اس طرح آزاد کھڑے دیکھنے کا تو وہ شاید تصور بھی نہ کر سکتی تھی۔ اُسے تو یہی بتایا گیا تھا کہ وہ مفلوج ہو چکا ہے۔
"اسے گولی مار دو" ——— لیڈی ایگلز نے ایک لمحے میں اپنے

آپ کو سنبھالتے ہوئے اپنے ساتھ کھڑے مسلح آدمی سے کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ آدمی ٹریگر دباتا۔ ٹائیگر نے اچانک اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا وہ لیڈی ایگلز کے ساتھ جا ٹکرایا۔ اس نے چھلانگ ایسے اینگل سے لگائی تھی کہ لیڈی ایگلز سے ٹکرا کر وہ اُسے اپنے ساتھ لیتا ہوا مسلح آدمی سے بھی ٹکرایا اور پھر وہ تینوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ لوٹ پوٹ ہو کر نیچے گر گئے ——— اس کے بعد لیڈی ایگلز اور ٹائیگر دونوں نے اٹھنے میں انتہائی پھرتی دکھائی۔ اور مسلح آدمی چند لمحے دیر کر گیا۔
ٹائیگر نے اٹھتے ہی اپنی لات کو مخصوص انداز میں گھمایا اور دیر سے اٹھتا ہوا مسلح آدمی چیخ مار کر اچھلا اور سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ لیڈی ایگلز نے انتہائی پھرتی سے اس جگہ پر چھلانگ لگائی۔ جہاں مشین گن اس آدمی کے ہاتھوں سے نکل کر جا گری تھی ——— لیکن ٹائیگر اس کی توقع سے زیادہ ہوشیار نکلا۔ اس نے انتہائی پھرتی سے جھک کر لیڈی ایگلز کی ٹانگ پکڑی اور اُسے یوں اپنی طرف گھسیٹ لیا جیسے مچھلی کو کانٹا لگ جانے کے بعد کھینچا جاتا ہے۔ مگر لیڈی ایگلز بھی لڑائی کے فن میں اناڑی نہ تھی ——— چنانچہ جیسے ہی ٹائیگر نے اس کی ٹانگ پکڑی۔ اس کا جسم یوں تیزی سے مڑا۔ جیسے اس کی ہڈیاں ربڑ کی بنی ہوئی ہوں۔ اور لیڈی ایگلز کی دوسری ٹانگ پوری قوت سے ٹائیگر کے سینے پر پڑی اور وہ لڑکھڑا کر پشت کے بل فرش پر جا گرا ——— ایک بار پھر ان دونوں نے اٹھنے میں پھرتی کی۔ لیکن اس بار مسلح آدمی ان سے بازی لے گیا۔ وہ دیوار کے ساتھ ٹکرا

کر تیزی سے اچھلا اور اپنی پوری قوت سے اٹھتے ہوئے ٹائیگر پر آ گرا —— ٹائیگر نے دونوں بازوؤں کی مدد سے اُسے کسی گیند کی طرح واپس اچھالا لیکن اس جدوجہد میں اُسے چند لمحے بہرحال لگ گئے اور انہی چند لمحوں میں لیڈی ایگلز مشین گن پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

"خبردار —— ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ ٹائیگر —— ورنہ گولیوں سے جسم چھلنی کر دوں گی" —— لیڈی ایگلز نے چیختے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے موقع محل کی مناسبت دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ بلند کر دیئے۔

"دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو جاؤ" —— لیڈی ایگلز نے ایک اور ہدایت دی۔ اور ٹائیگر پیچھے ہٹ کر دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم جا کر دو مسلح افراد کو بلا لاؤ" —— لیڈی ایگلز نے اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا جو اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اور وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"مجھے خوشی ہے کہ تم خود لیبارٹری میں آ پھنسے ہو۔ ورنہ یقین جانو میں تمہاری طرف سے بے حد پریشان تھی" —— لیڈی ایگلز نے زہریلے انداز میں کہا۔

"میں تو اس لئے مار کھا گیا کہ تمہیں دیکھتے ہی میں حیرت سے سُن ہو گیا —— ورنہ تم مجھ پر قابو نہیں پا سکتی تھیں۔ میرا خیال تھا کہ کار کے تباہ ہونے کے ساتھ ساتھ تم بھی ختم ہو چکی ہو گی" —— ٹائیگر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر ذرہ برابر

بھی پریشانی کے آثار نہ تھے۔

"لیڈی ایگلز ناقابل تسخیر ہے ٹائیگر —— اور اس کا ثبوت تمہارے سامنے ہے۔ البتہ موت تمہارا مقدر ہو چکی ہے۔ میں نے تمہیں پہلے ہی آفر کی تھی کہ تم معاوضہ لے کر اس مشن سے باز آ جاؤ۔ لیکن موت تمہارے سر پر منڈلا رہی تھی" —— لیڈی ایگلز نے کہا۔

"لیکن تم وادی میں تو کہیں نظر نہیں آئیں۔ پھر تم نے لیبارٹری پر کیسے قبضہ کر لیا" —— ٹائیگر کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"اب چونکہ موت تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ اس لئے تمہیں تفصیل بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے لیبارٹری پر قبضہ نہیں کیا بلکہ اس لیبارٹری کی چیف باس ہی میں ہوں۔ میں بظاہر ایک مجرم تنظیم کی سربراہ ہوں۔ لیکن میں حکومت ایکریمیا کی سپیشل ایجنٹ بھی ہوں۔ اور اسی لیبارٹری کی چیف باس بھی" —— لیڈی ایگلز نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— تو یہ مسئلہ ہے" —— ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اُسی لمحے دروازہ کھلا اور دو مشین گنوں سے مسلح آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ ٹائیگر شاید انہی کے انتظار میں تھا —— کیوں کہ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے۔ ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ لیڈی ایگلز کچھ سمجھتی۔ ایک مسلح آدمی رائفل سے نکلی ہوئی گولی کی طرح اڑتا ہوا لیڈی ایگلز سے جا ٹکرایا۔ اور ٹائیگر نے دوسرے آدمی کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن

بھینٹ لی۔ اور پھر کمرے میں بیک وقت دو مشین گنیں چلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ اور اس کے ساتھ ہی انسانی چیخیں بھی۔ ٹائیگر کی مشین گن نے لیڈی ایگلز اور اس سے ٹکرانے والے آدمی کو نشانہ بنایا تھا۔ اور دوسری مشین گن جو دروازے میں سے چلی تھی اس نے ٹائیگر کا نشانہ لے لیا تھا ——— دراصل ٹائیگر اس آدمی کو بھول گیا تھا۔ جوان دو آدمیوں کو بلانے گیا تھا۔ اس کی مشین گن چونکہ لیڈی ایگلز کے پاس تھی اس لئے وہ شاید دوسری مشین گن حاصل کرنے کی وجہ سے ان دونوں سے ذرا دیر بعد داخل ہو رہا تھا ——— اور یہ عین وہی لمحہ تھا جب ٹائیگر نے لیڈی ایگلز پر اس آدمی کو پھینک کر مشین گن سے ان دونوں کا نشانہ لیا تھا۔ ٹائیگر کی مشین گن سے نکلنے والی گولیوں سے لیڈی ایگلز سے ٹکرانے والے آدمی کے جسم کو تو چھلنی کر ڈالا تھا ——— مگر دو گولیاں لیڈی ایگلز کے جسم میں بھی راستہ بنا گئی تھیں۔ اور آنے والے کی مشین گن نے تو ٹائیگر کے جسم کو شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر دیا تھا۔ لیڈی ایگلز پہلے تو چیختی ہوئی نیچے گری۔ لیکن پھر جلد ہی اٹھ کر کھڑی ہونے میں کامیاب ہو گئی۔ ایک گولی اس کے بازو اور دوسری ران میں لگی تھی۔ باقی جسم اس لئے بچ گیا تھا۔ کہ دوسرا آدمی اس کے جسم کے عین سامنے تھا۔ اگر وہ ذرا سا بھی ہٹا ہوا ہوتا تو لیڈی ایگلز کا بھی صفایا ہو چکا تھا۔

"میڈم ——— آپ زخمی ہیں" ——— آنے والے نے تیزی سے لیڈی ایگلز کی طرف جھپٹتے ہوئے کہا جو کہ کھڑی ہو جانے کے باوجود لڑکھڑا رہی تھی۔

"وہ آدمی ختم ہو گیا یا ابھی زندہ ہے" ——— لیڈی ایگلز نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ختم ہو گیا ہے میڈم" ——— اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوکے ——— اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو" ——— میڈم نے کہا اور پھر اس آدمی کا سہارا لے کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے بازو اور ران سے خون بہہ رہا تھا۔ لیکن حرکت کرنے سے اُسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ گولیاں صرف گوشت میں گھسی ہیں ہڈیاں محفوظ رہی ہیں۔

دروازے کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکی اور پھر اس کی نظریں فرش پر پڑی ہوئی ٹائیگر کی لاش پر جم گئیں۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ حقارت بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس کا ایک بہت بڑا دشمن ختم ہو چکا تھا۔ اور پھر وہ اس آدمی کا سہارا لے کر کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

بڑی سی ویگن خاصی تیز رفتاری سے اڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف جما ہوا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ عمران بیٹھا ہوا تھا۔ پچھلی سیٹوں پر تنویر۔ کیپٹن شکیل۔ صفدر۔ چوہان۔ اور نعمانی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے سامنے ڈیش بورڈ پر ایک نقشہ پھیلا رکھا تھا۔ اور ہاتھ میں پنسل پکڑے وہ اس پر نشانات لگانے میں مصروف تھا۔

ویگن اس وقت وینز ویلا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے ایکسٹو کی کال ملتے ہی سامان سمیٹ لیا تھا اور پھر جیپوں پر سوار وہ راکستان کے دارالحکومت پہنچ گئے۔ جہاں سے انہوں نے عالم زیب کو واپس پاکیشیا بھجوا دیا تھا ——— اور وہاں سے یہ ویگن اور مختلف قسم کا سامان خرید کر انہوں نے وینز ویلا کی طرف سفر کا آغاز کر دیا تھا۔ دارالحکومت سے وینز ویلا کا سفر آٹھ سو کلومیٹر کا تھا۔ جب کہ وادی نمل سے وینز ویلا کا فاصلہ نقشے کے مطابق پانچ سو کلومیٹر تھا ——— اور عمران دراصل اسی الجھن میں پھنسا ہوا تھا۔ کہ کیا واقعی جولیا کی اطلاع درست ہے۔ کہ لیبارٹری جو وادی نمل

میں ہے اس کا راستہ وینز ویلا میں ہے۔ کیوں کہ پانچ سو کلومیٹر خاصا طویل فاصلہ تھا۔ اور اتنی طویل سرنگ بنانا تقریباً ناممکن تھا۔ اور اگر سرنگ کہیں نزدیک تھی تو پھر اس کی تلاش ایک ناممکن امر تھا۔ لیکن اس نے فی الحال یہی فیصلہ کیا تھا کہ وینز ویلا پہنچ کر لائحہ عمل طے کیا جائے۔

"عمران صاحب ——— وادی میں جانے کی تو تمام جدوجہد فضول ہی رہی" ——— صفدر نے کہا۔

"کیسے فضول رہی ——— ہم نے وہاں یہ سروے کیا ہے کہ برف میں تیرنا ناممکن ہے۔ اور ہمارا یہ سروے پوری انسانیت کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے" ——— عمران نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ سروے کچھ اور زیادہ فائدہ مند ہو سکتا تھا اگر ہم برف سے باہر نہ آ سکتے" ——— صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر ظاہر ہے خط لکھ کر ہی سروے کے نتائج بیرونی دنیا کو بھیجتے" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ وینز ویلا تو وادی سے بہت دور ہے۔ اتنی دور جا کر لیبارٹری کا راستہ بنانا کچھ سمجھ میں نہیں آتا" ——— اچانک کیپٹن شکیل نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"دراصل اس کا مقصد یہ ہے کہ نہ کسی کے پاس اتنا پیٹرول ہو گا کہ وہاں تک پہنچ سکے اور نہ کوئی پہنچ سکے گا" ——— عمران نے جواب دیا۔

"باس ——— ڈیز ویلا اب نزدیک آگیا ہے" ——— اچانک جوزف نے کہا۔

"ارے ——— اتنی جلدی نزدیک آگیا ——— کہیں اُسے کھینچ تو نہیں لیا" ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس ——— بورڈ پر لکھا ہوا ہے کہ ڈیز ویلا بیس کلو میٹر ہے" جوزف نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— بورڈ پر لکھا ہوا تھا ——— تب تو ٹھیک ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور سب اس کے اس ایکشن پر بے اختیار ہنس پڑے۔

لیکن تھوڑی دیر بعد وہ سب چونک کر سیدھے ہو گئے کیونکہ انہیں دور سے سڑک بلاک نظر آ رہی تھی۔ سڑک کے درمیان لوہے کا راڈ موجود تھا اور دائیں طرف باقاعدہ گارڈ روم بنا ہوا تھا۔ سڑک کے دونوں اطراف میں باوردی سپاہی ہاتھوں میں برین گنیں سنبھالے نظر آ رہے تھے ——— راڈ کے عین درمیان میں سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ اور جوزف نے رفتار آہستہ کرنی شروع کر دی۔ اور ویگن آہستہ آہستہ اس راڈ کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ اور دونوں اطراف سے مسلح سپاہی تیزی سے ویگن کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ ان میں سے ایک نے جوزف کے قریب آکر انتہائی کرخت لہجے میں ان سب کو باہر آنے کا حکم دیا۔

"لیکن باہر بہت سردی ہے سنتری جی" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باہر نکلو ——— ہم نے تمہاری اور ویگن کی تلاشی لینی ہے" ——— اس آدمی نے مشین گن کی نال کھڑکی کے اندر گھساتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"چلو بھئی ——— اب مجبوری ہے" ——— عمران نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ ظاہر ہے باقی افراد نے بھی اس کی پیروی کرنی تھی۔ اس لئے چند لمحوں بعد وہ سب ویگن سے باہر آگئے۔

"گارڈ روم میں جا کر اپنے کاغذات چیک کراؤ" ——— اُسی انچارج نے گارڈ روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا گارڈ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"تم سب جاؤ ——— تمہاری وہاں تلاشی لی جائے گی" ——— انچارج نے باقی ممبروں سے کہا اور وہ سب بھی عمران کے پیچھے چل پڑے۔ گارڈ روم جو باہر سے چھوٹا سا نظر آ رہا تھا دراصل خاصا وسیع و عریض تھا۔ وہ سب جیسے ہی اندر داخل ہوئے گارڈ روم میں موجود ایک چھوٹی سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا باوردی آدمی چونک پڑا۔

"ہم سیاح ہیں اور ڈیز ویلا کی سیر کے لئے آئے ہیں" ——— عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ لوگ قطار بنا کر سامنے والی دیوار کے پاس کھڑے ہو جائیں" ——— اس انچارج نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مگر کیوں ——— ہم کوئی مجرم ہیں" ——— عمران نے احتجاج

کرتے ہوئے کہا۔

"جو تم سے کہا جا رہا ہے وہ کرو" ——— انچارج نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور عمران الجھے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹ کر دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ آخر ان کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا جا رہا ہے۔ باقی ممبران بھی خاموشی سے دیوار کے ساتھ ناک کر کھڑے ہو گئے۔

میز کے پیچھے بیٹھا ہوا آدمی چند لمحے انہیں غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک لفافہ نکال کر اس نے میز پر رکھ دیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے لفافہ کھول کر اس میں موجود کاغذات پر نظر ڈالی اور پھر انہیں لفافے میں دھکیل دیا۔

"تم لوگ وادی نمل میں بھی گئے تھے" ——— اچانک انچارج نے پوچھا۔

"ہاں کیوں" ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے اس کی چھٹی حس نے خطرے کا سائرن بجانا شروع کر دیا۔

"تمہارے متعلق ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ تم منشیات کے سمگلر ہو۔ اور تم نے وادی نمل میں کسی پارٹی سے مال وصول کیا ہے اور اب اس مال کو دیزہ دیلا میں کھپانے آ رہے ہو" ——— انچارج نے بغور عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک کمرے میں چار مسلح افراد داخل ہوئے۔ انہوں نے سر کے مخصوص اشارے سے انچارج سے کوئی بات کی۔

"ٹھیک ہے ——— یہی ہمارے مطلوبہ آدمی ہیں" ——— انچارج نے سرد لہجے میں کہا۔ اور پھر اس کی بات سنتے ہی وہ چاروں مسلح افراد برق رفتاری سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف گھومے اور انہوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی برین گنوں کا رخ ان کی طرف کر دیا۔ ان کے چہروں پر موت کی سفاکی یک دم جھلک اٹھی تھی۔

"فائر" ——— اچانک انچارج نے چیخ کر کہا۔ اور ان چاروں کی برین گنوں کے ٹریگروں پر جمی ہوئی انگلیاں حرکت میں آ گئیں۔ اور پھر ظاہر ہے چاروں برین گنوں کی بیک وقت فائرنگ سے کمرہ گونج اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی انسانی چیخیں بھی بلند ہوئیں۔ مگر یہ انسانی چیخیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی نہیں بلکہ چاروں مسلح افراد اور انچارج کے حلق سے برآمد ہوئی تھیں ——— اور ان کی برین گنوں سے نکلنے والی گولیوں نے کوٹھڑی کی چھت کو چھلنی کر دیا تھا۔

دراصل وادی نمل کا حوالہ سنتے ہی عمران کے ذہن میں خطرے کا الارم بج اٹھا تھا۔ اس لئے جیسے ہی وہ چاروں برین گنوں سمیت ان کی طرف مڑے۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پھر برین گنوں کے ٹریگر دبنے سے ایک لمحے پہلے اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا بم نکال کر ان چاروں کے قدموں میں اچھال دیا تھا۔ اور یہ اس بم کا ہی کارنامہ تھا۔ کہ جس لمحے ٹریگر دبے اسی لمحے ان کے پیر زمین سے اکھڑ چکے تھے۔ اس لئے برین گنوں کا رخ چھت کی

طرف ہو گیا۔ اور عمران اور ساتھی ان سے نکلنے والی گولیوں سے بال بال بچ گئے۔ بم گو حجم میں انتہائی مختصر تھا لیکن اس کی طاقت کا یہ حال تھا کہ برین گن والوں کے حلق سے بس ایک چیخ ہی نکل سکی۔ اور اس کے بعد ان کے جسم کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر کمرے میں بکھرتے چلے گئے۔

اور دوسرے لمحے عمران اور اس کے ساتھیوں نے جھپٹ کر ان کے ہاتھوں سے نکل جانے والی برین گنیں اٹھائیں اور پھر وہ تیزی سے باہر نکلتے چلے گئے۔ باہر اس وقت چار افراد موجود تھے اور وہ سب دیگن کے سامنے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے —— چوں کہ بم دھماکے سے پھٹنے والا نہیں تھا۔ اور پھر برین گنوں کے چلنے اور انسانی چیخوں کی آوازیں بھی انہوں نے سنی تھیں اس لیے وہ اطمینان سے وہیں کھڑے رہے۔ انہوں نے یقیناً یہی سمجھا تھا کہ یہ چیخیں دیگن والوں کی ہوں گی —— یہی وجہ ہے کہ جب عمران اور اس کے ساتھی برین گنیں سنبھالے باہر آئے تو وہ ایک لمحے کے لئے حیرت سے بت بنے انہیں دیکھتے رہ گئے۔ اور یہی لمحہ ان کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوا۔ کیوں کہ عمران نے باہر نکلتے ہی ہاتھ میں پکڑی ہوئی برین گن کا ٹریگر دبا دیا اور پہلے ہی برسٹ نے ان چاروں کے جسموں میں بے شمار سوراخ بنا دیئے —— عمران کے ساتھی تیزی سے کوٹھی کے اردگرد اور راڈ کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ لیکن ان چاروں کے علاوہ اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا۔

" ان کی لاشوں کو اٹھا کر گارڈ روم سے دور ریت میں پھینک دو

تاکہ فوری طور پر کوئی چیک نہ کر سکے" —— عمران نے تیز لہجے میں ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر خود تیزی سے دوڑتا ہوا واپس گارڈ روم میں داخل ہو گیا۔ انچارج کے سامنے رکھی ہوئی لوہے کی میز ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر بکھر چکی تھی۔ عمران نے وہاں کھڑے ہو کر غور سے ادھر اُدھر دیکھا۔ اُسے اس لفافے کی تلاش تھی —— جو انچارج نے میز کی دراز سے نکال کر میز پر رکھا تھا۔ اور پھر وہ لفافہ اُسے انچارج کی لاش کے سر کے قریب پڑا ہوا نظر آ گیا۔ عمران نے جھپٹ کر وہ لفافہ اٹھایا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا گارڈ روم سے باہر نکل آیا۔ —— عمران کے ساتھی دیگن کے قریب پڑی ہوئی لاشوں کو اٹھا کر دور پھینک آئے تھے اور اب وہ گارڈ روم میں جا رہے تھے تاکہ وہاں موجود لاشوں کو ہٹا سکیں —— عمران نے لفافہ کھول کر اس میں موجود کاغذات نکالے تو اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی۔ لفافے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی تصویریں موجود تھیں۔ یہ تصویریں وادی نمل میں ہونے والے اقدامات کی تھیں۔ عمران اپنی تصویریں ٹائیگر سے لڑ رہا تھا —— اسی طرح مختلف ساتھیوں کی تصویریں مختلف موقعوں کی تھیں۔ اور اس نے تصویریں واپس لفافے میں ڈالیں اور لفافہ جیب میں ڈال لیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ حالات اس کی توقع سے کہیں زیادہ خطرناک ہیں۔ کسی خفیہ ذریعہ سے نہ صرف ان کی تصویریں اتار لی گئی ہیں بلکہ یہ تصویریں ان سے پہلے ویز ویلا بھی پہنچا دی گئی ہیں۔ اور ان کے خاتمے کے لئے مجرم بھی میدان عمل میں اتر چکے ہیں۔

چند لمحوں بعد سب ساتھی واپس آ گئے۔ انہوں نے بریف کیس کا ندھوں سے لٹکائی ہوئی تھیں اور پھر جوزف نے آگے بڑھ کر سڑک کے درمیان لگا ہوا راڈ ہٹا دیا۔ اور دوسرے لمحے وہ ویگن میں سوار ہو کر ویگن کو چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"جوزف ——— ویگن کو سڑک سے ہٹا کر کسی ٹیلے کی آڑ میں لے چلو ہمیں وینز ویلا میں داخلے سے پہلے میک اپ کرنا پڑے گا" ——— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں ——— وینز ویلا والے ہمیں پہچانتے ہیں" ——— صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"یہ دیکھو ——— ہماری تصویریں" ——— عمران نے جیب سے لفافہ نکال کر صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور جب صفدر نے لفافے سے تصویریں نکالیں تو سب دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔

"یہ تصویریں گارڈ روم سے ملی ہیں۔ اور ظاہر ہے وینز ویلا میں اور کتنے لوگ ہماری تصویریں لئے ہمارے استقبال کے لئے موجود ہوں گے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— ان حالات میں میک اپ ضروری ہے" ان سب نے بیک زبان ہو کر کہا۔

جوزف نے اب ویگن سڑک سے ہٹا کر دائیں طرف پھیلی ہوئی ریت میں ڈال دی تھی اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ایک بڑے سے ٹیلے کی آڑ میں ویگن روک لی۔ اب ویگن کو سڑک پر سے نہ دیکھا جا سکتا تھا۔

عمران نے ویگن کے خفیہ خانے سے میک اپ باکس نکالا اور پھر اس نے خود ہی سب کے چہروں پر میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ خاصی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔

جسٹن میز کے پیچھے بیٹھا ہوا بڑی گہری نظروں سے میز پر رکھے ہوئے بڑے سے ٹرانسمیٹر کو گھور رہا تھا۔ میز پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی تصویریں بکھری پڑی تھیں۔ میز کی دوسری طرف وینز ویلا کا شیرف کیپٹن لوجوار ڈ تنا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"ابھی تک لوائنٹ نمبر ون سے کوئی اطلاع نہیں ملی" ——— جسٹن نے شیرف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے آدمی بے حد ہوشیار ہیں۔ جیسے ہی ہمارے مطلوبہ آدمی وہاں پہنچے وہ فوراً ان کا خاتمہ کر دیں گے" ——— کیپٹن لوجوارڈ نے بڑے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا واقعی وہ لوگ ادھر کا رخ کریں گے۔ ویسے مجھے یقین نہیں

آرہا کہ دادی نمل میں بیٹھے بیٹھے انہیں کیسے الہام ہو گیا کہ لیبارٹری کا کوئی تعلق وینزویلا سے ہے" ——— جسٹن نے جو کہ لیڈی انگرز کے ساتھ آنے والے نو آدمیوں کا لیڈر تھا پریشان سے لہجے میں کہا۔

"لیڈی انگرز ہزار آنکھیں رکھتی ہے مسٹر جسٹن ——— آپ تو اس کے ساتھی ہیں۔ آپ کو تو کم از کم ایسا نہیں سوچنا چاہیئے" ——— شیرف نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے مسٹر شیرف ——— واقعی لیڈی انگرز ہزار آنکھیں رکھتی ہے" ——— جسٹن نے مسکراتے ہوئے جواب جواب دیا۔

مگر اس سے پہلے کہ شیرف کوئی جواب دیتا۔ ٹرانسمیٹر میں سے تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔ اور جسٹن نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ——— رابرٹ فرام پوائنٹ نمبر ٹو سپیکنگ اوور" ——— دوسری طرف سے ایک آواز گونجی۔

"جسٹن سپیکنگ اوور" ——— جسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر ——— پاکستان کے دارالحکومت کی طرف سے ایک ویگن وینزویلا میں داخل ہوئی ہے جس میں آٹھ افراد سوار ہیں۔ وہ سیاح ہیں۔ ان کی ویگن کی تلاشی لی گئی ہے۔ کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی۔ اس لئے ہم نے انہیں وینزویلا میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے اوور" رابرٹ نے کہا۔

"ان کے حلیے تصویروں سے ملتے تھے اوور" ——— جسٹن نے پوچھا۔

"نہیں جناب ——— تصویروں سے بالکل مختلف تھے۔ لیکن تھے ایشیائی ہی اوور" ——— رابرٹ نے جواب دیا۔

"پھر کال کرنے کا کیا مقصد ہے۔ وینزویلا میں سیاح تو آتے جاتے رہتے ہیں۔ ویسے بھی پوائنٹ نمبر ون سے وہ لوگ گزر کر ہی آئے ہوں گے۔ اور ظاہر ہے انہوں نے انہیں کلیر کر دیا ہوگا" اوور" ——— جسٹن نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس ——— دراصل کال کرنے کا مقصد صرف ایک شبہ ہے۔ جب ویگن ہم نے گزار دی۔ تب رماک نے بتایا ہے کہ اُسے ویگن پر انسانی خون کے چھینٹے نظر آئے تھے۔ لیکن اس نے اُسے کیچڑ سمجھا اوور" ——— رابرٹ نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ ——— رماک احمق ہے۔ قطعاً احمق ہے۔ تم فوراً پوائنٹ نمبر ون پر کال کرو۔ ہو سکتا ہے وہاں کوئی جھگڑا ہوا ہو اوور" ——— جسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔ کیپٹن لوجوارڈ بھی چونک کر سیدھا ہو گیا تھا۔

"باس ——— میں نے وہاں کال کیا ہے۔ مگر وہاں سے کوئی جواب نہیں آرہا۔ چنانچہ میں نے موٹر سائیکل پر آدمی بھیجا۔ لیکن وہ ابھی واپس نہیں لوٹا۔ ایک منٹ باس ——— وہ آدمی واپس آرہا ہے۔ ایک لمحے ہولڈ کیجئے اوور" ——— رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی آواز دوبارہ گونجی۔

"باس ——— حیرت انگیز رپورٹ ہے۔ گارڈ روم خالی پڑا ہے۔ البتہ وہاں انسانی جسموں کے کچھ ٹکڑے اور خون موجود ہے۔ میز اور کرسی کے بھی پرزے اڑ گئے ہیں۔ سڑک کے کنارے پر بھی انسانی خون کے دھبے موجود ہیں۔ لیکن وہاں نہ کوئی لاش ہے اور نہ کوئی آدمی اوور" ——— رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— اس کا مطلب ہے پوائنٹ نمبر ون کے سارے آدمی ختم کر دیئے گئے اور ان کی لاشیں کہیں دور پھینک دی گئی ہوں گی۔ یہ ویگن والے یقیناً ہمارے مطلوبہ آدمی ہیں اوور" ——— جسٹن نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"مگر باس ——— ان کے حلیے اوور" ——— رابرٹ نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"نانسنس ——— حلیے میک اپ سے بھی تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ تم فوراً سٹیٹ گیسٹ ہاؤس پہنچ جاؤ۔ تم نے وہ ویگن بھی دیکھی ہے اور وہ آدمی بھی۔ ہم فوراً انہیں تلاش کریں گے اوور" ——— جسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا تمام گروپ آجائے یا میں اکیلا آؤں اوور" ——— رابرٹ نے پوچھا۔

"تمام گروپ آجائے ——— اب وہاں ٹھہرنے کا کیا فائدہ اوور اینڈ آل" ——— جسٹن نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ لوگ تو انتہائی خطرناک معلوم ہوتے ہیں۔ جنہوں نے میرے نو آدمی اڑا ڈالے۔ میں ابھی پتہ کرتا ہوں کہ یہ لوگ کہاں ہیں" ———

کیپٹن لوجوارڈ نے سخت لہجے میں کہا اور پھر اس نے اپنی بیلٹ کے ساتھ لٹکا ہوا ٹرانسمیٹر کھینچا اس کا ماڈ باہر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ——— شیرف کالنگ اوور" ——— کیپٹن لوجوارڈ نے بار بار یہی فقرہ دہراتے ہوئے کہا۔

"یس ——— نمبر تھرٹی اٹنڈنگ یو اوور" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"نمبر تھرٹی ——— تم کہاں ڈیوٹی دے رہے ہو اوور" ——— شیرف نے پوچھا۔

"پوائنٹ تھرٹی پر جناب ——— اوور" ——— نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"تمہارے نزدیک ہی ہوٹل شوبرا ہے۔ وہاں جاکر معلوم کرو کہ کوئی ویگن آئی ہے۔ جس میں آٹھ سیاح ہوں۔ اگر آئے ہوں تو ان کے کمروں کے نمبر معلوم کر کے رپورٹ دو اوور" ——— شیرف نے کہا۔

"یس باس ——— اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل" ——— شیرف نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اُسے میز پر رکھ دیا۔

"ویز ویلا میں کتنے ہوٹل ہیں" ——— جسٹن نے پوچھا۔

"چار ہوٹل ہیں" ——— شیرف نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے وہ شوبرا کی بجائے کسی اور ہوٹل میں ٹھہرے ہوں"

جسٹن نے پوچھا۔

"اگر ہوٹل شوبرا میں ان کا پتہ نہ چلا تو نمبر تھرٹی تمام ہوٹلوں سے پتہ کر کے رپورٹ دے گا۔ وہ احکامات کی تعمیل کو سمجھتا ہے۔ اُسے تفصیلی طور پر احکامات دینے کی ضرورت نہیں ہے" ——— شیرف نے بُرا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور آٹھ مسلح افراد اندر داخل ہوئے یہ جسٹن کے ساتھی تھے۔

"کچھ پتہ چلا ان لوگوں کا" ——— ان میں سے ایک نے جسٹن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں ——— کیپٹن نے رپورٹ طلب کی ہے ابھی پتہ چل جائے گا" ——— جسٹن نے جواب دیا۔ اور آنے والے کمرے میں موجود کرسیوں پر بیٹھتے چلے گئے۔

تھوڑی دیر بعد شیرف کے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اور شیرف نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ——— نمبر تھرٹی کالنگ اوور" ——— دوسری طرف سے نمبر تھرٹی کی آواز سنائی دی۔

"یس ——— شیرف سپیکنگ رپورٹ دو اوور" ——— شیرف نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس ——— ویگن اور اس میں سوار آٹھ سیاح ہوٹل ہنی مون میں ٹھہرے ہیں ان کے کمرے چوتھی منزل پر ۱۱۲ سے لے کر ۱۱۹ تک

ہیں۔ اور وہ سب اپنے اپنے کمروں میں موجود ہیں۔ ان کی ویگن باہر ہوٹل کی پارکنگ میں موجود ہے اوور" ——— نمبر تھرٹی نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ——— اوور اینڈ آل" ——— شیرف نے جواب دیا اور بٹن آف کر دیا۔

"میرا خیال ہے ان سب کو اس ہوٹل میں ہی ختم کر دیا جائے" ——— جسٹن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— اس طرح وینز ویلا کی حیثیت مشکوک ہو جائے گی۔ میں بطور شیرف انہیں تحقیقات کے لئے یہاں لے آتا ہوں۔ اس کے بعد ان کا خاتمہ آسانی سے ہو سکے گا" ——— شیرف نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اس طرح وہ بچ کر بھی نہ نکل سکیں گے" ——— جسٹن نے اس کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ——— آپ لوگ یہاں ٹھہریں میں انہیں لے آتا ہوں" کیپٹن لوجارڈ نے کہا اور پھر وہ تیزی سے اٹھا اور ٹرانسمیٹر کو بیلٹ کے ساتھ لٹکا کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

ویگن تیز رفتاری سے چلتی ہوئی وینز ویلا کی سرحدی چوکی پر پہنچ گئی۔ یہاں بھی گارڈ روم اور مسلح افراد موجود تھے۔ لیکن انہوں نے صرف ان سب کے چہرے دیکھنے اور ویگن کی تلاشی لینے پر ہی اکتفا کیا۔ اور پھر ویگن کو وینز ویلا میں داخلے کی اجازت مل گئی۔

"بڑا خوبصورت شہر ہے۔ باقاعدہ نقشے کے مطابق آباد کیا گیا ہے"۔ صفدر نے شہر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— جس نے اس شہر کا نقشہ بنایا ہے وہ بھی خاصا ذہین معلوم ہوتا ہے"۔ ——— عمران نے پسندیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس ——— اب کہاں جانا ہے"۔ ——— جوزف نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔ عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جو ہوٹل پہلے نظر آجائے وہیں رک جانا"۔ ——— عمران نے جواب دیا اور جوزف نے سر ہلا دیا اور پھر دو تین موڑ کاٹنے کے بعد ایک چار منزلہ خوبصورت عمارت سامنے آگئی جس پر منی مون ہوٹل کا نیون سائن چمک رہا تھا۔ اور جوزف نے ویگن اس کے پورچ میں

جا کر روک دی۔ اور پھر عمران کے ساتھ ہی وہ سب نیچے اتر آئے۔ چند لمحوں بعد ہی انہیں چوتھی منزل پر آٹھ کمروں کی چابیاں دے دی گئیں اور پھر جدید ترین لفٹ کے ذریعے وہ اپنے اپنے کمروں میں پہنچ گئے۔ اس ہوٹل کے ہر کمرے کے درمیان میں دروازہ تھا اور سب کمرے سنگل تھے ——— درمیانی دروازہ کھول کر ایک دوسرے کمرے میں آسانی سے آیا جا سکتا تھا۔ چوں کہ ان کے کمرے ایک ہی قطار میں تھے۔ اس لئے انہوں نے درمیانی دروازے کھول دیئے۔ اس طرح آٹھوں کمرے ایک ہی بلاک میں تبدیل ہو گئے ——— اور سب عمران کے کمرے میں جمع ہو گئے۔ عمران نے سب سے پہلے گائیگر کی مدد سے ہر کمرے کو چیک کیا لیکن کسی میں مائیکرو فون موجود نہ تھا۔ چنانچہ وہ سب اطمینان سے بیٹھ گئے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب"۔ ——— کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے ——— پہلے اس شہر کو گھوم پھر دیکھا جائے۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس شہر کا حدود اربعہ کیا ہے۔ اس کے بعد اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ لیبارٹری میں جانے کا راستہ کہاں ہو سکتا ہے"۔ ——— عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس راستے پر کوئی بورڈ تو نہیں لکھا ہوا ہوگا کہ ہم دیکھ لیں اور سمجھ جائیں۔ ظاہر ہے اگر کوئی راستہ ہوگا تو وہ انتہائی خفیہ ہوگا"۔ ——— صفدر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر شہر میں کسی نجومی کو تلاش کرنا پڑے گا۔ جو زائچہ بنا کر بتلائے

کہ راستہ کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ اگر واقعی اس لیبارٹری کا راستہ یہاں سے ہے تو پھر یقیناً لیبارٹری کے لئے اشیائے خورد و نوش کی خریداری بھی اسی شہر سے ہوتی ہے۔ اس اگر ہم کسی بڑے سٹور کے مالک پر ہاتھ ڈالیں تو شاید اس سے کوئی کلیو مل جائے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب کیپٹن شکیل ۔۔۔ واقعی تم نے بے حد اچھی تجویز پیش کی ہے" ۔۔۔ صفدر نے بے اختیار مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں تعریف کی چمک نمایاں تھی۔

"بھئی ۔۔۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں شہر کی سیر کرو راستہ مل ہی جائے گا" ۔۔۔ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اچھا اب آپ نے اپنے لفظوں کے معنی تبدیل کر لیئے" صفدر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"چھوڑو ان باتوں کو صفدر ۔۔۔ میرے ساتھ آؤ۔ ہم شہر کے جنرل سٹوروں کا سروے کریں۔ اس طرح سیر بھی ہو جائے گی اور کام بھی" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ان کے جانے کے بعد عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تنویر ۔۔۔ تم ایسا کرو کہ شہر میں گھومو پھرو۔ اور اس بات کا پتہ لگاؤ کہ یہاں کتنی ٹرک کمپنیاں ہیں۔ اور کوشش کرو کہ کوئی ایسا

آدمی مل جائے جو ان ٹرکوں پر سامان لاد کر کسی خفیہ جگہ جاتا ہو" ۔۔۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں جلد ہی معلوم کر دوں گا۔ میرا خیال ہے چھوٹا سا شہر ہے۔ ایک آدھ ٹرک کمپنی ہو گی۔ اس کے منیجر نے ایک ہی ٹکے میں سب کچھ بتا دینا ہے" ۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میری طرف سے اجازت ہے چاہے لات مار دو چاہے ٹکہ۔ مگر اپنے ہاتھ پیر بچا کر رکھنا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے درمیانی دروازے سے ہوتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"ہمارے لئے کیا حکم ہے عمران صاحب" ۔۔۔ نعمانی اور چوہان نے پوچھا۔

"آرام سے جا کر سو جاؤ ۔۔۔ اور اچھے اچھے خواب دیکھو" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور نعمانی، صدیقی اور چوہان ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کیونکہ وہ عمران کی بات سمجھ گئے تھے کہ ان کے لئے فی الحال کوئی کام نہیں ہے۔

"باس ۔۔۔ یہاں پینے کے لئے مل جائے گی" ۔۔۔ جوزف جو اب تک خاموش بیٹھا تھا بول پڑا۔

"کیوں نہیں ۔۔۔ غسل خانے میں ٹونٹی لگی ہوئی ہے جا کر منہ لگا لو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور خود کرسی سے اٹھ کر بستر پر لیٹ گیا۔ اس کے انداز سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں ہے۔ ابھی اس نے آنکھیں بند ہی کی تھیں کہ دروازے پر زور سے دستک

ہوئی۔ اور عمران نے جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اور جوزف کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا۔ جوزف نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔

"ہیلو" ——— دروازے میں کھڑے ہوئے باوردی آدمی نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا۔

"سوری ——— میں بہت تھکا ہوا ہوں اس لئے ہل نہیں سکتا" ——— عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں اس شہر کا شیرف ہوں ——— کیپٹن جو وارڈ" ——— آنے والے نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ اور قدم بڑھا کر کمرے کے اندر آ گیا۔

"اوہ ——— تو آپ جیسے ہوتے ہیں شیرف ——— بھئی واہ ——— پہلے ہم صرف فلموں میں دیکھتے رہتے تھے۔ آج سچ مچ کا شیرف نظر آ گیا" ——— عمران نے اٹھ کر کیپٹن کو یوں سر سے پیر تک دیکھنا شروع کر دیا جیسے نظروں ہی نظروں میں اس کا قد ناپ رہا ہو۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ سیاح ہیں۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کو بتا سکوں کہ اس شہر کا قانون ہے کہ تمام سیاح پہلے سپیشل انکوائری سٹیشن پر کاغذات چیک کرائیں۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے آپ میرے ساتھ چلیں اور اپنے کاغذات ہمراہ لے لیں" ——— شیرف نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ہمارے کاغذات لے جائیں اور انہیں چیک کرتے رہیں" ——— عمران نے کہا۔

"نہیں ——— آپ کو خود اپنے ساتھیوں سمیت وہاں جانا ہو گا"

شیرف نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مگر میرے ساتھی تو شہر کی سیر کو گئے ہوئے ہیں" ——— عمران نے اُسے ٹالتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— انہیں ہال میں روک لیا گیا ہے۔ آپ چلیں" ——— شیرف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سوچا کہ شہر کی پولیس سے بگاڑ اچھا نہیں۔ نجانے کتنے دن یہاں رہنا پڑے اور کیسے حالات پیش آ جائیں۔

"جوزف ——— وہ بلیک بیگ اٹھا لو" ——— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر شیرف کی طرف رخ کر کے کہا۔

"چلیئے جناب شیرف صاحب" ——— اور شیرف سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد جب عمران نیچے ہال میں پہنچا تو اس نے اپنے ساتھیوں کو پولیس کے افراد کے گھیرے میں دیکھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ پولیس جیپ میں سوار تیزی سے شہر کی سڑکوں پر سے گزرتے چلے گئے۔ عمران کے ساتھ شیرف بیٹھا ہوا تھا۔ اور پھر جیپ ایک بڑی سی عمارت کے گیٹ میں داخل ہوئی۔ پورچ میں جیپ رکتے ہی شیرف نیچے اتر آیا۔ اور پھر اس کی رہنمائی میں وہ سب برآمدے سے ہو کر ایک ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں دیوار کے ساتھ صوفے رکھے ہوئے تھے۔

"تشریف رکھیئے" ——— شیرف نے بڑے بااخلاق لہجے میں صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب خاموشی سے ان صوفوں پر بیٹھ گئے۔ اُسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور نو مسلح افراد

اندر داخل ہوئے ان کے چہروں سے سخت گیری نمایاں تھی۔

"کیا یہی لوگ تھے رابرٹ ——— جن کی ویگن پر خون کے چھینٹے تھے۔" ——— آنے والوں میں سے ایک نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ——— دوسرے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا میک اپ صاف کیا جائے" ——— اس باس نے شیرف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آخر چکر کیا ہے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"چکر کا بھی پتہ لگ جائے گا۔ آپ لوگوں نے راستے میں چیکنگ شاٹ کو ہلاک کیا ہے۔ اور پھر میک اپ کر کے یہاں آگئے ہیں" ——— اسی باس نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم نے میک اپ کر رکھا ہے" ——— عمران نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

"میں ایک ہی نظر میں میک اپ کو پہچان لیتا ہوں مسٹر" ——— اس باس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم تو سیاح ہیں اور گھومنے پھرنے یہاں آگئے ہیں۔ مسٹر شیرف کا غذات کی چیکنگ کے لئے ہمیں یہاں لائے ہیں اور اب آپ ہمیں قاتل بنا رہے ہیں" ——— عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ اپنا میک اپ چیک کرا دیجئے۔ اگر ہم غلطی پر ہوئے تو آپ سے معافی مانگ لیں گے" ——— اس باس نے تیز نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اپنا اطمینان کر لیجئے" ——— عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل یقین تھا کہ سپیشل میک اپ ان لوگوں سے اتارنا ممکن نہیں۔ چنانچہ عمران کے کہنے پر ایمونیا کی بوتلیں اور تولیے لائے گئے۔ اور پھر ایمونیا سے ان کے منہ دھلوا کر تولیوں سے خوب رگڑا گیا ——— لیکن ظاہر ہے سپیشل میک اپ ایمونیا سے کہاں اترتا تھا۔ اس لئے چند ہی لمحوں میں میک اپ چیک کرنے والے پیچھے ہٹ گئے۔ شیرف اور اس باس کے چہرے پر بھی مایوسی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"میرا خیال ہے ——— ہمیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ آپ لوگ وہ نہیں جن کے متعلق ہمیں رپورٹ ملی تھی۔ آپ جا سکتے ہیں" ——— باس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر شیرف کے اشارے پر ایک آدمی انہیں عمارت کے بیرونی دروازے کی طرف لے گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب واپس اپنے ہوٹل میں پہنچ گئے۔

"ابھی اپنی سرگرمیاں صرف تفریح کی حد تک محدود رکھو یہ لوگ یقیناً ہماری نگرانی کریں گے" ——— عمران نے کہا اور پھر وہ اپنے کمرے میں داخل ہو گیا۔ چونکہ شام ہونے والی تھی۔ اس لئے اس نے چند گھنٹے نیند لینے کا پروگرام بنا لیا۔

اور پھر شاید رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی جب عمران کی آنکھ کھلی۔ وہ چند لمحے بستر پر لیٹا ہوا سوچتا رہا۔ پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے بیگ سے سیاہ رنگ کا لباس نکال کر پہنا۔ اور بیگ کے خفیہ خانے سے ریوالور نکال کر اس نے کوٹ کی خفیہ جیب میں ڈالا۔ اور احتیاط سے قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس نے لفٹ کی طرف جانے کی بجائے فائر اسکواڈ والی سیڑھی کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کی پشت پر موجود ایک پتلی سی گلی میں موجود تھا ——— گلی میں سے گزر کر وہ سڑک پر آیا۔ اور پھر عمارت کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ رات ہونے کے باوجود شہر کی رونقوں میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ اور تھوڑی دور جانے کے بعد اُسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی اور عمران نے اس کی پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ڈرائیور کو اگلن روڈ پر چلنے کے لئے کہا ——— وہ دراصل اُسی عمارت میں جانا چاہتا تھا جس میں جیمج شیرف اُسے لے کر گیا تھا۔ اس عمارت کی سائیڈ میں اس نے ایک دکان کے بورڈ پر سڑک کا نام پڑھ لیا تھا۔ ڈرائیور نے سر ہلایا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جب وہ ایک سڑک پر آیا تو اُس نے عمران کی طرف مڑ کر پوچھا۔

"اگلن روڈ آگئی ہے جناب ——— آپ نے کہاں اترنا ہے؟" ———

"اگلے چوک پر اتار دو" ——— عمران نے جواب دیا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ذرا آگے بڑھ کر چوک پر عمران کو اتار دیا عمران نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر ڈرائیور کی طرف بڑھایا۔ ڈرائیور

نے باقی رقم واپس کی اور پھر اس نے گاڑی آگے بڑھا دی جب ٹیکسی آگے بڑھ کر عمران کی نظروں سے غائب ہو گئی تو عمران تیزی سے واپس مڑا ——— اس نے راستے میں آتے ہوئے وہ عمارت دیکھ لی تھی۔ اس لئے وہ پیدل چلتا ہوا جلد ہی اس عمارت کے قریب پہنچ گیا۔ عمارت خاصی وسیع و عریض تھی۔ اس کا بڑا سا گیٹ بند تھا۔ عمران عمارت سے ملحقہ گلی میں گھستا چلا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کی پشت پر پہنچ گیا ——— عمران نے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر وہ تیزی سے عمارت کی پشت پر موجود پائپ پر چڑھتا چلا گیا۔ پائپ عمارت کی چھت تک چلا گیا تھا۔ اس لئے جلد ہی وہ عمارت کی چھت پر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ چھت پر موجود سیڑھیوں کا دروازہ کھلا ہوا تھا ——— وہ بڑی آہستگی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا۔ اور پھر اُسے ایک کمرے میں روشنی کا احساس ہوا۔ عمران بڑی آہستگی سے کھسکتا ہوا اس کمرے کے دروازے تک پہنچ گیا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ لیکن اس کے کی ہول سے روشنی کی لکیر باہر آ رہی تھی ——— عمران آہستگی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے کی ہول سے آنکھ لگا دی۔ دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کمرے میں وہی آدمی ایک میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ جس کو جیمج کو باس کے نام سے پکارا جا رہا تھا۔ اس نے سامنے ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ اور وہ بار بار ایک ہی فقرہ دہرائے چلا جا رہا تھا۔

"ہیلو ہیلو ——— جیمز پیکنگ ——— لیڈی انگلز سے بات کراؤ اوور"

"یس — نمبر وَن سپیکنگ — لیڈی ایگلز زخمی ہو گئی ہیں اس لئے آرام کر رہی ہیں اوور" — چند لمحوں بعد ایک ہلکی سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں نے ان سے ضروری ہدایات لینی ہیں — شام سے میں کوشش کر رہا ہوں۔ لیکن فریکونسی ہی نہیں مل رہی تھی اوور" — بولنے والا جو اپنا نام جسٹن بتا رہا تھا۔ قدرے سخت لہجے میں بولا۔

"اوہ — ایک ضروری تجربے کی وجہ سے لیبارٹری کی تمام فریکونسیاں بند کر دی گئی تھیں۔ اگر آپ کہیں تو لیڈی ایگلز کو جگا دیا جائے اوور" — دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہاں — انہیں جگا کر مجھ سے بات کراؤ اوور" — جسٹن نے کہا۔

"اوکے — پھر چند منٹ انتظار کریں اوور" — دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور جسٹن نے سر ہلاتے ہوئے کرسی کی پشت سے گردن ٹکا دی۔

عمران نے لیبارٹری اور لیڈی ایگلز کے الفاظ سن لئے تھے۔ اس لئے اس کا دل بلیوں اچھلنے لگا کہ وہ صحیح وقت پر صحیح جگہ پہنچ گیا ہے۔ وہ خاموشی سے ہٹ کر دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے ایک بار پھر آواز سنائی دی تو اس نے آگے بڑھ کر کی ہول سے کان لگا دیئے۔

"ہیلو میڈم — آپ نے جن آدمیوں کے فوٹو بھجوائے تھے وہ

ڈینز ویلا میں داخل نہیں ہوئے۔ البتہ ایک اور گروپ جو آٹھ افراد پر مشتمل ہے۔ ڈینز ویلا میں داخل ہوا ہے۔ اس گروپ کے حلیے بالکل مختلف ہیں لیکن وہ بھی ایشیائی ہیں۔ اس گروپ نے پوائنٹ نمبر وَن پر چیکنگ پارٹی کو قتل کر دیا ہے — اب ان کی لاشیں دستیاب ہو گئی ہیں۔ شام کو شیرف اس گروپ کو اسٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں لایا تھا۔ میں نے ان کے میک اپ چیک کئے لیکن وہ میک اپ میں نہیں تھے۔ اس وقت لاشوں کے متعلق علم نہ تھا اوور" — جسٹن نے تفصیلی بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے کس چیز سے میک اپ چیک کیا تھا اوور" — دوسری طرف سے کسی عورت کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"امونیا سے میڈم اوور" — جسٹن نے جواب دیا۔

"تم احمق ہو جسٹن — دنیا بے حد ترقی کر گئی ہے۔ ہو سکتا ہے انہوں نے کوئی سپیشل میک اپ کر لیا ہو اوور" — لیڈی ایگلز نے اُسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"میڈم — وہ ایشیائی لوگ ہیں — سائنسی طور پر انتہائی پس ماندہ — وہ تو وہی میک اپ کا وہی پرانا فارمولا ہی جانتے ہوں گے اس لئے میں نے امونیا استعمال کیا تھا اوور" — جسٹن نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"جسٹن — جو لوگ اتنی جدید ترین لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے میدان میں اترے ہوں وہ لوگ پس ماندہ کیسے ہو سکتے

ہیں۔ وہ اس وقت کہاں موجود ہیں اوور۔۔۔۔ لیڈی اینگلز نے کرخت لہجے میں سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہوٹل مینی مون میں ہیں۔ شیرف کے آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں اوور۔۔۔۔ جسٹن نے جواب دیا۔

"انہیں فوری طور پر اغوا کر کے میک اپ چیکنگ مشین سے چیک کرو۔ اور اگر وہی آدمی ہوں تو انہیں سیکنڈ ضائع کئے بغیر ہلاک کر دو۔ اوور۔۔۔۔ لیڈی اینگلز نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"مگر میڈم۔۔۔۔ میک اپ چیکنگ مشین کہاں ہے۔ اوور۔۔۔۔ جسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ جسٹن۔۔۔ تمہیں کیا ہوتا جا رہا ہے۔ شیرف سے کہو اس کے پاس سب انتظامات ہیں اوور۔۔۔۔ لیڈی اینگلز نے جواب دیا۔

"اوکے میڈم۔۔۔ لیکن اگر وہ مطلوبہ آدمی نہ ہوں تب اوور" جسٹن نے پوچھا۔

"تب بھی وہ ضرور کوئی خطرناک گروپ ہے ان کا وینز ویلا میں ہونا لیبارٹری کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس لئے انہیں ہلاک ہونا پڑے گا اوور۔۔۔۔ لیڈی اینگلز نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم۔۔۔۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ لیکن میڈم۔۔۔۔ ممبرز نے بتایا ہے کہ آپ زخمی ہو گئی ہیں۔ کیا لیبارٹری میں کوئی حادثہ ہوا ہے اوور۔۔۔۔ جسٹن نے پوچھا

"اوہ۔۔۔ دراصل ٹائیگر لیبارٹری میں پہنچ گیا تھا۔ اس نے ہلاک

ہونے سے پہلے جھگڑا کیا تھا اوور۔۔۔۔ لیڈی اینگلز نے جواب دیا۔

"ٹائیگر اور لیبارٹری میں پہنچ گیا۔ مگر کیسے میڈم وہ تو وینز ویلا آیا ہی نہیں اوور۔۔۔۔ جسٹن نے شدید حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ٹائیگر کو وینز ویلا کے بارے میں علم نہ تھا۔ اس لئے وہ وادی نمل میں پہنچ گیا۔ وہ اس گروپ سے جس کے متعلق تمہیں ہدایات دی گئی ہیں اس کا ٹکراؤ ہو گیا۔ اس کے تمام ساتھی اس گروپ کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔۔۔۔ البتہ ٹائیگر بچ نکلا۔ لیکن تم جانتے ہو کہ ٹائیگر کتنا ضدی تھا۔ چنانچہ اکیلا ہونے کے باوجود اس نے واپس جانے کی بجائے اکیلا ہی لیبارٹری میں داخل ہونے کا پروگرام بنا لیا۔ اور پھر وہ ایک کیپسول نما گاڑی کے ذریعے برف کو چیرتا ہوا لیبارٹری کے سیکورٹی سیل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ سیکورٹی سیل والوں نے اسے مفلوج کر کے لیبارٹری میں بھجوا دیا۔۔۔۔ اور وہاں نامعلوم طور پر پھندوں سے آزاد ہو گیا جس پر بڑی مشکل سے اسے ہلاک کیا گیا۔ اس کی فائرنگ سے میں زخمی ہو گئی۔ لیکن دو گولیاں مجھے لگی تھیں جن سے صرف گوشت پھٹا ہے اوور۔۔۔۔ لیڈی اینگلز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر میڈم۔۔۔۔ ٹائیگر اکیلا کیا کر سکتا تھا۔ اس نے حماقت کی کہ لیبارٹری میں گھس گیا اوور۔۔۔۔ جسٹن نے جواب دیا۔

"نہیں جسٹن۔۔۔۔ وہ بے حد خطرناک آدمی تھا۔ اسی لئے میں نے کوشش کی تھی کہ وہ اس چکر میں نہ الجھے۔ بہرحال وہ ختم ہو گیا۔ یہ بہت اچھا ہوا۔ اب مجھے اس گروپ کی فکر ہے۔ اگر یہ ختم نہ ہوا تو ہو

سکتا ہے وہ وینز ویلا کے راستے لیبارٹری میں پہنچ جائے اوور" ـــــ
لیڈی اینگلز نے کہا۔

"میڈم ـــــ ایسا کیسے ہو سکتا ہے ۔ وینز ویلا میں رہ کر بھی وہ لیبارٹری کا راستہ تلاش نہیں کر سکتے ۔ پھر وینز ویلا مخصوص لوگوں کا شہر ہے ۔ ظاہر ہے ان کے ہر اقدام کی خبر ہر لمحہ ملتی رہے گی اوور" ـــــ جسٹن نے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا ۔ مجھے یہ لوگ بے حد خطرناک محسوس ہوتے ہیں ۔ ہو سکتا ہے وہ کلیرنگ ایجنٹ کے کلیو سے راستہ ڈھونڈ لیں ۔ ـــ ظاہر ہے یہاں ایک ہی کلیرنگ کمپنی ہے ۔ جس کے ٹرک مال لے کر لیبارٹری پہنچتے ہیں ۔ مجھے بس اسی طرف سے خطرہ ہے ۔ بہرحال میں اس کا بھی کوئی بندوبست کر دوں گی اوور" ـــــ لیڈی اینگلز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے میڈم ـــــ میں صبح ہوتے ہی ان لوگوں کو چیک کروں گا۔ بہرحال موت تو ان کا مقدر بن ہی گئی ہے اوور" ـــــ جسٹن نے کہا۔

"ہاں پہلے چیک ضرور کر لینا تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ وہی گروپ ہے ۔ یا کوئی دوسرا ہے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور وہ گروپ بعد میں پہنچ جائے اوور" ـــــ لیڈی اینگلز نے جواب دیا۔

"او۔ کے میڈم ـــــ میں آپ کو رپورٹ دے دوں گا اوور" جسٹن نے کہا۔

"پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اوور اینڈ آل" ـــــ لیڈی اینگلز نے کہا اور عمران تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا ۔ اب اس کے وہاں رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہ گیا تھا ۔ اس لئے وہ تیزی سے واپس سیڑھیوں پر سے ہوتا ہوا اسی پائپ کے ذریعے گلی میں پہنچا اور پھر وہاں سے سڑک پر آ گیا ـــــ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ واپس ہوٹل جا کر وہاں سے ساتھیوں سمیت نکل آئے ۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا ۔ کیوں کہ خطرہ فوری نہیں تھا ۔ اور جو کچھ ان لوگوں نے کرنا تھا صبح ہی کرنا تھا ۔ اور پھر اب شہر کے بارے میں بھی وہ مشکوک ہو چکا تھا ۔ ـــــ اس لئے اس نے کلیرنگ کمپنی کا پتہ کرنے کی سوچ لی ۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک کیفے میں داخل ہوا ۔ جس کے برآمدے میں پبلک فون لگا ہوا تھا ۔ عمران نے پبلک فون بوتھ میں داخل ہو کر فون کے ساتھ سٹینڈ پر پڑی ہوئی ڈائریکٹری اٹھائی اور اس میں سے کلیرنگ کمپنی کا پتہ دیکھنے لگا ـــــ جلد ہی پتہ اسے نظر آ گیا ۔ اور پھر اس کی نظریں ٹریفک منیجر کے نام پر رک گئیں ۔ ٹریفک منیجر کے گھر کا پتہ بھی دیا ہوا تھا ۔ عمران نے وہ پتہ نوٹ کیا اور فون بوتھ سے باہر نکل آیا ۔ تھوڑی دیر بعد اسے خالی ٹیکسی مل گئی ۔ اور اس نے اسے فلیانگ روڈ پر چلنے کے لئے کہا ـــــ ٹیکسی نے چند ہی لمحوں میں اسے فلیانگ روڈ کے پہلے چوک پر اتار دیا ۔ اور پھر تھوڑا سا گھوم پھر کر وہ پائنگ کنگ فلیٹس تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا ۔ یہ ایک وسیع و عریض عمارت تھی ۔ جس کے اندر چار سو کے قریب فلیٹس تھے ۔ اس کا صدر دروازہ بند تھا ۔ عمران نے صدر دروازے کی سائیڈ میں

لگا ہوا کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازے کی چھوٹی کھڑکی
کھلی اور ایک نوجوان باہر نکل آیا۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی
ہوئی تھی۔ وہ شاید رات کا چوکیدار تھا۔ وہ حیرت سے عمران کو
دیکھنے لگا۔
"یہ بانگ کنگ فلیٹس ہیں"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"ہاں۔۔۔ مگر تم کون ہو"۔۔۔۔ چوکیدار نے کرخت لہجے میں
سوال کرتے ہوئے کہا۔
"میں ایشیائی ملک ڈھمپ سے آیا ہوں۔ مجھے مسٹر فلپ امگلر
سے ملنا ہے۔ انہوں نے انہی فلیٹس کا پتہ دیا تھا"۔۔۔۔ عمران
نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔۔۔ مگر اس وقت تو وہ سو رہے ہیں۔ آپ صبح آجائیں"
چوکیدار نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"دیکھئے۔۔۔ میں صرف چند گھنٹوں کے لئے یہاں رکا ہوں۔ ہوٹل
ہنی مون میں۔ اور میرا ملنا بے حد ضروری ہے۔ صبح میں نے چلا جانا
ہے۔ آپ انہیں جگا کر پوچھ لیجئے اگر وہ ملنا چاہیں گے تو مل لوں گا ورنہ
واپس چلا جاؤں گا"۔۔۔۔ عمران نے منت کرتے ہوئے کہا۔
چوکیدار کچھ لمحے غور سے عمران کی شکل دیکھتا رہا۔ اور پھر شاید وہ اس
کے چہرے پر چھائی ہوئی معصومیت سے متاثر ہو گیا۔
"اچھا آئیے"۔۔۔۔ چوکیدار نے کہا اور واپس مڑ کر کھڑکی میں
داخل ہو گیا۔ عمران اس کے پیچھے ہی اندر داخل ہو گیا۔
یہ ایک برآمدہ سا تھا۔ جس کی سائیڈ میں ایک کمرہ بنا ہوا تھا۔

جس کے درمیان میز کرسی موجود تھی۔ سامنے صوفے رکھے ہوئے تھے۔
میز پر سرخ رنگ کا ٹیلی فون سیٹ پڑا تھا۔
چوکیدار نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
اور پھر وہ رسیور ہاتھ میں لے کر انتظار کرتا رہا۔ چند لمحوں بعد دوسری
طرف سے نیند بھری ہوئی آواز سنائی دی۔
"ہیلو۔۔۔ کون ہے"۔۔۔۔ لہجے سے معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والا
کوئی جوان آدمی ہے۔
"نائٹ کیپر بول رہا ہوں جناب۔۔۔ آپ کا ایک ایشیائی مہمان
آیا ہے۔ اور آپ سے فوری طور پر ملنے کے لئے مصر ہے"۔۔۔۔
چوکیدار نے جواب دیا۔
"ایشیائی مہمان۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے
بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔
"مجھے رسیور دیجئے۔ میں خود بات کر لیتا ہوں"۔۔۔۔ عمران
نے کہا اور رسیور چوکیدار کے ہاتھ سے لے لیا۔
"ہیلو۔۔۔ فلپ امگلر۔۔۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا
ہوں۔ مجھے نمبرون نے بھیجا ہے۔ اٹ از ایمرجنسی"۔۔۔۔ عمران
نے نمبرون کا نام استعمال کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا
کہ لیبارٹری سے متعلق ہونے کی وجہ سے فلپ یقیناً نمبرون سے
واقف ہو گا۔
"نمبرون فرام لیبارٹری۔۔۔ اوہ ٹھیک ہے۔ آپ فوراً آ
جائیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔ فلپ شاید

نمبر ڈن کا نام سنتے ہی گھبرا گیا تھا۔ اور عمران نے رسیور چوکیدار کی طرف بڑھا دیا۔

"انہیں میرے کمرے میں بھجوا دو فوراً" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بہتر سر" ——— چوکیدار نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آیئے میرے ساتھ" ——— چوکیدار نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے نکل آیا۔



تیز گھنٹی کی آواز نے گہری نیند سوئے ہوئے شیرف کو جاگنے پر مجبور کر دیا۔ گھنٹی کی آواز میز پر پڑے ہوئے وائرلیس ٹیلی فون سے آ رہی تھی۔ یہ ٹیلی فون وائرلیس کے ذریعے کام کرتا تھا۔ اس لئے جہاں سے بھی چاہے اس ٹیلی فون پر بات کی جا سکتی تھی۔

"ہیلو" ——— شیرف نے رسیور اٹھا کر نیند بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹونی سپیکنگ شیرف" ——— ٹیکسی ڈرائیور نمبر الیون تھرٹی نے اطلاع دی ہے۔ کہ اس نے ایک اجنبی کو ہنی مون ہوٹل کے قریب سے اٹھایا ہے اور وہ اجنبی اگلن روڈ کے پہلے چوراہے پر اترا ہے۔ اس اطلاع پر میں نے اس چوراہے پر موجود چیکنگ سٹاف کو ہوشیار کر دیا ——— اور چیکنگ سٹاف اُسے تلاش کرتے رہے۔ لیکن وہ اجنبی سٹیٹ گیسٹ ہاؤس سے ملحقہ گلی میں داخل ہونے کے بعد غائب ہو گیا۔ اس کے بعد تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیکسی ڈرائیور تھرٹی سکس نے اطلاع دی کہ اس نے اگلن روڈ سے ایک اجنبی کو اٹھایا ہے اس نے اُسے اگلن روڈ پر کیفے سن شائن کے سامنے سے اٹھایا اور اُسے فلپا ٹنگ روڈ پر ڈراپ کر دیا ——— حلیہ اس نے اس پہلے والے اجنبی کا ہی بتایا۔ مزید تحقیقات پر پتہ چلا کہ وہ اجنبی کیفے سن شائن کے فون بوتھ میں داخل ہوا۔ لیکن اس نے فون کرنے کی بجائے ٹیلی فون ڈائریکٹری سے صرف کسی کا پتہ چیک کیا تھا۔ اور ابھی ابھی ہانگ کنگ فلیٹس فلپا ٹنگ روڈ کے نائٹ کیپر نے اطلاع دی ہے کہ اُسی حلیے کا اجنبی فلیٹ نمبر ۳۰۰ میں رہائش پذیر مسٹر فلپ امیگلر کے پاس پہنچا ہے ——— نائٹ کیپر نے بتایا ہے کہ اس نے فون پر مسٹر فلپ کو نمبر ڈن کا حوالہ دیا تھا جس پر اس نے فوری طور پر اُسے بلا لیا تھا۔ اور اس وقت بھی وہ اجنبی مسٹر فلپ کے کمرے میں موجود ہے" ——— ٹونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس اجنبی کا حلیہ کیا ہے" ——— شیرف نے ہوشیار لہجے میں پوچھا۔ اور ٹونی نے وہی حلیہ بتا دیا جو عمران نے میک اپ کے بعد

دھارا ہوا تھا۔ اور شیرف سمجھ گیا کہ یہ وہی اجنبی ہے جسے وہ ہوٹل ہنی مون سے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں چیکنگ کے لئے لایا تھا۔

"یہ فلپ اینگلو کلیرنگ کمپنی کا منیجر تو نہیں ہے" ——— شیرف نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں ——— یہ کلیرنگ کمپنی کا ٹریفک منیجر ہے" ——— ٹونی نے جواب دیا۔

"ہوٹل ہنی مون میں آج آنے والے گروپ کی نگرانی کون کر رہا ہے" ——— شیرف نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

"اینڈ جناب" ——— ٹونی نے جواب دیا۔

"اُسے فوراً اطلاع کر دو کہ وہ ہوٹل کی پشت پر بھی نگرانی کرے۔ یہ اجنبی یقیناً فائرنگ اسکواڈ والی سیڑھیوں سے اتر کر گلی سے ہوتا ہوا سڑک پر پہنچا ہو گا۔ اور اس کا سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کے قریب غائب ہونا اور پھر کلیرنگ کمپنی کے ٹریفک منیجر کے پاس جانا ——— ثابت کر رہا ہے کہ یہ اجنبی کسی خاص راستے پر چل رہا ہے ——— تم فوراً بائنگ کنگ فلیٹس کی نگرانی شروع کرا دو۔ وہ اجنبی وہاں سے نکل کر جہاں بھی جائے اس کی مکمل نگرانی کی جائے۔ لیکن اُسے اس نگرانی کا احساس نہیں ہونا چاہیئے" ——— شیرف نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب" ——— میں خود وہاں پہنچ جاتا ہوں" ——— ٹونی نے جواب دیا۔ اور شیرف نے رسیور رکھ دیا۔ اور پھر چند لمحے وہ بستر

پر بیٹھا کچھ سوچتا رہا۔ کلیرنگ کمپنی کے ٹریفک منیجر کے پاس اس اجنبی کا جانا اور وہاں نمبر ون کا حوالہ دینے سے اُسے شک ہو رہا تھا کہ یہ اجنبی لیبارٹری میں داخل ہونے کے لئے جوڑ توڑ کر رہا ہے۔ لیکن نمبر ون کا حوالہ اور کلیرنگ کمپنی کا سلسلہ چونکا دینے والا تھا۔

اور پھر اس نے ایک بار پھر وائرلیس ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ——— جسٹن سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کیپٹن بوجوارڈ بول رہا ہوں" ——— شیرف نے جواب دیا۔

"اوہ ——— شیرف ——— میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ تمہیں نیند سے جگاؤں یا نہیں۔ لیڈی انگلز سے میں نے تفصیلی بات کر لی ہے۔ اس کا حکم ہے کہ اس گروپ کے میک اپ چیکنگ مشین سے چیک کئے جائیں۔ اس نے بتایا ہے کہ اس کا انتظام آپ کے پاس موجود ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہدایت کی ہے کہ چاہے وہ وہی گروپ ہو جس کے فوٹو ہمیں دیئے گئے ہیں۔ یا کوئی دوسرا گروپ ہو انہیں بہرحال ہلاک کر دیا جائے" ——— جسٹن نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کس وقت بات کی ہے لیڈی انگلز سے" ——— شیرف نے پوچھا۔

"ابھی آدھا گھنٹہ ہوا میری بات ہوئی ہے۔ کیوں کیا بات ہے" جسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیا آپ کی گفتگو میں کلیرنگ کمپنی اور نمبروں کا بھی ذکر آیا تھا" ——
شیرف نے سوال کیا۔
"ہاں آیا تھا —— مگر تمہارا ان سوالات سے کیا مقصد ہے" ——
جسٹن کا لہجہ کرخت ہو گیا۔
"مسٹر جسٹن —— مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ ہوٹل منی مون میں موجود اجنبی جو سوال جواب کر رہا تھا۔ فائرنگ اسکواڈ کی سیڑھیوں سے اتر کر سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں پہنچا۔ اور اس نے آپ کی گفتگو سنی اور پھر وہ وہاں سے کیفے سن شائن پہنچا وہاں اس نے ٹیلی فون ڈائریکٹری سے کلیرنگ کمپنی کے ٹریفک منیجر کا پتہ معلوم کیا اور پھر وہ سیدھا ٹریفک منیجر کے اپارٹمنٹ میں پہنچ گیا۔ اور ابھی تک وہ وہاں موجود ہے۔ اس نے منیجر کو ٹیلی فون پر نمبروں کا حوالہ دیا تھا" —— شیرف نے کڑیاں جوڑ کر کہانی مکمل کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ —— لیکن جس وقت وہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں داخل ہو رہا تھا اس وقت مجھے اطلاع کیوں نہیں دی گئی" ——
جسٹن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"مسٹر جسٹن —— ہمیں یہ امید نہ تھی کہ آپ لوگ اس قدر غافل ہو سکتے ہیں۔ بہرحال اب آپ اپنا پروگرام بتائیں" ——
شیرف نے بھی لہجے کو سخت بناتے ہوئے کہا۔
"وہ اجنبی اس وقت ٹریفک منیجر کے پاس ہے" —— جسٹن نے موضوع بدلتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں وہیں ہے" —— شیرف نے جواب دیا۔

"اور اس کے ساتھی" —— جسٹن نے سوال کیا۔
"وہ ہوٹل منی مون میں ہیں" —— شیرف نے کہا۔
"یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ اس لئے ہمیں فوری کارروائی کرنی چاہیئے۔ اور میرا خیال ہے ان سب میں زیادہ خطرناک وہی آدمی ہے جو ٹریفک منیجر کے پاس ہے۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ اپنے آدمیوں کے ساتھ منی مون ہوٹل پر چڑھائی کر دو اور وہاں سے ان سب کو گرفتار کر کے اپنے دفتر میں لے آؤ۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت ٹریفک منیجر کے پاس پہنچتا ہوں۔ اس آدمی کی فوری ہلاکت ضروری ہو گئی ہے۔ میں اس کی لاش لے کر تمہارے دفتر پہنچ جاؤں گا۔ کارروائی فوری ہونی چاہیئے" ——
جسٹن نے کہا۔
"ٹھیک ہے —— آپ نائٹ کیپر کو لیڈی ایگلز کا حوالہ دے دیں وہ آپ کو اندر جانے دے گا۔ میں ہوٹل میں درک کرتا ہوں" شیرف نے جواب دیا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ جسٹن نے اپنے لئے ایک آدمی چنا ہے جب کہ میرے ذمے سات آدمی لگا دیئے ہیں۔ بہرحال اس کے پاس پوری پولیس فورس تھی اس لئے اُسے قطعاً فکر نہ تھی۔
"اوکے —— اب ملاقات تمہارے دفتر میں ہی ہو گی" ——
جسٹن نے جواب دیا اور شیرف نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ ٹونی کے نمبر گھمائے۔
"ہیلو —— شیرف سپیکنگ" —— دوسری طرف سے رابطہ

قائم ہوتے ہی جواب ملا۔

"ٹونی بول رہا ہوں جناب ——— ہم نے اپارٹمنٹس بلڈنگ کو گھیر رکھا ہے۔ وہ اجنبی ابھی تک مینجر کے پاس ہے" ——— ٹونی نے شیرف کا لفظ سنتے ہی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"دیکھو ——— ابھی لیڈی انگلز کے ساتھی اس آدمی کو پکڑنے کے لئے آ رہے ہیں تم نائٹ کیپر کو آگاہ کر دو۔ کہ جو لوگ لیڈی انگلز کا حوالہ دیں انہیں بلڈنگ کے اندر جانے دے۔ اور سنو۔ تم لوگوں نے دور رہ کر صرف نگرانی کرنی ہے۔ لیکن اگر کسی وقت ایسا موقع آ جائے کہ اجنبی لیڈی انگلز کے ساتھیوں کے لئے خطرناک ثابت ہو تو تمہیں مداخلت کرنے کی اجازت ہے" ——— شیرف نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب" ——— دوسری طرف سے ٹونی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور شیرف نے رسیور رکھ دیا پھر وہ اٹھ کر تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا تاکہ یونیفارم پہننے کے بعد ہوٹل پر چھاپہ مارنے کا بندوبست کر سکے۔

نائٹ کیپر نے عمران کو ایک اپارٹمنٹ کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا اور پھر وہ سلام کرتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔ دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازے پر ایک نوجوان حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"مسٹر فلپ ——— بات لمبی ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اگر ہم اندر بیٹھ کر بات کریں" ——— عمران نے اُسے ہٹتے دیکھ کر کہا۔

"اوہ سوری ——— میں دراصل آپ کو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ کیوں کہ آپ تو واقعی ایشیائی لگتے ہیں" ——— فلپ نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اندر داخل ہو کر سب سے پہلے دروازہ بند کر کے اس کی چٹخنی لگا دی۔

"مسٹر فلپ ——— میرا نام ایکاش ہے۔ لیبارٹری میں ایک ایمرجنسی ہو گئی ہے۔ اس لئے نمبر ون نے مجھے اس وقت بطور سپیشل مینجر آپ کے پاس بھیجا ہے" ——— عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ویسے اس نے اندر داخل ہوتے ہی اس بات کا

جائزہ لے لیا تھا کہ فلپ فلیٹ میں اکیلا رہتا تھا۔ اور یہ بات عمران کے نقطہ نظر سے خاصی خوش آئند تھی۔

"کارڈ دکھائیے"——— فلپ نے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کارڈ ——— ہاں"——— عمران نے چونک کر کہا۔ اور پھر تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ مگر دوسرے لمحے جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔

"یہ کیا"——— فلپ نے ریوالور دیکھ کر گھبرا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فلپ ——— شور مچانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو۔ تو ایک ہی طریقہ ہے کہ مجھے لیبارٹری کا خفیہ راستہ بتا دو۔ جہاں سے تمہارے ٹرک مال لے کر لیبارٹری میں جاتے ہیں"——— عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"مم ——— مگر مجھے تو نہیں معلوم"——— فلپ نے بے اختیار پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اور اس سے اگلا لمحہ عمران کی توقع کے بالکل برعکس ثابت ہوا۔ جب فلپ کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی۔ اور عمران کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور اچھل کر دور پڑے صوفے کے پیچھے جا گرا ——— فلپ لات مار کر تیزی سے اچھلا اور پھر وہ تیزی سے ایڑی پر گھوما اور اس کی لات پوری قوت سے گھومتی ہوئی عمران کی پسلیوں کی طرف آئی۔ یہ جوڈو کا خوفناک ترین داؤ تھا۔ لیکن عمران اب سنبھل چکا تھا۔ اس لئے اس نے اپنا

سر ذرا سا آگے کو جھکایا اور جسم کا درمیانی حصہ پیچھے کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لات اس کے پیٹ کے سامنے سے گزرتی چلی گئی اور پھر اس سے پہلے کہ فلپ سنبھلتا۔ عمران نے وحشی گینڈے کی طرح اچھل کر پوری قوت سے سر کی ٹکر فلپ کے پہلو میں جمائی اور فلپ اچھل کر پیچھے پڑے ہوئے بستر پر گرتا چلا گیا۔ اس کی ٹانگیں بستر سے نیچے اور دھڑ بستر کے اوپر جا گرا تھا ——— دوسرے لمحے عمران نے انتہائی پھرتی سے اس کی دونوں ٹانگیں پکڑیں اور اپنا ایک گھٹنا ان کے درمیان پلنگ کی سائیڈ پر ٹکایا۔ اور دوسرے لمحے اس کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے مخالف سمتوں میں پھیلتے چلے گئے۔ اور تڑپ کر اٹھنے والے فلپ کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور اس کا اوپر والا دھڑ بستر پر بری طرح تڑپنے لگا۔

"اگر تم نے آواز نکالی تو ایک ہی جھٹکے میں ٹانگیں چیر دوں گا"——— عمران نے بازوؤں کو ہلکا سا جھٹکا دیتے ہوئے غرا کر کہا اور فلپ کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑتا چلا گیا۔

"جلدی بتاؤ راستہ کہاں ہے جلدی"——— عمران نے ایک اور زوردار جھٹکا دیتے ہوئے کہا اور فلپ بری طرح سر مارنے لگا۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ اذیت کے باعث سیاہ پڑ رہا تھا۔ وہ عمران کے ہاتھوں بری طرح پھنس گیا تھا۔ کیوں کہ وہ ذرا بھی حرکت کرتا تو عمران ایک جھٹکے میں اس کی ٹانگیں چیر سکتا تھا۔

"بتاؤ ورنہ"——— عمران نے خوفناک انداز میں غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک زوردار جھٹکا دیا۔

"فارگاڈ سیک ۔۔۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ لیبارٹری کا راستہ ستار دریا کے دوسرے پل کے پاس سے ہے۔ وہاں ایک بہت بڑا سیڈ فارم بنا ہوا ہے۔ اس سیڈ فارم سے سرنگ کا راستہ ہے۔ جو لیبارٹری میں جاتی ہے۔ بہت طویل سرنگ ہے۔ تقریباً ساڑھے چار سو کلومیٹر۔ اور اس میں جگہ جگہ حفاظتی چوکیاں بنی ہوئی ہیں" ۔۔۔ فلپ نے تکلیف کی شدت سے مجبور ہو کر کہا۔

"کیا کوڈ استعمال کیا جاتا ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"لیبارٹری سے کارڈ بھیجے جاتے ہیں۔ مخصوص کارڈ ہی کوڈ ہوتے ہوتے ہیں" ۔۔۔ فلپ نے پہلی تفصیل بتانے کے بعد مزید تفصیل زیادہ آسانی سے بتانی شروع کر دی۔

اسی لمحے عمران کو باہر برآمدے میں کسی کے چلنے کی آواز سنائی دی اور عمران کی توجہ ایک لمحے کے لئے فلپ کی طرف سے ہٹ گئی۔ اور فلپ نے اس لمحے کا پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ اس کا اوپر والا جسم رائفل سے نکلنے والی گولی کی طرح آگے ہوا اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے عمران کے سینے پر ٹکر مار دی ۔۔۔ اچانک زوردار ٹکر لگنے سے عمران کے ہاتھوں سے فلپ کی ٹانگیں چھوٹ گئیں اور وہ پشت کے بل پیچھے فرش پر جا گرا۔ اور فلپ نے اس پر کسی بھوکے بھیڑیئے کی طرح چھلانگ لگا دی۔ لیکن عمران تیزی سے کروٹ بدل گیا۔ اور فلپ نے ہاتھ آگے کر کے اپنے سر کو فرش سے ٹکرانے سے بچا لیا ۔۔۔ اور دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس نے لیٹے ہی لیٹے پوری قوت سے کھڑی ہتھیلی کا وار

فلپ کی پسلیوں پر کیا اور فلپ کے حلق سے چیخ سی نکل گئی۔ اور وہ پہلو کے بل فرش پر گرا اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔ اس کی ناک اور منہ سے خون کی دھاریں بہہ نکلی تھیں۔ اور عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کھڑی ہتھیلی کے وار نے فلپ کا دل پھاڑ دیا ہے۔ ورنہ وہ شاید اتنی آسانی سے نہ مرتا کیونکہ معمولی سی جدوجہد سے ہی عمران سمجھ گیا تھا۔ کہ فلپ لڑائی بھڑائی کے فن میں خاصا ماہر واقع ہوا ہے۔

عمران چند لمحے کھڑا سوچتا رہا اور پھر اس نے فوری طور پر ایک اور فیصلہ کر لیا۔ فلپ کا قدوقامت اور جسامت عمران سے کافی حد تک مشابہ تھی۔ اس لئے عمران نے فلپ کا روپ دھارنے کا فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ اس طرح وہ آسانی سے اس کنوائے میں اپنی ٹیم کے ممبروں کو شامل کر سکتا تھا جو مال لے کر لیبارٹری میں جاتا ۔۔۔ اس نے تیزی سے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے میک اپ باکس نکالا۔ اور پھر اس نے باتھ روم کے آئینے کے سامنے جا کر فلپ کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ خاصی تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔ اور پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ مکمل طور پر فلپ کا روپ دھار چکا تھا ۔۔۔ اس کے بعد اس نے کپڑے اتارے اور اس کے ساتھ ہی اس نے فلپ کے کپڑے بھی اتار دیئے۔ چند منٹوں بعد اس نے فلپ کا نائٹ سوٹ پہن لیا اور اپنے کپڑے فلپ کو پہنا دیئے۔ اس کے بعد اس نے فلپ پر اپنا میک اپ کرنا شروع کر

دیا۔ میک اپ ختم کرنے کے بعد اس نے اس کی ناک اور منہ سے نکلنے والی خون کی لکیریں بھی بنا دیں۔ میک اپ چونکہ سپیشل قسم کا تھا اس لئے اُسے اس کے دھل جانے کا خطرہ نہ تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنی جیبوں میں موجود ہر چیز نکال کر الماری کھولی اور اس میں لٹکے ہوئے فلپ کے لباس کی جیبوں میں ڈال دی —— اس کے بعد وہ ٹیلی فون کی طرف بڑھا تاکہ نائٹ کیپر کو آنے والے کے مرنے کی اطلاع دے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹیلی فون کا رسیور اٹھاتا۔ اچانک برآمدے میں بہت سے قدموں کے دوڑنے کی آواز سنائی دی اور عمران ٹھٹھک کر رک گیا —— دوسرے لمحے اس کے دروازے پر کسی نے اتنے زور سے لات ماری کہ دروازہ ایک زوردار دھماکے سے کھلتا چلا گیا اور پھر عمران نے یہ دیکھ کر ایک طویل سانس لی کہ آنے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں پوچھ گچھ کی تھی۔ سب سے آگے جسٹن تھا۔ جو لیڈی ایگزز سے ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا تھا —— آنے والے کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ وہ انتہائی برق رفتاری سے کمرے میں پھیلتے چلے گئے۔ البتہ جسٹن کی نظریں فرش پر پڑی ہوئی فلپ کی لاش پر جم گئیں۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ کون ہے" —— جسٹن نے کرخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور اس طرح میرے کمرے میں کیوں گھسے ہو" —— عمران نے فلپ کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیڈی ایگزز" —— جسٹن نے جواب دیا۔ اور عمران کے چہرے پر فوراً نرمی کے آثار ابھر آئے۔ سپیشل میک اپ میں یہی تو خوبی ہوتی ہے کہ میک اپ کے باوجود چہرے پر تاثرات بخوبی نمایاں کئے جا سکتے ہیں۔

"اچھا اچھا جناب —— میں کلیرنگ کمپنی کا ٹریفک منیجر ہوں جناب۔ تھوڑی دیر پہلے نائٹ کیپر نے مجھے ٹیلی فون پر بتایا کہ میرا کوئی ایشیائی دوست مجھ سے ملنے آیا ہے۔ میں بے حد حیران ہوا۔ کیوں کہ میرا کوئی ایشیائی دوست نہیں۔ اُسی وقت آنے والے نے کہا کہ اسے نمبر ون نے بھیجا ہے —— جس پر اُسے میں نے بلا لیا۔ کیوں کہ نمبر ون ہمارا باس ہے۔ اس نے آتے ساتھ ہی مجھ پر ریوالور تان لیا۔ اور پوچھنے لگا کہ لیبارٹری کا راستہ بتاؤ۔ جناب آپ کو معلوم ہے کہ میں بھی لڑنا جانتا ہوں —— چنانچہ میں نے لات مار کر اس کا ریوالور اڑا دیا جو اس صوفے کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ اس کے بعد ہمارے درمیان زبردست لڑائی ہوئی —— اور پھر مجھے موقع مل گیا میں نے اس کی پسلی پر پوری قوت سے کھڑی ہتھیلی کا وار کیا اور اس کا دل پھٹ گیا۔ اور یہ مر گیا۔ میں خود اس لڑائی میں حواس کھو بیٹھا تھا۔ اب ذرا ہوش درست ہوئے ہیں تو میں نائٹ کیپر کو بلانے کے لئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا ہی رہا تھا۔ کہ آپ آ گئے" —— عمران نے بڑے مؤدبانہ اور معصومانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نائٹ کیپر کو بلاؤ" —— جسٹن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ اور آنے والوں میں سے ایک آدمی تیزی سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد نائٹ کیپر کمرے میں داخل ہوا۔

"دیکھو یہ آدمی واقعی فلپ ہے" ـــــ جسٹن نے عمران کی طرف اشارہ کیا۔

"انہیں بتاؤ۔ اس نے فون پہ نمبروں کا حوالہ دیا تھا۔ تب ہی میں نے اسے کمرے میں بلایا تھا" ـــــ عمران نے فلپ کے لہجے میں نائٹ کیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نائٹ کیپر کے چہرے پر ذرا سے جو تذبذب کے آثار تھے وہ عمران کی بات کرنے کے بعد ختم ہو گئے۔ اور عمران نے اسی مقصد کے لئے ہی بات کی تھی۔

"جی ہاں جناب ـــ یہی فلپ امیگر ہے" ـــــ نائٹ کیپر نے بڑے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب اسے پہچانو ـــ کیا یہ وہی آدمی ہے جو فلپ کے پاس آیا تھا" ـــــ جسٹن نے لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں جناب ـــ یہ وہی آدمی ہے" ـــــ نائٹ کیپر نے ایک نظر فلپ کی لاش پر ڈالتے ہوئے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــ تم لباس بدل کر ہمارے ساتھ آؤ۔ اور رابرٹ یہ لاش اٹھا کر کار میں ڈالو" ـــــ جسٹن نے کچھ دیر سوچتے ہوئے کہا۔

"اچھا جناب" ـــــ عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ الماری کی طرف مڑا اور اس نے الماری کھول کر وہی سوٹ نکالا جس کی جیبوں میں اس نے اپنا سامان ڈالا تھا۔ اور سوٹ لے کر وہ باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ البتہ اس نے باتھ روم کا دروازہ بند نہ کیا

تاکہ جسٹن کو کوئی شبہ نہ ہو سکے۔ اور پھر اس نے پھرتی سے نائٹ سوٹ اتار کر وہ سوٹ پہن لیا۔ اور پھر وہ باہر آ گیا۔ اس وقت تک فلپ کی لاش کو باہر لے جایا جا چکا تھا۔

"آؤ" ـــــ جسٹن نے کہا اور عمران سر جھکائے آگے چل پڑا ـــ جسٹن کے اشارے پر دو مشین گن بردار اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ عمارت کے باہر دو کاریں موجود تھیں۔ عمران کو ایک کار کی پچھلی نشست پر بیٹھنے کا اشارہ کیا گیا اور اس کے دونوں اطراف میں دو آدمی بیٹھ گئے چند لمحوں بعد کاریں تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑنے لگیں ـــــ

تھوڑی دیر بعد وہ ایک دفتر نما عمارت کے آگے آ کر رک گئیں۔ اور پھر عمران کو مشین گنوں کے گھیرے میں اندر لے جایا گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی عمران ایک لمحے کے لئے چونک پڑا۔ کیوں کہ اس نے اپنے ہی ساتھیوں کو وہاں دیوار کے ساتھ کھڑے دیکھا۔ ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے ـــ کیوں کہ ان کے سامنے فلپ کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ چوں کہ اس پہ عمران کا میک اپ تھا اور لباس بھی عمران والا ہی تھا۔ اس لئے ظاہر ہے انہوں نے یہی سمجھا ہو گا کہ عمران ان کے ہاتھوں مارا جا چکا ہے۔

"تم نے اچھا کیا کہ ان سب کو یہاں لے آئے۔ اور میرا خیال ہے اب چیکنگ مشین سے ان کی لاشوں کا میک اپ ہی چیک کیا جائے۔ بہرحال مرنا تو انہوں نے ہے ہی۔ اس لئے اطمینان سے چیک ہوتے رہیں گے" ـــــ جسٹن نے عمران کے ساتھیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اُسے شاید ان کے لٹکے

ہوئے چہرے دیکھ کر یہ [illegible] تھا کہ مرنے والا واقعی ان کا ساتھی ہے۔

"جیسے آپ حکم کریں جناب" ——— شیرف نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے انہیں گولیوں سے اڑا دو" ——— جسٹن نے بڑے سفاک لہجے میں کہا اور شیرف اور جسٹن کے ساتھیوں نے مشین گنیں سیدھی کر لیں۔ عمران بڑی بے بسی کے عالم میں ایک طرف کھڑا تھا۔ سچویشن ہی ایسی بن گئی تھی کہ وہ اپنے ساتھیوں کا دفاع نہ کر سکتا تھا ——— اور موت تیزی سے ان کے ساتھیوں کی طرف جھپٹ چکی تھی۔

لیڈی ایگلز نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر قریب بیٹھے نمبر ٹن کی طرف بڑھا دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہ گروپ تو بے حد خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔ میرا خیال ہے ہمیں مال کی آئندہ ڈلیوری جو پرسوں ہونی ہے کچھ دنوں کے لئے روک دینی چاہئے" ——— نمبر ٹن نے پورٹیبل ٹرانسمیٹر تھامتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— جسٹن اور شیرف مل کر اس گروپ کو آسانی سے ختم کر سکتے ہیں۔ ڈلیوری کو آنے دو البتہ چیکنگ سخت کر دو" ——— لیڈی ایگلز نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— میں ابھی چیکنگ سخت کر دینے کے احکامات صادر کر دیتا ہوں" ——— نمبر ٹن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اب ایکس بم کے تیار ہونے میں کتنی دیر باقی ہے" ——— لیڈی ایگلز نے پوچھا۔

"میڈم ——— کام کی رفتار پہلے سے زیادہ تیز کر دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود ایک ہفتہ بہرحال لگ ہی جائے گا" ——— نمبر ٹن

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں ایک ہفتہ یہیں رہوں گی ۔ جب ایکس ہم تیار ہو جائے گا۔ تب ہی میں یہاں سے جاؤں گی ۔ اور میرا خیال ہے اس گروپ کے خاتمے کے بعد میں اپنے ساتھیوں کو بھی یہیں بلا لوں گی ۔ تاکہ وہ سپیشل چیکنگ ڈیوٹی ادا کر سکیں" ——— لیڈی اینگلز نے جواب دیا۔

"لیکن میڈم ——— یہاں باقاعدہ سیکورٹی گارڈ موجود ہے۔ اور وہ لوگ پوری طرح تربیت یافتہ ہیں" ——— نمبر ون نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں نمبر ون ——— تم مجرموں کی ذہنی چالاکیوں کو نہیں جانتے ۔ میرے ساتھی چونکہ خود مجرموں کے روپ میں رہتے ہیں اس لئے انہیں مجرموں کی نفسیات کا اچھی طرح علم ہے ۔ اور وہ آسانی سے ان کی طرف سے ہر قسم کے حملے کا دفاع کر سکتے ہیں" ——— لیڈی اینگلز نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ چیف باس ہیں ۔ ——— اس لئے جو فیصلہ آپ کریں گی یقیناً بہتر ہوگا" ——— نمبر ون نے شکست تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ اور لیڈی اینگلز کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہو گئی ۔ عورت ہونے کی وجہ سے اُسے اپنی خوشامد پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی لطف آتا تھا۔

"اب میرا خیال ہے وادی کی طرف سے آنے کا تو کسی کا امکان باقی نہیں رہا۔ اس لئے تم ایڈورڈ اور اس کے ساتھیوں کو سکیورٹی سیل سے واپس بلا لو۔ وہ لوگ سائنس دان بھی ہیں ان کی لیبارٹری

کو زیادہ ضرورت ہے ۔ ویسے وہاں آٹومیٹک ویژن کیمرے کام کر رہے ہیں ۔ ان کی فلمیں ہر روز منگوا کر ڈویلپ کر لیا کرو ۔ تاکہ اگر کوئی مشکوک آدمی یہاں داخل بھی ہو تو اُسے کور کیا جا سکے" ——— لیڈی اینگلز نے کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم ——— میں آج ہی احکامات صادر کر دیتا ہوں" نمبر ون نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ سلام کر کے لیڈی اینگلز کے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد لیڈی اینگلز نے آنکھیں بند کر لیں ۔ اس کے ذہن میں ایک ہفتہ ناچ رہا تھا۔ اُسے ٹائیگر کی موت کے بعد اب پوری طرح یقین ہو گیا تھا کہ اب لیبارٹری یا فارمولے کو کوئی خطرہ نہیں ہے ۔ باقی رہا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہ گروپ ۔ تو ان ایشیائی لوگوں کی بساط کیا حقیقت ہے کہ وہ لیبارٹری سے نکلنے والی کسی گیس کی بو بھی سونگھ سکیں ۔ یہ ٹھیک ہے کہ مس کیوٹی کی لاپرواہی کی وجہ سے انہیں وینز ویلا کا اشارہ مل گیا ۔ لیکن یہ بات وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ وینز ویلا میں سے لیبارٹری کا خفیہ راستہ ڈھونڈھنا تو ایک طرف رہا وہاں کوئی مشکوک آدمی ایک لمحہ بھی آزاد نہیں رہ سکتا ——— اور پھر وہاں شیرف اور اس کی پوری فورس کے ساتھ ساتھ جسٹن اور اس ساتھی بھی موجود ہیں جو اس گروپ کو حقیر چیونٹیوں کی طرح مسل دیں گے ——— وہ سوچ رہی تھی کہ ایکس بم تیار ہو جانے پر جب وہ واپس جائے گی تو ایکریمیا کی سپیشل ایجنٹ کے طور پر اس کی کارکردگی کچھ اور نمایاں ہو جائے

گی۔ اور اُسے یقین تھا کہ اُسے سپر سپیشل ایجنٹ کا عہدہ دے دیا جائے گا ——— یہ ایک ایسا عہدہ تھا جس کا خواب ہر سیکرٹ ایجنٹ دیکھتا چلا آیا تھا ——— کیوں کہ اس عہدے کے بعد وہ ایک لحاظ سے پورے ایکریمیا کی مالک بن جائے گی ——— وہ کسی کو جواب دہ نہیں ہوتی۔ اور جو چاہے کر سکتی تھی ——— ایکریمیا کا ہر آدمی حتیٰ کہ صدر مملکت تک اس کی ہدایات پر عمل کرنے کے پابند ہوں گے ——— اور یہ عہدہ آج تک کسی کو نہ دیا گیا تھا ——— لیکن لیڈی ایگلز کو یقین تھا۔ کہ اس کا خواب ضرور پورا ہو گا۔ وہ یہی سوچتی ہوئی وہ خوابوں کی دنیا میں ڈوبتی چلی گئی ———



شیرف کے چار ساتھیوں اور جسٹن کے آٹھ ساتھیوں کی مشین گنیں دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے عمران کے ساتھیوں کی طرف اٹھ چکی تھیں اور جسٹن بڑے سرد لہجے میں ان کی موت کے احکامات صادر کر چکا تھا۔ عمران کے ساتھیوں کی موت اٹل ہو چکی تھی عمران تو عمران اس کے ساتھی بھی ایسی سچوئشن میں کچھ نہ کر سکتے تھے۔ بارہ

مشین گنوں سے بچ کر نکل جانا۔ اور وہ بھی اس تنگ کمرے میں ناممکن تھا۔

"ٹھہریئے جناب ——— میری بات سن لیجیئے" اچانک عمران کی زوردار آواز کمرے میں گونج اٹھی۔ اور وہ سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ مشین گن برداروں کی انگلیاں بھی ٹریگروں پر رک گئیں۔

"کیا بات ہے" ——— جسٹن نے انتہائی کرخت لہجے میں پوچھا۔ ایسے موقع پر شاید اُسے عمران کی مداخلت انتہائی ناگوار محسوس ہوئی تھی۔

"جناب ——— مجھے ایک انتہائی اہم بات یاد آگئی ہے۔ ان کا تعلق ان آدمیوں سے ہے۔ کیوں کہ ظاہر ہے یہ بھی ایشیائی ہیں اور ان کا تعلق بھی یقیناً اسی آدمی سے ہو گا" ——— عمران نے اپنے ساتھیوں کے سامنے فلپ کی پڑی ہوئی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے ——— جلدی بتاؤ" ——— جسٹن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب ——— یہ بات صرف میں آپ سے اکیلی جگہ پر کر سکتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ شیرف کے بھی انچارج ہیں۔ اور اس موقعہ پر فیصلہ بھی آپ کے ہاتھوں میں ہے" ——— عمران نے اُسے مکھن لگاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا اس بات کا تعلق ان کی زندگی موت سے ہے۔ انہیں

مرنے دو۔ پھر آرام سے بات بتاتے رہنا "۔۔۔۔ جسٹن نے کہا۔
"جناب ۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ بات معلوم ہونے کے بعد آپ کو ان کی فوری موت پر افسوس ہو۔ یہ لوگ کہاں جا سکتے ہیں۔ آپ صرف چند منٹ میری بات سن لیں اس کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"تو آؤ باہر چلتے ہیں ۔۔۔ شیرف ان کا خیال رکھنا یہ لوگ ذرا بھی حرکت کریں تو میری طرف سے انہیں گولی مار دینے کی اجازت ہے "۔۔۔۔ جسٹن نے بیرونی دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔
"مسٹر شیرف ۔۔۔ یہاں کوئی ملحقہ کمرہ نہیں ہے۔ جہاں کاغذ اور قلم بھی موجود ہو "۔۔۔۔ عمران نے اس بار جسٹن کی بجائے براہِ راست شیرف سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔
"ہے ۔۔۔ کیوں "۔۔۔ شیرف نے سر جھٹکتے ہوئے جواب دیا۔
"تو جناب ۔۔۔ اس کمرے میں چلئے۔ مجھے کاغذ اور قلم بھی چاہیئے۔ پھر ہی اس بات کی وضاحت ہو سکتی ہے "۔۔۔۔ عمران نے سسپنس پیدا کرتے ہوئے کہا۔
"کس طرف ہے وہ کمرہ "۔۔۔۔ جسٹن نے شیرف سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یہ دروازہ ہے جناب "۔۔۔ شیرف نے شمالی دیوار میں لگے ہوئے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور اس

دروازے کو دیکھتے ہی عمران کے دل میں مسرت کی لہر سی اٹھی۔ دروازے کی ساخت سے ہی اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اور ظاہر ہے جو پلان اس نے بنایا تھا اس میں ساؤنڈ پروف کمرہ زیادہ مدد دے سکتا تھا اور یہ قدرت کی طرف سے امداد ہی تھی۔
اور پھر لمحوں بعد جسٹن عمران کے ہمراہ اس کمرے میں داخل ہوا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک میز اور اس کے پیچھے کرسی رکھی ہوئی تھی۔
"ہاں ۔۔۔ بتاؤ کیا بات ہے" ۔۔۔ جسٹن نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بے چین لہجے میں پوچھا۔
"جناب کاغذ "۔۔۔ عمران نے معصوم لہجے میں کہا۔ اور اس کی بات سنتے ہی لاشعوری طور پر جسٹن کا رخ میز کی طرف ہو گیا جس پر ایک پیڈ پڑا ہوا تھا۔ اور اسی لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور جسٹن کی کنپٹی پر پٹاخہ سا چھوٹا اور وہ لہراتا ہوا فرش پر پڑے ہوئے قالین پر ڈھیر ہو گیا ۔۔۔ عمران نے اس کی کنپٹی پر ٹکر مارتے ہوئے جان بوجھ کر درمیانی انگلی کو ذرا سا خم دے دیا تھا۔ اس طرح انگلی کا درمیانی جوڑ کسی بک کی طرح ابھر آیا تھا اور اس بک نے کنپٹی سے گزرنے والی مخصوص رگ کو دبا کر جسٹن کو ایک لمحے میں بے ہوش کر دیا تھا ۔۔۔ اب جسٹن ایک گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہ آ سکتا تھا۔ عمران نے جسٹن کے نیچے گرتے ہی پہلے تیزی سے اس کی نبض چیک کی اور جب اسے یقین ہو گیا کہ جسٹن واقعی بے ہوش ہو گیا ہے۔ تو اس نے بڑی تیزی سے اس کا لباس

آتارنا شروع کر دیا۔ جسٹن کو دیکھ کر ہی اس نے پلان بنایا تھا۔ اس لئے کہ جسٹن اس کی قد و قامت پر پورا اترتا تھا۔ اس نے حتی الامکان تیزی سے اس کا لباس اتارا اور پھر اپنا لباس بھی اتار دیا ——— چند لمحوں بعد وہ جسٹن کا نہ صرف لباس خود پہن چکا تھا بلکہ اس نے بے ہوش پڑے جسٹن کو اپنا لباس بھی پہنا دیا تھا اور پھر اس نے اپنے لباس میں سے تمام چیزیں نکال کر جسٹن والے لباس کی جو اس نے خود پہن رکھا تھا منتقل کر دیں ——— اور پھر اس نے سپیشل میک اپ کا منی باکس نکالا اور انتہائی پھرتی سے بے ہوش پڑے ہوئے جسٹن پر خلیب کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چل رہے تھے۔ چند لمحوں بعد جسٹن خلیب کا روپ دھار چکا تھا اور پھر اس نے سر اٹھا کر ادھر اُدھر دیکھا ——— اور اسے دیوار پر لگی ہوئی ایک سینری کا فریم نظر آ گیا۔ جس پر شیشہ لگا ہوا تھا۔ اس کے شیشے میں کسی حد تک دیکھنے والے کی شکل نظر آ رہی تھی۔ کیوں کہ کمرے میں موجود بلب کا رخ ایسا تھا کہ دیکھنے والے کو سینری کے ساتھ ساتھ اپنی شکل کے خد و خال بھی نظر آتے تھے ——— اور پھر عمران نے اس شیشے میں دیکھتے ہوئے پہلے اپنے چہرے پر موجود خلیب کا میک اپ صاف کیا اور پھر اپنے اوپر جسٹن کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ چہرے کا میک اپ مکمل کرنے کے بعد اس نے شیشی میں ایک کریم نکال کر اپنے بالوں پر ملی اور تیزی سے ہاتھوں کے ذریعے بالوں کو دائیں بائیں جھٹکا تو اس کے سیدھے بال تیزی سے گھنگھریالے ہوتے چلے گئے ——— جب تک بال بالکل جسٹن کے بالوں کی

طرح بہت گھنگھریالے نہ ہو گئے۔ وہ بالوں کو ہاتھوں سے جھٹکتا رہا۔ اور جب وہ مطمئن ہو گیا تو اس نے ہاتھ روک لیے۔ جسٹن کے قدرتی گھنگھریالے بالوں کو پہلے ہی اینٹی کرلنگ کریم کی مدد سے سیدھے کر چکا تھا۔

عمران نے تمام کام حتی الامکان تیزی سے مکمل کر لیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود ظاہر ہے اس پر دس بارہ منٹ لگ ہی گئے تھے۔ اور جب عمران نے کام مکمل کیا اُسی لمحے دروازے پر زور سے دستک ہوئی اور عمران نے فرش پر پڑے بے ہوش جسٹن کی کنپٹی کی مخصوص رگ پر انگوٹھا رکھ کر دوسرے ہاتھ سے مکا اپنے اس ہاتھ پر مارا جس کا انگوٹھا اس نے رگ پر رکھا ہوا تھا ——— اور ضرب لگتے ہی جسٹن کا جسم ایک لمحے کے لئے بُری طرح تڑپا۔ اور دوسرے لمحے ڈھیلا ہوتا چلا گیا۔ عمران نے مخصوص ضرب لگا کر رگ کو دماغ کے اندر ہی کچل دیا تھا۔ اور ظاہر ہے اس طرح فوری طور پر جسٹن کی موت واقع ہو گئی ——— لیکن کنپٹی پر صرف ضرب والی جگہ ہلکی نیلی پڑ گئی۔ اور پھر اس نے جسٹن کا بازو پکڑا اور اُسے گھسیٹتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازہ کھول کر جسٹن کی لاش گولیوں باہر اچھال دیا جیسے خاکروب کسی کتے کی لاش کو کوڑا کرکٹ میں اچھال دیتے ہیں۔

"حرام زادہ ——— مجھے مارنا چاہتا تھا۔ لیکن اسے نہیں معلوم کہ جسٹن کیسے کہتے ہیں نانسنس" ——— عمران کے لہجے میں بے پناہ غصہ تھا۔ آنکھوں میں غصے کی شدت سے وحشت سی چھائی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا" ــــ شیرف نے حیرت بھرے انداز میں کمرے میں پڑے ہوئے جسٹن کی لاش کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ یقیناً غدار تھا۔ گو اس نے ان مجرموں کے بارے میں ایک انتہائی اہم بات بتائی ہے۔ جس کی مکمل چیکنگ ضروری ہے۔ مگر جب ہم آنے لگے تو اس نے مجھ پر حملہ کر دیا مگر ظاہر ہے جسٹن سے لڑائی میں جیتنا ناممکن ہے۔ جسٹن تو کسی طرف اشارہ کر دے تو وہ مر جاتا ہے سکتے کا بچہ" ــــ عمران نے جسٹن کے روپ میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

"مگر جناب وہ بات" ــــ شیرف نے جسٹن کو شدید غصے کی حالت میں دیکھ کر قدرے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ واقعی انتہائی اہم بات ہے۔ اور مجھے لیڈی اینگلز سے بات کرنی ہو گی۔ اس وقت تک ان لوگوں کو ختم بھی نہیں کیا جا سکتا۔ تم ایسا کرو ان سب کو ہتھکڑیاں لگا دو۔ میں انہیں سٹیٹ گیسٹ ہاؤس لے جاؤں گا وہاں میرے آدمی ان کی نگرانی کریں گے ــــ اور میں لیڈی اینگلز سے بات کر کے ہی ان کے متعلق کوئی فیصلہ کروں گا" ــــ جسٹن نے کرخت مگر انتہائی سرد لہجے میں شیرف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور شیرف نے ایک لمحے کے تذبذب کے بعد اپنے ایک آدمی کو ہتھکڑیاں لے آنے کا حکم دے دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن شکیل اور صفدر کو دیوار کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا ــــ چونکہ وقتی طور پر وہ موت کے منہ سے نکل آئے تھے اور شاید انہوں نے سوچا ہو کہ آگے جا کر شاید نکل جانے کا بھی کوئی

موقع مل جائے اس لئے انہوں نے بغیر کوئی احتجاج کئے اپنے منہ دیوار کی طرف کر لئے۔ اتنی دیر میں سپاہی کلپوں والی ہتھکڑیاں لے کر آ گیا اور پھر اس نے ان سب کے ہاتھ پشت پر موڑ کر ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیں۔

"انہیں لے آؤ ــــ اور سنو شیرف ــــ ان دونوں آدمیوں کی لاشیں بھی کار میں رکھوا دو۔ میں لیڈی اینگلز کو انہیں بطور نمونہ پیش کر دوں گا" ــــ عمران نے شیرف سے مخاطب ہو کر کہا اور شیرف نے سر ہلا دیا۔ کیونکہ ظاہر ہے لیڈی اینگلز کے خصوصی ساتھی ہونے کی وجہ سے وہ جسٹن کے احکامات کی تعمیل کا پابند تھا اور عمران ان لاشوں کو اس لئے ہمراہ لے جانا چاہتا تھا تاکہ کہیں انہیں ٹھکانے لگاتے وقت کوئی ایسی چیز سامنے نہ آ جائے۔ جس سے شیرف مشکوک ہو جائے۔

چند لمحوں بعد اس کے احکامات کی تکمیل ہو گئی۔ عمران کے ساتھی کاروں میں سوار کر دیئے گئے۔ اور جسٹن کے ساتھی بھی۔ اس کے بعد عمران ایک کار میں بیٹھا اور اس کے اشارے پر کاریں تیزی سے دوڑتی ہوئیں سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ عمران اپنی ریڈی میڈ کھوپڑی کی بدولت نہ صرف اپنے ساتھیوں کو یقینی موت سے بچا لایا تھا۔ بلکہ اس نے جسٹن جیسے اہم آدمی کا روپ بھی دھار لیا تھا ــــ اس طرح اب وہ آسانی سے لیبارٹری میں پہنچ سکتا تھا۔ اب اس کے ذہن میں مسئلہ صرف جسٹن کے ساتھیوں پر قابو پانا تھا۔ اور یہ معمولی بات تھی۔ ظاہر ہے کہ سٹیٹ گیسٹ

ہاؤس میں وہ آسانی سے اپنی سکیم پر عمل درآمد کر سکتا تھا۔

چند لمحوں بعد کاریں سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں پہنچ گئیں۔ اور عمران کے اشارے پر جسٹن کے ساتھی اس کے ساتھیوں کو اتار کر کرش ہال میں لے گئے۔ عمران نے اپنی دو کاریں وہیں روک کر شیرف کی کاریں واپس بھجوا دیں۔ اور پھر وہ خود تیزی سے کرش ہال میں داخل ہو گیا۔ ظاہر ہے وہ جلد از جلد اپنی سکیم پر عمل کرنا چاہتا تھا۔

"ان کی ہتھکڑیاں کھول دو رابرٹ" ۔۔۔ عمران نے اس آدمی کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ جسے اس کی موجودگی میں جسٹن نے رابرٹ کے نام سے پکارا تھا۔ اس کے سامنے ہی شیرف نے ہتھکڑیاں کھولنے والی مخصوص چابی اس کے حوالے کی تھی۔

"مگر باس" ۔۔۔ رابرٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو نانسنس" ۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور رابرٹ سر جھٹکتا ہوا آگے بڑھا۔ اور پھر اس نے باری باری سب کی ہتھکڑیاں کھول دیں۔

"انہیں اس کمرے میں بند کر کے تم سب لوگ میرے ساتھ آؤ" ۔۔۔ عمران نے جسٹن کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

"سنو ۔۔۔ تم لوگوں نے کوئی غلط حرکت نہیں کرنی۔ سمجھے ورنہ تمہیں سر سلطان بھی نہ بچا سکیں گے" ۔۔۔ عمران نے غور سے کیپٹن شکیل اور صفدر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے آنکھ کا گوشہ بھی آہستہ سے

دبا دیا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ جسٹن کے ساتھی بھی کمرے سے باہر آ گئے۔ اور انہوں نے کمرے کے دروازے کو باہر سے لاک کر دیا۔

"اپنے ہتھیار یہیں رکھ کر میرے ساتھ آؤ۔ ہم نے فوراً ایک اہم میٹنگ کرنی ہے" ۔۔۔ عمران نے جسٹن کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور انہوں نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھوں میں تھامی ہوئی مشین گنیں وہیں کمرے میں رکھ دیں۔ لیکن ان کی آنکھوں میں شدید الجھن کے آثار واضح طور پر نظر آ رہے تھے ۔۔۔ عمران بھی ان کی الجھن کو اچھی طرح سمجھتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ آٹھ مشین گنوں کا مقابلہ وہ اکیلا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ان سے ہتھیار رکھوانے کے بعد وہ تیزی سے آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جسٹن کے ساتھی بھی اس کے پیچھے پیچھے تھے ۔۔۔ وہ ایک دوسرے کو بڑی معنی خیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی عمران تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس نے پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال کر ان کی طرف تان لیا۔

"خبردار ۔۔۔ اگر کسی نے حرکت کی ۔۔۔ دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ" ۔۔۔ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور جسٹن کے ساتھی ایک لمحے کے لئے تو حیرت سے بت بنے کھڑے رہے۔ مگر دوسرے لمحے ان میں سے دو نے بڑی پھرتی سے جیبوں میں ہاتھ ڈالنا چاہا مگر ابھی ان کے ہاتھوں میں حرکت ہوئی تھی کہ عمران کے ریوالور سے شعلے چمکے اور وہ دونوں چیخ مار کر فرش پر گرے اور

بُری طرح تڑپنے لگے ۔ گولیاں ان کے سینوں میں گھستی چلی گئی تھیں ۔
لیکن ان دونوں کے مرنے کا رد عمل ایکشن عمران کی توقع کے بالکل برعکس ہوا ۔ بجائے اس کے جیسٹن کے ساتھی خوف زدہ ہوجاتے وہ پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے عمران پر جھپٹ پڑے ۔ عمران نے بڑی تیزی سے ٹریگر دبایا ——— لیکن وہ ان کے دو مزید ساتھی ہی ختم کرسکا ۔ جب کہ باقی چار اس سے بُری طرح لپٹ گئے ۔ اور ریوالور عمران کے ہاتھوں سے نکلتا چلا گیا ۔ اور پھر کمرے میں ایک ہولناک جنگ شروع ہوگئی ۔ عمران نے ریوالور ہاتھ سے نکلتے ہی اپنے جسم کو زوردار انداز میں جھٹکا دیا اور پھر ——— وہ چاروں لڑکھڑاتے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹتے چلے گئے ——— لیکن وہ چاروں ہی اس قسم کی لڑائی کے ماہر تھے ۔ اس لئے ایک لمحے میں سنبھل گئے ۔ اور پھر ان میں سے ایک کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور عین اسی لمحے دوسرے کا ہاتھ ۔ اور دونوں وار عمران کو اپنے دونوں پہلوؤں پر سہنے پڑے ۔ اور عمران یوں پیٹ کے بل زمین پر گرا جیسے چھپکلی چھت سے نیچے آگرتی ہے ۔ ——— اور عمران کے اس طرح گرنے سے وہ سب ایک لمحے کے لئے ساکت ہوئے اور یہی عمران چاہتا تھا ۔ دوسرے لمحے وہ اپنی جگہ سے بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس کا جسم رائفل سے نکلنے والی گولی کی طرح ایک آدمی سے ٹکرایا اور وہ اسے رگیدتا ہوا دیوار کے ساتھ لیتا چلا گیا ——— اور دوسرے لمحے اس کا جسم کمان کی طرح جھکا اور وہ آدمی عمران کے سر سے ہوتا ہوا اپنے اس ساتھی پر جا گرا ۔ جو وحشی ہاتھی کی طرح عمران کی پشت پر حملے کے لئے دوڑا

چلا آرہا تھا ۔ اور وہ دونوں ٹکرا کر فرش پر جا گرے ۔ اسی لمحے جیسٹن کے دوسرے دو ساتھیوں نے بیک وقت دو مختلف پہلوؤں سے عمران پر چھلانگیں لگا دیں ——— عمران نے غوطہ کھا کر ان کی گرفت سے نکلنا چاہا ۔ مگر وہ شاید اس کے لئے پہلے سے ہی تیار تھے ۔ اس لئے انہوں نے ہوا میں ہی اپنا رخ بدل لیا اور پھر وہ دونوں پوری قوت سے عمران سے ٹکرائے اور عمران کو لئے ہوئے فرش پر آگرے ۔ اس دوران دوسرے دو بھی جو ٹکرا کر نیچے گرے تھے ——— تیزی سے اچھلے اور پھر چاروں ہی عمران کے جسم کے اوپر لد گئے ۔ عمران نے نیچے گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدلی اور دو آدمی اچھل کر لڑھکتے ہوئے دور جا گرے مگر دوسرے دو عمران کے جسم سے جونکوں کی طرح چمٹے ہوئے تھے ——— اور پھر ان میں سے ایک کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب میں پڑ کر باہر نکلا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک خوف ناک خنجر چمک رہا تھا ۔ اس نے پوری قوت سے خنجر کا وار عمران کے پہلو میں کیا ۔ لیکن عمران تیزی سے کروٹ بدل گیا ——— اور خنجر فرش پر بچھے ہوئے دبیز قالین میں گھستا چلا گیا ۔ عمران نے اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ایک اور آدمی کی لات گھومی اور عمران ایک بار پھر فرش پر جا گرا ۔ اور اب باقی تینوں کے ہاتھوں میں بھی خنجر چمک رہے تھے ۔ اور عمران تین مختلف سمتوں سے ان خوف ناک خنجروں کی زد میں آگیا ——— اور یہ ایک ایسا لمحہ تھا ۔ جس میں عمران کی موت یقینی تھی ۔ وہ کسی بھی طرف کروٹ بدل کر ان خنجروں کی زد سے نہ بچ سکتا تھا اور پھر خنجر فضا میں بلند ہوئے اور موت کے پیامبر بن کر عمران

کے جسم کی طرف لپک پڑے۔



شلیف نے جسٹن اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد اپنے آدمیوں کو بھی فارغ کر دیا۔ لیکن اُسے دل میں عجیب سی خلش محسوس ہو رہی تھی۔ جسٹن کا پُراسرار رویہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ کیا تو جسٹن ان آدمیوں کو مارنے پر تلا ہوا تھا۔ یا کمرے میں دس پندرہ منٹ کے بعد اس کا رویہ ہی بدل گیا۔ ادھر جس انداز میں اس نے فلپ کا خاتمہ کیا تھا ——— اور پھر لاشیں بھی وہ اپنے ہمراہ لے گیا تھا۔ یہ سب کچھ اُسے لاشعوری طور پر کھٹک رہا تھا۔ لیکن بظاہر اس کے ذہن میں کوئی واضح بات نہ آ رہی تھی۔ وہ چند لمحے اپنے دفتر میں بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر وہ اٹھ کر اس ساؤنڈ پروف کمرے میں گھس گیا ——— جہاں جسٹن نے پندرہ منٹ گزرے اور صورت حال کا نقشہ ہی بدل گیا۔ وہ کمرے کو غور سے دیکھتا رہا۔ کمرے میں ہر چیز اپنی جگہ پر ٹھیک ٹھاک موجود تھی۔ کسی چیز کو چھیڑا نہ گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر ان دونوں کے درمیان لڑائی ہوئی ہوتی تو یقیناً کوئی نہ

کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹتی ضرور۔ لیکن اس کے باوجود فلپ مارا گیا۔ اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا کاغذ کا پیڈ اٹھایا۔ اس نے دیکھا کہ اس میں سے کوئی ورق پھاڑا نہ گیا تھا۔

اس کا مطلب ہے کہ فلپ کاغذ اور قلم کی جو بات کہہ رہا تھا وہ غلط تھی لیکن پھر یہاں پندرہ منٹ تک کیا ہوتا رہا۔ اور عین اُسی لمحے اس کی نظریں کمرے کے ایک کونے میں پڑی ہوئی چیز پر جم گئیں وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے وہ چیز اٹھالی ——— یہ چونکہ صوفے کے پائے کی اوٹ میں تھی اس لئے عام طور پر نظر نہ آ رہی تھی اور شیرف کی نظریں بھی اچانک ہی اس پر پڑ گئی تھیں۔ یہ ایک چھوٹی سی ٹیوب تھی جو آدھی سے زیادہ خالی تھی۔ ٹیوب پر باریک لفظوں میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ اور شیرف نے ٹیوب کو ٹیبل لیمپ کی روشنی کے سامنے کیا اور اُسے پڑھنے لگا وہ دوسرے لمحے وہ بُری طرح چونک پڑا ——— کیوں کہ ٹیوب پر لکھے ہوئے الفاظ کے مطابق وہ میک اپ کے کام آتی تھی۔ اور پھر اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ اس نے میک اپ کے فن پر بے شمار کتابیں پڑھی تھیں اس لئے وہ فوراً سمجھ گیا کہ اس ٹیوب کی مدد سے سانولے رنگ کو ایک لمحے میں گورا کیا جا سکتا ہے۔ گو یہ رنگ عارضی ہوتا ہے لیکن اس سے فوری طور پر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور وہ سمجھ گیا کہ اس ٹیوب کی مدد سے کوئی ایشیائی آدمی آسانی سے اپنے آپ کو یورپین بنا سکتا ہے ——— لیکن فلپ اور جسٹن دونوں یورپی تھے۔ پھر اس ٹیوب کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے تیز ذہن نے ایک اور پہلو پر غور کرنا شروع کر دیا۔ ہو سکتا ہے وہ

ایشیائی آدمی جو فلپ کے پاس گیا تھا وہ نہ مرا ہو بلکہ مرنے والا فلپ
ہو اور اس ایشیائی نے اس ٹیوب کی مدد سے فلپ کا میک اپ کر
لیا ہو اور پھر فلپ کی جگہ وہ اس کمرے میں جسٹن کا روپ بدل گیا
ہو اور فلپ کی بجائے جسٹن ہلاک کر دیا گیا ہو ـــــ اور پھر وہ جیسے
جیسے سوچتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں یہ خیال پختہ ہوتا چلا گیا۔ کیونکہ
عین اس لمحے فلپ کی مداخلت جب کہ ان ایشیائی آدمیوں کو
ہلاک کیا جا رہا تھا۔ کاغذ اور قلم کے بہانے جسٹن کو کمرے میں لے
جانا۔ کاغذ اور قلم کا استعمال نہ ہونا ـــــ اور پھر ان ایشیائی آدمیوں
کو ہلاک کرنے کی بجائے ان کی سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں منتقلی اور
لاشوں کو بھی ہمراہ لے جانا۔ صورت حال اب اس کی سمجھ میں
آ رہی تھی۔ اور دوسرے لمحے اس کے جسم میں سرد لہریں دوڑنے
لگیں اگر واقعی ایسا ہے جیسا اس نے سوچا ہے تو یقیناً صورت حال
انتہائی خطرناک ہے ـــــ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں جسٹن کے
ساتھی بھی مارے جا سکتے ہیں اور جس طرح اس ایشیائی نے جسٹن اور
فلپ کا روپ دھار لیا ہے اس طرح اس کے ایشیائی ساتھی بھی
جسٹن کے ساتھیوں کے روپ میں تبدیل ہو سکتے ہیں
اور ظاہر ہے اس طرح نہ صرف وہ ونسٹن ولا میں اطمینان سے
رہ سکتے ہیں بلکہ ایسے چالاک لوگ لیڈی انگلز کو چکر دے کر لیبارٹری
میں بھی گھس سکتے ہیں۔
اس نے وہ ٹیوب جیب میں ڈالی اور پھر تیزی سے کمرے سے نکل
کر دفتر میں آیا اور اس نے میز کی دراز سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا

ایریل باہر کھینچ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ـــــ کیپٹن توجوارڈ سپیکنگ اوور" ـــــ شیرف نے
تیز لہجے میں بار بار یہی فقرہ دوہراتے ہوئے کہا۔
"یس ـــــ ٹونی سپیکنگ اوور" ـــــ دوسری طرف سے چند
لمحوں بعد ٹونی کی آواز سنائی دی۔
"ٹونی ـــــ فوراً بیس آدمیوں سمیت سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کو
گھیر لو صرف پانچ منٹ کے اندر۔ میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔ باقی
ہدایات وہیں موقع پر دوں گا اور سب آدمی پوری طرح مسلح ہونے
چاہئیں اوور" ـــــ شیرف نے تیز لہجے میں احکامات دیتے
ہوئے کہا۔
"مگر باس ـــــ کیا بات ہے۔ کچھ اندازہ ہو جائے تاکہ ہم اسی طرز
پر تیار رہیں اوور" ـــــ ٹونی نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔
"تمہیں ہر لحاظ سے تیار رہنا چاہئے۔ وہاں مجرموں سے لڑائی بھی
ہو سکتی ہے اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ تم باتیں کرنے کی بجائے وہاں پہنچو۔
سمجھے۔ اوور اینڈ آل" ـــــ کیپٹن توجوارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔
اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں ڈالا
اور پھر تیزی سے دفتر سے ملحقہ اسلحہ خانے میں دوڑتا چلا گیا۔ اس نے
وہاں سے دس دستی بم۔ اور ایک سب مشین گن اور اس کے راؤنڈ
اٹھائے اور پھر تیزی سے واپس دوڑتا ہوا دفتر سے باہر نکلتا چلا
آیا ـــــ دفتر کے باہر اس کی مخصوص جیپ موجود تھی۔ وہ اچھل کر
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور دوسرے لمحے اس کی جیپ تیز رفتاری

کے ریکارڈ توڑتی ہوئی سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے مخصوص سائرن کھول دیا تھا۔ اس لئے سڑکوں پر چلنے والی ٹریفک خودبخود اس کے لئے راستہ چھوڑتی چلی جا رہی تھی۔ اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ہی وہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کی عمارت کے قریب پہنچ گیا ـــــ اس نے سائرن بند کر دیا اور جیپ کو آگے بڑھاتے لئے گیا۔ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کے بالکل سامنے ایک عمارت کے پورچ میں اس نے جیپ روک دی۔ اُسی لمحے ایک باوردی آدمی ایک ستون کی آڑ سے نکل کر اس کی طرف بڑھا۔

"باس ـــــ عمارت کو گھیرے میں لیا جا چکا ہے" ـــــ آنے والے نے قریب آکر دبے لہجے میں کہا۔ یہ ٹونی تھا۔ اسسٹنٹ شیرف۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم بی ون ٹرانسمیٹر آن رکھو۔ میں عمارت میں جاتا ہوں۔ اگر کوئی خطرہ ہوا تو تمہیں ٹرانسمیٹر پر ریڈ کا کاشن دوں گا۔ اور تم نے اپنے ساتھیوں سمیت عمارت میں گھس پڑنا ہے اور پھر موقع محل دیکھ کر ایکشن لینا ہے" ـــــ شیرف نے ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر باس ـــــ آخر یک دم ہوا کیا ہے۔ کچھ پتہ تو چلے ایسا نہ ہو کہ ہم سے لاعلمی میں کوئی غلط اقدام ہو جائے اور ہمیں بعد میں پچھتانا پڑے" ـــــ ٹونی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور شیرف کو مختصر طور پر اُسے اپنے شک کے متعلق بتانا پڑا۔

"اوہ ـــــ واقعی ـــــ اگر آپ کا شک درست ہے تو مسئلہ

بے حد خطرناک ثابت ہو سکتا ہے" ـــــ ٹونی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ ابھی شک دُور ہو جائے گا۔ ہوشیار رہنا" شیرف نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر سب مشین گن کو کندھے سے لٹکائے وہ عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمارت کا صدر دروازہ بند تھا ـــــ شیرف نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ اور اس وقت تک اس نے بٹن سے انگلی نہیں ہٹائی جب تک دروازہ کھل نہ گیا۔ دروازہ کھولنے والا جسٹن کا ایک ساتھی تھا۔

"کیا بات ہے" ـــــ دروازہ کھولنے والے نے سخت لہجے میں شیرف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے جسٹن سے فوری ملنا ہے ایک اہم بات ہے" ـــــ شیرف نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل نظروں ہی نظروں میں اس کا میک اپ چیک کر رہا تھا۔ لیکن بظاہر اُسے کوئی ایسی چیز نظر نہ آ رہی تھی جس کی بنا پر اُس کا شک یقین میں بدل جاتا۔

"آؤ" ـــــ دروازہ کھولنے والے نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور شیرف اندر داخل ہو گیا۔ دروازہ کھولنے والے نے ہی دروازہ دوبارہ بند کر دیا۔ شیرف تیزی سے آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جسٹن کا ساتھی اس کے پیچھے تھا۔ آپریشن روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے شیرف سیدھا آپریشن روم میں گھستا چلا گیا۔ لیکن اندر داخل ہوتے ہی وہ یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے خوفناک بم پھٹ پڑا ہو۔

عمران کے لئے یہ لمحہ قیامت کا لمحہ تھا تین خوف ناک خنجر مختلف زاویوں سے اس کے جسم کو نشانہ بنانے کے لئے لپک رہے تھے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ خنجر اس کے جسم میں ترازو ہوتے کمرے میں مشین گن کی تڑتڑاہٹ گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی تین انسانی چیخیں بھی۔ اور تینوں خنجر بردار فرش پر بری طرح تڑپنے لگے۔ گولیوں نے انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دی تھی کہ وہ خنجر ہی مار سکتے۔ عمران تڑپ کر اٹھا۔ اور پھر اُسے دروازے میں صفدر ہاتھ میں مشین گن لئے کھڑا نظر آیا۔ وہ تینوں ختم ہو چکے تھے۔

"بڑے وقت پر آئے ہو صفدر" ——— عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے ہمیں بے حد پریشان کیا ہے۔ آپ کا میک اپ اتنا مکمل تھا کہ ہم آخر تک آپ کو نہیں پہچان سکے اور یہی سمجھتے رہے کہ آپ کو قتل کر دیا گیا ہے" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا اب باتیں بند کرو اور باقی ساتھیوں کو بلا کر یہاں سے یہ

سب لاشیں اٹھاؤ۔ مجھے شیرف کی طرف سے خطرہ ہے میں نے آتے ہوئے اس کی آنکھوں میں شکوک کی واضح پرچھائیاں دیکھی تھیں" ——— عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور صفدر واپس مڑ گیا۔ عمران بھی باہر نکل آیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کے باقی ساتھی بھی کمرے سے باہر آگئے۔ عمران کو ان کے باہر آجانے پر کوئی حیرت نہ تھی۔ کیوں کہ تالہ کھول لینا ان کے لئے بچوں کا کھیل تھا۔

"صفدر ——— تم لوگوں کا سامان ہوٹل میں ہی ہوگا" ——— عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں ——— وہیں پڑا ہے" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"دیکھو ——— میں نے تم سب پر حبشیوں کے ساتھیوں کا میک اپ کرنا ہے۔ اور میرے پاس جو میک اپ منی باکس ہے وہ تقریباً ختم ہو چکا ہے اور یہاں آٹھ آدمیوں کا میک اپ ہونا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"تو پھر میں جا کر لے آؤں" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"ہاں ——— تم اکیلے جاؤ۔ اب یقیناً وہاں نگرانی کا سلسلہ بند نہیں ہوگا۔ فائرنگ اسکواڈ سیڑھیوں کے ذریعے جا کر تم ضروری سامان اٹھا لاؤ مگر جتنی جلدی ممکن ہو سکے آجانا" ——— عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب ——— ایسا نہ ہو کہ اجنبی سمجھ کر کوئی نگرانی شروع کر دے۔ اتنا تو سامان آپ کے پاس ہوگا ہی کہ میرا میک اپ ہو سکے اس لئے آپ میرا میک اپ کر دیں" ——— صفدر نے کہا۔

"ہاں ——— یہ ٹھیک ہے آؤ میرے ساتھ" ——— عمران نے

کہا اور صفدر کو لئے اُسی بڑے کمرے میں پہنچ گیا اور پھر اس نے صفدر پر رابرٹ کا میک اپ کرنا شروع کر دیا کیوں کہ رابرٹ کا قد و قامت صفدر سے ملتا جلتا تھا۔

"عمران صاحب ــــ آخر آپ نے یہ کیا چکر چلا رکھا ہے"ــــ تھوڑی دیر بعد عمران کے ساتھی اُسی کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔

"شکر کرو ــــ میرا چکر کامیاب ہو گیا۔ ورنہ اب تک تمہارے مزارات پر قوالی ہو رہی ہوتی"ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اور اُسی لمحے عمران نے ہاتھ پیچھے ہٹا لئے۔ وہ صفدر کا میک اپ مکمل کر چکا تھا۔

"لاشیں کہاں پھینکی ہیں"ــــ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے پوچھا۔

"پچھلے کمرے میں رکھ دی ہیں"ــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"جاؤ صفدر ــــ رابرٹ کا لباس اتار کر پہن لو"ــــ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر عمران صاحب ــــ اس پر تو خون کے دھبے موجود ہوں گے" ان لوگوں کا سامان یقیناً موجود ہو گا۔ میں کوئی نیا لباس ڈھونڈھ لیتا ہوں"ــــ صفدر نے جواب دیا اور عمران کی آنکھوں میں تعریفی چمک ابھر آئی۔ کیوں کہ ظاہر ہے جو بات عمران کے ذہن میں نہ آئی تھی وہ صفدر نے سوچ لی تھی۔ اور پھر صفدر تیزی سے کمرے سے

باہر نکلتا چلا گیا۔

"تم لوگ یہیں ٹھہرو ــــ میں آپریشن روم سے ٹرانسمیٹر لے آؤں اور لیڈی ایگزر سے بات کر لوں تاکہ لیبارٹری میں داخلے کا کوئی پروگرام بن سکے"ــــ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"مگر عمران صاحب ــــ فریکونسی کا آپ کو کیسے پتہ چلے گا"ــــ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"پتہ تو نہیں ہے ــــ لیکن مجھے امید ہے اس پر وہی فریکونسی پہلے سے ہی سیٹ ہو گی۔ کیوں کہ آخری کال اُسے ہی کی گئی تھی" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا عمران صاحب ــــ میں چلتا ہوں"ــــ اُسی لمحے صفدر نے آ کر کہا وہ نیا لباس پہن چکا تھا۔

"ہاں ــــ تم جاؤ ــــ اور دیکھو جس قدر جلد ممکن ہو سکے واپس آ جانا"ــــ عمران نے جواب دیا۔

مگر اس سے پہلے کہ صفدر قدم بڑھاتا اچانک مین دروازے کی کال بیل زور زور سے بجنے لگی اور وہ سب بُری طرح چونک پڑے۔

"اوہ ــــ اس وقت کون آ گیا ہے"ــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے یہ شیرف ہو گا۔ وہی آ سکتا ہے۔ صفدر تم جا کر دروازہ کھولو۔ اور سنو ــــ باقی لوگ ہتھیار لے کر تیار رہنا۔ میں اسے ٹالنے کی کوشش کروں گا"ــــ عمران نے کہا اور وہ

ب سر ہلاتے ہوئے واپس کمرے میں چلے گئے جب کہ عمران آپریشن وم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور صفدر کا رخ مین دروازے کی طرف وگیا۔

تھوڑی دیر بعد واقعی شیرف تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن دم کی طرف بڑھتا نظر آیا ——— اس کے کاندھے سے مشین گن کی ہوئی تھی۔ اور جس انداز میں وہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا چل ہا تھا اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ان کی طرف سے شکوک ہے ——— اور ظاہر ہے ان سب نے مشین گنیں ھوں میں اٹھائیں وہ اب ہر قسم کے اقدام کے لئے ذہنی طور ر تیار ہو چکے تھے۔

شیرف آپریشن روم میں داخل ہوا تو یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے کمرے کو دیکھ رہا تھا۔ کیوں کہ وہاں ہر طرف خون پھیلا ہوا تھا۔ میزیں کرسیاں بھی الٹی پلٹی ہو رہی تھیں۔ البتہ جسٹن صحیح سلامت سامنے کھڑا تھا۔

"آؤ کیپٹن ——— کیسے آنا ہوا" ——— عمران نے نرم لہجے میں کہا لیکن اس کے انداز میں سرد مہری نمایاں تھی۔

"یہاں کیا ہوا ہے مسٹر جسٹن" ——— شیرف نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا ہاتھ جیب کے اندر تھا۔

"لیڈی ایگلز کے حکم سے ان لوگوں کا خاتمہ" ——— عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے یہاں آکر لیڈی ایگلز سے رابطہ قائم کیا تھا" ——— شیرف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ——— کیوں" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

"لیڈی ایگلز سے میری بات کرلیجئے۔ میں نے ان سے ایک اہم

بات کرنی ہے "۔۔۔۔ شیرف نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم خود اس سے اپنے طور پر رابطہ قائم کر سکتے ہو پھر میرے پاس کیا لینے آئے ہو "۔۔۔۔ عمران نے سر جھٹکتے ہوئے اس بار کرخت لہجے میں کہا۔

"تو پھر اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو "۔۔۔۔ شیرف نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال لیا اور دروازے سے ہٹ کر دیوار سے پشت لگا لی۔

"کیا مطلب ۔۔۔۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے "۔۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں میرا دماغ خراب ہو گیا ہے یہ دیکھو ۔۔۔۔ اس چیز نے میرا دماغ خراب کیا ہے ۔ یہ مجھے اس ساؤنڈ پروف کمرے سے ملی ہے۔ شیرف نے دوسرا ہاتھ جیب سے نکالتے ہوئے کہا ۔ اس کے ہاتھ میں وہی ٹیوب موجود تھی ۔ اور عمران اس ٹیوب کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ اس کے میک اپ باکس سے نکل کر گری ہے ۔۔۔۔ کیونکہ اس کے پاس اس قسم کی دو ٹیوبیں تھیں اور یہ تقریباً خالی ہو چکی تھی ۔ اس لئے اس کی گمشدگی کا احساس تک نہ ہوا تھا۔

"یہ کیا ہے "۔۔۔۔ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اصل جیکسن نہیں ہو ۔ میں تمہارا نام تو نہیں جانتا ۔ بہرحال تم مجرم ہو "۔۔۔۔ شیرف نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرانسمیٹر کا ریڈ کاشن والا بٹن آن کر دیا۔

"اوہ مسٹر شیرف ۔۔۔۔ تم خواہ مخواہ مجھ پر شک کر رہے ہو ۔ لیڈی اینگلز سے میں بات کرتا ہوں ۔ تمہیں اس شک کی عبرت ناک سزا ملے گی "۔۔۔۔ عمران نے بگڑے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں لیڈی اینگلز سے معافی مانگ لوں گا ۔ اگر میرا شک غلط ثابت ہوا "۔۔۔۔ شیرف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اسی لمحے اسے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں ۔ آوازیں چاروں طرف سے آ رہی تھیں۔

"باس ۔۔۔۔ آپ کہاں ہیں "۔۔۔۔ اچانک ٹونی کی آواز دروازے کے باہر سنائی دی۔

"میں یہاں اندر ہوں ۔۔۔۔ تم اپنے ساتھیوں سے کہو کہ ساری بلڈنگ کی تلاشی لیں اور اس کے ساتھیوں کو زندہ یا مردہ گرفتار کر لیں "۔۔۔۔ شیرف نے چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں شدید غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر شیرف ۔۔۔۔ اب بھی وقت ہے کہ تم یہ ریوالور جیب میں ڈال لو "۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صرف چند لمحے انتظار کرو ۔۔۔۔ ابھی سب پتہ چل جائے گا "۔۔۔۔ شیرف نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک باہر عمارت میں فائرنگ کی آوازیں گونج اٹھیں ۔ فائرنگ بیک وقت دو اطراف سے شروع ہوئی تھی ۔ اچانک ۔۔۔۔

فائرنگ کی وجہ سے ایک لمحے کے لئے شیرف کی توجہ عمران سے ہٹ گئی اور عمران نے اُسی لمحے سے فائدہ اٹھایا وہ بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور سیدھا شیرف پر آپڑا ——— شیرف کو ٹریگر دبانے کا موقع تو مل گیا لیکن گولی عمران کے پہلو سے نکلتی چلی گئی اور پھر عمران نے شیرف کو سنبھلنے کا موقع نہ دیا۔ شیرف نے عمران پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن بے سود ——— اُسے نہیں معلوم تھا کہ اس کے مقابل کوئی عام مجرم نہیں بلکہ عمران ہے۔ نتیجہ یہی ہوا کہ چند لمحوں بعد ہی شیرف اپنی گردن تڑوا کر ڈھیر ہو چکا تھا۔ فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں ابھی باہر سنائی دے رہی تھیں۔ اور پھر عمران نے شیرف کے کندھے سے لٹکی ہوئی سب مشین گن اتاری اور دروازے پر آگیا اور چند لمحوں بعد اس کی مشین گن نے بھی گولیاں اگلنی شروع کر دیں ——— اور اس بار فیصلہ چند ہی لمحوں میں ہو گیا۔ شیرف کے ساتھی جن آڑوں کے پیچھے چھپے فائرنگ کر رہے تھے وہ عمران کے ساتھیوں کے لئے تو ضرور آڑ تھی لیکن عمران کے لئے نہیں۔ اس لئے عمران کی مشین گن سے نکلنے والی گولیوں نے انہیں چند ہی لمحوں میں چاٹ لیا۔ اور پھر عمارت میں خاموشی چھا گئی۔

"باہر آجاؤ" ——— عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ سب آہستہ آہستہ باہر آگئے۔ لیکن ابھی وہ اکٹھے ہی ہوئے تھے کہ عمارت کے باہر پولیس کی سیٹیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پولیس کاروں کے سائرن چیخنے لگے۔ شاید مرنے سے پہلے ان میں سے کسی نے اپنے ساتھیوں کو کاشن دے دیا تھا۔ یا پھر

مشین گن کی تڑتڑاہٹ سن کر کسی ہمسائے نے پولیس کو فون کر دیا تھا۔

"اوہ ——— یہ لوگ تو ہمیں پکڑ لیں گے۔ نکل چلو یہاں سے نکل چلو" ——— عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا عمارت کی پچھلی طرف بڑھا۔ مگر دوسرے لمحے وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیوں کہ عمارت کی پچھلی طرف بھی پولیس کی سیٹیوں کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں ——— اس سے صاف ظاہر تھا کہ پوری عمارت کو گھیرے میں لیا جا چکا تھا۔ ادھر یہ عمارت باقی عمارتوں سے ہٹ کر بنائی گئی تھی۔ اس لئے وہ چھت پر چڑھ کر بھی کسی بھی ملحقہ عمارت میں نہ جا سکتے تھے۔

"عمران صاحب ——— شاید اس عمارت میں کوئی خفیہ راستہ ہو" اچانک کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس کی تلاش کرو۔ میں اور صفدر آنے والی پولیس کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں" ——— عمران نے اور کوئی چارہ کار نہ دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ علیحدہ ہوتے اچانک عمارت کی دیواروں نے جیسے آدمی اگلنے شروع کر دیئے۔ باوردی سپاہی بڑی مہارت سے دیواروں پر چڑھ کر اندر کود رہے تھے ——— تنویر نے ان کی طرف مشین گن کا رخ کرنا چاہا لیکن عمران نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ چوں کہ وہ سامنے برآمدے میں کھڑے تھے۔ اس لئے ابھی تک آنے والے انہیں نہ دیکھ سکے تھے۔

"پچھلی طرف ویگن موجود ہے۔ کیوں نہ اس ویگن کے ذریعے نکل چلیں۔ عمارت کا پھاٹک ڈورلکڑی کا ہے۔ آسانی سے ٹوٹ جائے گا" ——— اچانک صفدر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا اور پھر وہ لوگ تیزی سے گیلری میں دوڑتے ہوئے پچھلے پورچ کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ اب انہیں سپاہیوں کے قدموں کی آوازیں بیرونی پورچ کی طرف بڑھتی سنائی دینے لگی تھیں ——— لیکن ان کے اندر آنے سے پہلے ہی وہ پچھلے پورچ میں موجود سٹیشن ویگن تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ پچھلے حصے کی طرف سے کوئی سپاہی اندر نہ آیا تھا۔ لیکن ان کی وہاں موجودگی کا انہیں علم تھا ——— بہرحال وہ چند ہی لمحوں میں ویگن میں سوار ہو گئے۔ اور پھر عمران نے ماسٹر کی کی مدد سے انجن سٹارٹ کر لیا۔ اور دوسرے لمحے ویگن ایک جھٹکا لے کر آگے بڑھی اور پھر پورچ میں گھوم کر آندھی اور طوفان کی طرح پچھلے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پلک جھپکنے میں ویگن پچھلے دروازے کے قریب پہنچی اور عمران نے ایکسیلیٹر پوری قوت سے دبا دیا ——— دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور لکڑی کے دروازے کے پرخچے اڑ گئے اور ویگن باہر سڑک پر آ گئی۔ عمران نے تیزی سے اُسے دائیں طرف گھمایا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اُسی لمحے اُسے اپنے پیچھے کاریں سٹارٹ ہوتی دکھائی دیں اور پھر پولیس گاڑیوں کے سائرن ہیبت ناک انداز میں چیختے ہوئے ان کے پیچھے دوڑ پڑے۔

شیرف نے اندر جانے کے بعد ٹونی سے ٹرانسمیٹر پر اپنے آدمیوں کو گھیرا تنگ کرنے کے لئے کہا۔ اور وہ خود بھی صدر دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ جو حالات شیرف نے اُسے بتائے تھے۔ اس لحاظ سے اُسے شیرف کا شک درست معلوم ہوتا تھا اور ٹونی کو یقین تھا کہ مجرم اتنی آسانی سے قابو میں نہیں آسکیں گے جتنی آسانی سے شیرف نے سمجھا ہے ——— اس لئے وہ پوری طرح سے ہوشیار تھا۔ اور پھر جیسے ہی ٹرانسمیٹر پر ریڈ کاشن ہوا۔ ٹونی نے اپنے آدمیوں کو ایکشن میں آنے کا حکم دیا اور وہ خود بھی تیزی سے دیوار پر چڑھ کر دوسری طرف کود گیا۔ اس کے ساتھ دس آدمی تھے۔ اور اندر داخل ہوتے ہی وہ مشین گنیں سنبھالے تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے مگر عمارت میں خاموشی طاری تھی۔

"باس ——— آپ کہاں ہیں" ——— ٹونی نے ایک ستون کی آڑ لیتے ہوئے زور سے چیخ کر کہا۔

میں یہاں اندر ہوں ——— تم اپنے ساتھیوں کو کہو کہ ساری بلڈنگ کی تلاشی لیں اور اس کے ساتھیوں کو زندہ یا مردہ گرفتار کر لیں"

اچانک قریبی کمرے سے شیرف کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور ٹونی نے اپنے ساتھیوں کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ اور اس کے ساتھی بڑی احتیاط سے قدم اٹھاتے ہوئے عمارت کے اندر داخل ہو گئے۔ ٹونی اسی طرح ستون کی آڑ میں چھپا ہوا تھا۔ اور ابھی اس کے ساتھی چند ہی قدم بڑھے ہوں گے کہ اچانک عمارت کے دروازے پر گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ اور اس کے دو آدمی پہلے ہی وار میں زمین پر گر کر تڑپنے لگے —— اس کے آدمیوں نے بھی آڑیں لے کر فائر کھول دیا۔ اور پھر دونوں اطراف سے مسلسل فائرنگ شروع ہو گئی۔

ٹونی نے فائرنگ کا انداز دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ مجرم پوری طرح ہوشیار ہیں اور اس کے ساتھی آسانی سے ان پر قابو نہ پا سکیں گے۔ اس لئے وہ تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ مین گیٹ کھول کر باہر نکل آیا —— اس نے سوچا تھا کہ ان مجرموں کی گرفتاری کے لئے پولیس کی بھاری تعداد کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ مین گیٹ سے نکل کر وہ بھاگتا ہوا سڑک کے دوسرے کنارے پر موجود فون بوتھ کی طرف بڑھتا چلا گیا —— عمارت میں سے ابھی تک فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس نے فون پر ایمرجنسی پولیس سنٹر کو ٹیلی فون کیا اور حالات بتا کر فوری طور پر چار پولیس جیپیں اور پچاس آدمی بھیجنے کے لئے کہا اور پھر خود بوتھ سے نکل کر بھاگتا ہوا واپس عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لیکن عمارت کے قریب پہنچتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ

اب عمارت میں سکوت طاری تھا۔ فائرنگ کی آوازیں بند ہو چکی تھیں۔ ٹونی تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھا اور اس نے آہستہ سے اندر جھانکا تو اسے ایشیائی آدمی وہاں چلتے پھرتے نظر آئے۔ اور وہ سمجھ گیا کہ اس کے ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔ اسی لمحے اسے دور سے پولیس کاروں کے سائرن سنائی دیئے جو تیزی سے عمارت کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے۔

اور چند لمحوں بعد ایک جیپ اس کے قریب آ کر رک گئی ——

"دو جیپیں پچھلی طرف بھیج دو اور سپاہی اندر کود جائیں۔ وہاں آٹھ دس مسلح مجرم ہیں انہیں زندہ یا مردہ ہر حالت میں گرفتار کرنا ہے" —— ٹونی نے چیخ کر کہا اور دو جیپیں تیزی سے سائیڈ روڈ سے ہوتی ہوئیں پچھلی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ اور پھر سپاہیوں نے تیزی سے چاروں طرف سے عمارت کی دیواریں پھلانگ کر اندر چھلانگیں لگانی شروع کر دیں —— ٹونی عمارت کے صدر دروازے کے راستے اندر داخل ہوا۔ اور پھر وہ سب بڑی احتیاط سے مختلف چیزوں کی آڑ لیتے ہوئے اصل عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ لیکن عمارت کے اندر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

ٹونی سب سے آگے تھا۔ لیکن پھر وہ عمارت کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اسے عمارت کی پشت پر کسی گاڑی کے انجن سٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب احتیاط بھول کر اچھل کر آگے بڑھا اور عمارت میں گھستا چلا گیا اور پھر اسے عمارت کی پچھلی طرف سے ایک خوفناک دھماکہ سنائی دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی پولیس

کاروں کے سائرن چیخ اٹھے۔ تو وہ سمجھ گیا کہ مجرم کسی گاڑی میں بیٹھ کر پچھلی طرف سے نکل گئے ہیں۔ چنانچہ اس نے چیخ کر سپاہیوں کو واپس چلنے کے لئے کہا اور خود بھی تیزی سے بھاگتا ہوا مین گیٹ سے نکلا اور وہاں موجود جیپ پہ اچھل کر سوار ہو گیا۔ اچانک جیپ میں موجود ٹرانسمیٹر پہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو — اسکواڈ نمبر ۱۴ — مجرم ایک سٹیشن ویگن میں بیٹھ کر تیسویں شاہراہ کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم ان کا پیچھا کر رہے ہیں"

"ٹونی اسسٹنٹ شیرف سپیکنگ — ان کو نظروں سے وجھل نہ ہونے دینا۔ ہم آ رہے ہیں۔ ٹرانسمیٹر آن رکھو اور اطلاعات دیتے رہو۔ سٹیشن ویگن کے ٹائروں پہ فائرنگ کر کے انہیں روکو" — نی نے چیخ کر کہا اور پھر اس کے اشارے پر ڈرائیور نے جیپ آگے ھادی — اور سائرن کھول دیا۔ دوسری جیپ بھی ان کے پیچھے چل دی۔ دونوں جیپیں خاصی تیز رفتاری سے تیسویں شاہراہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھیں۔

"وہ لوگ بے حد خطرناک رفتار سے جا رہے ہیں۔ اور وہ سائیڈ روڈ پر مڑ گئے ہیں پانگ روڈ پر" — ٹرانسمیٹر سے آواز ابھری۔

"ہم آ رہے ہیں پیچھا جاری رکھو" — ٹونی نے کہا اور اسی لمحے ڈرائیور نے گاڑی ایک سائیڈ روڈ پر موڑ دی۔ اب انہیں یقین ہو گیا تھا کہ وہ مجرموں کو روک لیں گے کیوں کہ پانگ روڈ کا چوک تھوڑی ہی دور تھا۔ جب کہ مجرموں کو لمبا راستہ طے کر کے وہاں پہنچنا تھا۔ اور پھر وہی ہوا چند لمحوں بعد ٹونی والی جیپ پانگ روڈ کے پہلے

موڑ پہ پہنچ گئی۔ اس سے پچھلی جیپ بھی وہاں پہنچ کر رک گئی اور ٹونی نے اسے سڑک کی دوسری طرف سڑک پر رکنے کا اشارہ کیا اور اس کے ڈرائیور نے بھی جیپ کو ترچھا کر کے سڑک پہ روک دیا۔ اب آنے والی کوئی بھی گاڑی سڑک کراس نہ کر سکتی تھی اور وہ سب جیپوں سے باہر نکل آئے اور انہوں نے آکر شین گنیں سنبھال لیں — تقریباً پانچ منٹ بعد دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دیئے۔ اور پھر ایک سٹیشن ویگن آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی ان کی جیپوں کی طرف آتی دکھائی دی۔ اس سے خاصے فاصلے پر پولیس جیپیں دوڑ رہی تھیں۔

"ہوشیار — اسٹیشن ویگن پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دو" — ٹونی نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور وہ سب مشین گنیں سنبھال کر چوکنے ہو گئے۔ سٹیشن ویگن پوری رفتار سے اڑی چلی آ رہی تھی۔ ابھی فاصلہ تقریباً سو گز کا تھا کہ اچانک سٹیشن ویگن سے کوئی چیز اڑتی ہوئی سڑک پر ان جیپوں کے قریب آ کر پڑی۔ اور پھر ایک خوفناک دھماکہ ہوا — اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف گہرا دھواں سا چھا گیا اور دوسرے لمحے ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا۔ یہ سٹیشن ویگن کا پوری رفتار سے ان دونوں جیپوں سے ٹکرانے کا تھا۔ اور دونوں جیپیں سٹیشن ویگن سے ٹکرا کر مخالف سمتوں میں الٹتی چلی گئیں۔ جب کہ سٹیشن ویگن اسی طرح دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی — دھواں اتنا گہرا تھا کہ انہیں سٹیشن ویگن نظر ہی نہ آئی اور پھر اس دھماکے کے فوراً بعد پولیس جیپوں کے بریکوں کا شور۔

سنائی دیا اور چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو انہوں نے دیکھا کہ سٹیشن
ویگن کے پیچھے آنے والی دونوں جیپیں ان کے سامنے رکی ہوئی تھیں۔
ان کی اپنی جیپیں سڑک کے اطراف میں الٹی پڑی تھیں۔ جب کہ
سٹیشن ویگن غائب ہو چکی تھی۔

"اوہ ——— یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ چلو ان کے پیچھے" ———
ٹونی نے اچھل کر پیچھے آنے والی ایک جیپ پر سوار ہوتے ہوئے کہا
اور ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ اور پچھلی جیپ بھی ان کے
پیچھے بڑھنے لگی ——— اور وہ تیز رفتاری سے آگے بڑھتے چلے گئے۔
ڈرائیور نے اب جیپ انتہائی رفتار سے چلانا شروع کر دی تھی۔ تا
کہ جلد از جلد سٹیشن ویگن تک پہنچ سکے۔

"ٹونی سپیکنگ جنرل کال فار پولیس اٹنڈ پلیز" اوور" ———
ٹونی نے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر جنرل کال دینی شروع کر دی۔
اور پھر جیسے ہی ٹرانسمیٹر پر سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ ٹونی
نے چیخنا شروع کر دیا کیونکہ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ اب
اس کی کال ہر پولیس آفیسر اٹنڈ کر رہا ہے۔ جو آن ڈیوٹی ہے۔

"اسسٹنٹ شیرف ٹونی سپیکنگ ——— خطرناک مجرموں
کا ایک گروپ نیلے رنگ کی سٹیشن ویگن پر سوار بھاگ رہا ہے۔
یہ انتہائی خطرناک مجرم ہیں۔ انہیں ہر قیمت پر روکا جائے۔ چاہے
پوری سٹیشن ویگن کو کیوں نہ اڑا دیا جائے۔ اور ہمیں اطلاع دی
جائے۔ اٹ از ایمرجنسی اوور ——— ٹونی نے چیخ کر کہا۔

"نمبر سکسٹی ون سپیکنگ ——— سٹیشن ویگن اسپاکن روڈ پر

ابھی ابھی میرے سامنے سے گزری ہے۔ اس کا رخ دریا کی طرف
ہے اوور" ——— ٹونی کے خاموش ہوتے ہی دوسری طرف
سے اطلاع ملی۔

اور ٹونی کے کہنے سے پہلے ڈرائیور نے اگلے چوک سے جیپ کا
رخ اسپاکن روڈ کی طرف موڑ دیا۔

"اٹنڈ پلیز نمبر الیون ون سپیکنگ ——— سٹیشن ویگن چوتھی
شاہراہ پر جا رہی ہے۔ میں موٹر سائیکل پر اس کا پیچھا کر رہا ہوں۔ اس
کا رخ بارہویں سڑک کی طرف ہے اوور" ——— چند لمحوں بعد ایک
اور اطلاع ملی۔

"اگلے چوک سے بائیں طرف مڑ جاؤ۔ اس طرح ہم سٹیشن ویگن
کو جلدی پکڑ لیں گے" ——— ٹونی نے اس اطلاع کے ملتے ہی
ڈرائیور سے کہا۔ اور ڈرائیور نے سر ہلا دیا۔

"آپ لوگ ہوشیار رہیں۔ جیسے ہی سٹیشن ویگن نظر آئے اس
پر بے تحاشا فائر کھول دیں" ——— ٹونی نے جیپ میں بیٹھے ہوئے
مسلح سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور انہوں نے سر ہلا دیئے۔
ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

اور پھر چند لمحوں بعد جیپ مڑ کر بارہویں سڑک کے اختتام پر
پہنچ گئی۔ اور ٹونی کے اشارے پر ڈرائیور نے جیپ ایک سائیڈ پر
روک دی۔

پچھلی جیپ بھی رک گئی اور پھر ٹونی باہر آ گیا۔ جیپوں میں سوار
آٹھ مسلح سپاہی بھی باہر آ گئے۔ اور پھر ٹونی کے اشارے پر چا۔

مشین گن بردار دوڑتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے۔ اور چند لمحوں بعد انہوں نے دونوں اطراف سے پوزیشنیں سنبھال لیں۔ ان کی مشین گنیں سٹیشن ویگن پر آگ برسانے کے لئے تیار تھیں۔ اور پھر دور سے انہیں سٹیشن ویگن آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی اپنی طرف آتی دکھائی دی۔ اور ان کی انگلیاں ٹریگروں پر تڑپنے لگیں۔ انہیں یقین تھا کہ اس بار سٹیشن ویگن ان کی فائرنگ کی زد سے بچ کر نہیں نکل سکتی۔

سٹیشن ویگن انتہائی رفتار سے سیدھی دوڑی چلی آ رہی تھی۔ اور چند لمحوں بعد وہ ان کے سامنے پہنچ گئی۔ دوسرے لمحے دونوں اطراف سے مشین گنوں نے آگ اگلنی شروع کر دی۔ اور سٹیشن ویگن کے دو ٹائر پھٹنے کے دھماکے سنائی دیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی سٹیشن ویگن تیزی سے بائیں طرف اچھلی اور پھر وہ قلابازیاں کھاتی ہوئی سڑک کے بائیں طرف الٹتی چلی گئی۔ اور ایک عمارت کی دیوار سے زوردار دھماکے سے ٹکرا کر رک گئی۔ یہ ٹکراؤ اتنا زوردار تھا کہ سٹیشن ویگن کے پرزے ہوا میں اڑتے چلے گئے۔ اور ٹونی اور سپاہی مشین گنیں سنبھالے بے تحاشا سٹیشن ویگن کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ ان کے چہروں پر کامیابی کے تاثرات واضح طور پر موجود تھے۔ آخر کار انہوں نے ان خطرناک مجرموں کو مار گرایا تھا اور یہ واقعی بہت بڑی کامیابی تھی۔

سٹیشن ویگن آندھی اور طوفان کی طرح اڑی چلی جا رہی تھی۔ پولیس جیپیں بھی خوفناک آوازیں سائرن بجاتی ہوئیں ان کے تعاقب میں تھیں۔ عمران چاہتا تو رفتار آہستہ کر کے پولیس جیپوں پر فائرنگ کھول سکتا تھا۔ لیکن اس نے فی الحال یہ رسک لینا ضروری نہ سمجھا کیونکہ ہو سکتا تھا کہ پولیس جیپوں میں سوار افراد کے پاس بھی مشین گنیں ہوں تو وہ بھی سٹیشن ویگن پر فائرنگ کر سکتے تھے۔

"دیکھو اس ویگن میں کوئی بم وغیرہ مل جائے" ـــــ عمران نے اچانک ایک سڑک کی طرف سٹیشن ویگن کا رخ موڑتے ہوئے کہا۔ اور ویگن میں سوار تمام افراد نے مل کر ویگن کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اور پھر تنویر کو اپنی سیٹ کے نیچے ایک ڈبہ مل گیا جس میں دھواں پیدا کرنے والا ایک بم اور اس کی گن موجود تھی۔

"ٹھیک ہے ـــــ بم گن میں لوڈ کر لو۔ اور یہاں میرے پاس آ بیٹھو" ـــــ عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر گن لے کر سیٹیں کراس کرتا ہوا اگلی فرنٹ سیٹ پر آ گیا۔ جو خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے اس دوران مین روڈ چھوڑ کر سٹیشن ویگن سائیڈ روڈ پر موڑ دی تھی۔

وہ بس اندازے سے سٹیشن ویگن اڑائے چلا جا رہا تھا۔ کیوں کہ اسے یہاں کی سڑکوں کے بارے میں تو کوئی علم نہیں تھا۔

اور پھر اُسے دُور سے سڑک پر دو پولیس جیپیں ترچھی کھڑی نظر آگئیں۔ ان جیپوں نے سڑک بلاک کر رکھی تھی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے تمام پولیس جیپوں کو اطلاع مل رہی ہے۔ اور انہیں روکنے کے لئے یہ حربہ اختیار کیا گیا ہے۔

"تنویر ۔۔۔ گن باہر نکال کر ان جیپوں کی طرف کر دو جب میں کہوں فائر کر دینا" ۔۔۔ عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا اور تنویر نے گن کا سرا باہر نکال لیا۔ باقی ممبر بھی الرٹ ہو گئے۔ کیوں کہ روڈ بلاک انہیں بھی نظر آ رہی تھی۔

"فائر" ۔۔۔ اچانک عمران نے چیخ کر کہا۔ اور تنویر نے ایک لمحہ دیر کئے بغیر ٹریگر دبا دیا۔ اور عمران نے ایکسیلیٹر پر پورا دباؤ ڈال دیا۔ دھواں پھیلانے والا بم گن سے نکل کر جیپوں کے قریب جا گرا۔ اور دوسرے لمحے چاروں طرف پلک جھپکنے میں گہرا دھواں چھا گیا ۔۔۔

اور اُسی لمحے سٹیشن ویگن پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی ان جیپوں کے درمیان جا ٹکرائی۔ ویگن کو زبردست جھٹکا لگا لیکن سٹیرنگ عمران کے ہاتھ میں تھا۔ اس لئے ظاہر ہے ویگن کا رخ کیسے بدل سکتا تھا۔ ویگن کے ٹکرانے سے دونوں جیپیں مخالف سمتوں میں الٹتی چلی گئیں۔ اور ویگن خاصی تیز رفتاری سے آگے دوڑتی چلی گئی ۔۔۔ اور پھر اگلے موڑ پر عمران نے ویگن کا رخ موڑ دیا۔ اب پیچھے سڑک بالکل صاف تھی۔ اور ان سب نے اطمینان کا سانس لیا۔ سٹیشن ویگن انتہائی

رفتار سے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب" ۔۔۔ اچانک صفدر نے پوچھا۔

"کوئی سینما ہال نظر آئے تو بتا دینا۔ کوئی فلم وغیرہ دیکھیں گے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فلم ۔۔۔ اور اس وقت ۔۔۔ صبح کے وقت کہاں فلم چلتی ہے" ۔۔۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کہیں چائے وائے پی لیتے ہیں۔ اور کیا پروگرام بنائیں اب جولیا بھی ساتھ نہیں ہے۔ نہیں تو تنویر سے ولیمہ ہی کھاتے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور تنویر کے علاوہ باقی سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

ادھر جیسے ہی سٹیشن ویگن ایک سڑک پر مڑی ایک موٹر سائیکل اس کے پیچھے لگ گئی۔ موٹر سائیکل پر ایک باوردی سپاہی سوار تھا۔

"اسے جھٹکو ۔۔۔ ورنہ یہ ہم سے بھی آگے نکل جائے گا" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کیوں کہ موٹر سائیکل کا طاقت ور انجن بتا رہا تھا کہ موٹر سائیکل سوار جلد ہی ویگن کے قریب پہنچ جائے گا ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال کھڑکی سے باہر کی اور چند لمحے بعد اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا۔ اور موٹر سائیکل سوار قلابازیاں کھاتا ہوا سڑک کے کنارے لڑھکتا چلا گیا۔

عمران نے ایک اور موڑ کاٹا۔ اور پھر اس نے یک دم ایکسیلیٹر سے پیر ہٹا لیا اور سٹیشن ویگن کی رفتار جھٹکا کھا کر آہستہ ہونے لگ گئی۔ چند لمحوں بعد ہی عمران نے سٹیشن ویگن سڑک کے درمیان روک دی۔ دوسرے لمحے اس نے پھرتی سے اپنی بیلٹ کھولی اور اُسے سٹیرنگ میں ڈال کر اس نے دونوں اطراف میں باندھ دیا۔ اب سٹیرنگ ' دھر اُدھر گھوم نہ سکتا تھا۔

"سب لوگ اتر کر جھاڑیوں میں چھپ جائیں جلدی" ـــــ عمران نے ان سب سے مخاطب ہو کر کہا اور ویگن کا سائیڈ دروازہ کھول کر وہ سب تیزی سے نیچے اترتے چلے گئے۔ عمران بھی نیچے اترا۔ اور اس نے سڑک کے کنارے پڑا ہوا ایک بڑا سا پتھر اٹھایا اور دوبارہ ویگن میں سوار ہو گیا ـــــ اس کے ساتھ ہی اس نے ویگن سٹارٹ کی۔ اور پھر جب ویگن نے خاصی رفتار پکڑ لی۔ تو عمران نے ایکسیلیٹر سے پیر ہٹا کر وہ بڑا سا پتھر ایکسیلیٹر پر رکھ دیا۔ پتھر اتنا وزنی تھا کہ گاڑی کی رفتار یک دم بڑھ گئی ـــــ سٹیرنگ بندھا ہونے کی وجہ سے ویگن بالکل سیدھی جا رہی تھی۔ اور پھر عمران نے دروازہ کھول کر اپنے جسم کو تولا اور دوسرے لمحے اس نے ہوا میں چھلانگ لگا دی۔ اتنی تیز رفتار گاڑی سے نیچے کودنا بظاہر تو ایک حماقت ہی تھی۔ لیکن عمران کے لئے یہ بچوں کا کھیل تھا ـــــ باہر کودتے ہی اس نے اپنے جسم کو مخصوص انداز میں سکیڑا۔ اور پھر سڑک پر گرنے سے پہلے ہی اس نے دو قلابازیاں کھائیں۔ دوسرے لمحے اس کے پیر زمین سے ٹکرائے اور ایک اور قلابازی کھا کر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا ـــ

ان قلابازیوں کی مدد سے وہ گرنے سے بچ گیا تھا۔ اس کے ساتھی کافی پیچھے رہ گئے تھے۔ اس لئے عمران نے رکتے ہی واپس اپنے ساتھیوں کی طرف دوڑ لگا دی ـــــ سٹیشن ویگن پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی سیدھی اڑی چلی جا رہی تھی۔ اور چند ہی لمحوں میں وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

"آؤ ـــ ادھر ایک فارم ہے وہاں چلتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور پھر وہ سب اس فارم کی طرف دوڑ پڑے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے انہیں دور سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے بعد ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور عمران کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ آگے چیکنگ کی گئی تھی ـــــ

تھوڑی دیر بعد وہ اس دیہی فارم کی عمارت کے قریب پہنچ گئے۔ اور پھر انہیں جالی دار پھاٹک سے ہی ایک لینڈ اور جیپ پورچ میں کھڑی نظر آ گئی۔ فارم میں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران ـــ تیزی سے پھاٹک پر چڑھا اور اندر کود کر اس نے پھاٹک کھول دیا ـــ اور پھر ان سب کو اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر وہ تیزی سے اس جیپ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"اس کو دھکیل کر باہر لے چلو۔ ورنہ اس کے انجن کی آواز سے مکین جاگ اٹھیں گے" ـــــ عمران نے دبے لہجے میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ان سب نے مل کر اُسے دھکیلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جیپ کو فارم سے کافی فاصلے پر لے آئے۔ اور پھر عمران کے اشارے پر وہ سب جیپ میں سوار ہو گئے۔ جیپ کا

پچھلا حصہ کینوس سے بند تھا۔ اس لئے سوائے ڈرائیور اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کے اور کوئی نظر نہ آتا تھا۔ عمران نے ماسٹر کی کی مدد سے چند ہی لمحوں میں جیپ سٹارٹ کر دی۔ اور دوسرے لمحے جیپ انہیں لیئے ہوئے تیزی سے سڑک پر دوڑتی چلی گئی ——— عمران نے اس کا رخ سٹیشن ویگن کی مخالف سمت میں رکھا تھا۔ اس کے ذہن میں فلپ کے وہ الفاظ گونج رہے تھے جب فلیٹ میں اس نے بتایا تھا۔ کہ لیبارٹری کا راستہ مشار دریا کے دوسرے پل کے پاس ایک بہت بڑے سیڈ فارم سے جاتا ہے اور آتے ہوئے اس نے دریا کا ٹریفک نشان سڑک پر دیکھا تھا اس لئے اس نے جیپ کا رخ ادھر کر دیا ——— اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جلد از جلد اس سیڈ فارم میں پہنچ کر وہ لیبارٹری میں گھس جائے گا۔ اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ کیوں کہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس شہر میں وہ کسی بھی حالت میں چھپ کر نہیں رہ سکتے۔ یہاں کے باشندے پولیس سے مکمل تعاون کرتے ہیں ——— اور تھوڑی دیر بعد وہ بورڈ اسے دوبارہ نظر آیا اور عمران نے جیپ اس راستے کی طرف موڑ دی تھوڑی دور آگے جانے کے بعد اسے سیڈ فارم کا بورڈ بھی نظر آ گیا۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لے کر جیپ کا رخ اس طرف موڑ دیا۔ گو یہ ایک اندھا اقدام تھا۔ لیکن اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی تو نہ تھا۔

ٹولی شیرف کے دفتر میں سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔ قانون کے مطابق شیرف کے مرنے کے بعد وہ خود بخود شیرف بن چکا تھا۔ لیکن اب اسے فکر یہ تھی کہ وہ نمبر ون یا لیڈی ایگل کو ان مجرموں کے بارے میں کیا جواب دے گا۔ اس نے پوری پولیس فورس کو شہر میں پھیلا رکھا تھا ——— کہ کہیں بھی ان مجرموں کے بارے کوئی کلیو ملے تو وہ بھوکے عقاب کی طرح ان پر جھپٹ پڑے۔ اس نے ابھی تک ان تمام واقعات کا ذکر آگے نہیں کیا تھا۔ کیوں کہ وہ ان مجرموں کی لاشوں کو سامنے رکھ کر ہی لیڈی ایگل سے بات کرنا چاہتا تھا۔ لیکن مجرم تھے کہ بس اچانک ہی غائب ہو گئے تھے ——— یوں لگتا تھا جیسے انہیں زمین کھا گئی ہو یا آسمان پر اڑ گئے ہوں۔ کیوں کہ اگر وہ شہر میں کسی جگہ بھی پناہ لیتے تو اب تک اطلاع مل چکی ہوتی۔ ڈینز ویلا شہر کا ہر آدمی حکومت کا مخصوص آدمی تھا اور یہ شہر ایک خاص منصوبے کے تحت بسایا گیا تھا۔ اس لئے یہاں کسی مشکوک آدمی کا ایک لمحے کے لئے بھی چھپنا محال تھا۔ لیکن یہ آٹھ مجرم بیک وقت غائب ہو گئے تھے۔

ٹونی کے ذہن میں حیب بھی وہ سچویشن آئی کہ جب انہوں نے سٹیشن ویگن کو مار گرایا اور وہ خوشی سے نعرے لگاتے اس کی طرف دوڑ پڑے تھے۔ لیکن قریب جا کر جب انہوں نے سٹیشن ویگن کو خالی پایا تو ایک لمحے کے لئے وہ سب حیرت سے بت بنے رہ گئے۔ کیونکہ سٹیشن ویگن کو پوری رفتار سے دوڑ کر آتے ہوئے انہوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور بغیر ڈرائیور کے کسی گاڑی کا چلنا ناممکن ہی تھا ——— لیکن جب مزید تحقیقات پر پتہ چلا کہ مجرموں نے اپنی چالاکی سے انہیں زبردست ڈاج دیا ہے تو ٹونی ان کی عقل مندی پر عش عش کر اٹھا۔ مجرموں نے سٹیرنگ کو بیلٹ سے باندھ دیا تھا۔ اور ایکسیلیٹر پر ایک بڑا سا پتھر رکھ دیا تھا۔ ظاہر ہے وہ خود چلتی ویگن سے اتر گئے ہوں گے ——— اس طرح سٹیشن ویگن سڑک پر سیدھی دوڑتی ہوئی آئی۔ اور ان کی فائرنگ سے ٹائر پھٹنے کی بنا پر الٹ گئی۔ لیکن مجرم صحیح سلامت بچ نکلے۔ اور نہ صرف بچ نکلے بلکہ انہیں چھپنے کا موقع بھی مل گیا۔ اس کے بعد ٹونی دفتر آ گیا اور اس نے مجرموں کو پورے شہر میں تلاش کرنے کا حکم دے دیا ——— اور دفتر آ کر ہی اُسے اطلاع ملی کہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں شیرف کیپٹن بوجارڈ بھی مارا گیا ہے اور جسٹن اور اس کے تمام ساتھیوں کی لاشیں بھی وہاں موجود ہیں۔ اور اب وہ مجرموں کے کلیو کے انتظار میں بڑی بے چینی سے ایک ایک لمحہ گزر رہا تھا۔ ٹرانسمیٹر اس کے سامنے میز پر پڑا ہوا تھا۔ اور مسلح سپاہیوں سے بھری ہوئی جیپ باہر موجود تھی۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز گونجی اور ٹونی چونک پڑا۔ اس کے

چہرے پر بشاشت کے آثار دوڑ گئے۔

"یس ٹونی سپیکنگ اوور" ——— ٹونی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"باس ——— میں ھقری ڈن بول رہا ہوں۔ جس سڑک پر سے آتی ہوئی ہم نے خالی ویگن مار گرائی تھی۔ اس سڑک پر ایک دیہی فارم ہے۔ جہاں سے ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ ان کی لینڈ اور جیپ جس پر فارم کا نشان بھی موجود ہے۔ چوری ہو گئی ہے اوور" ھقری ڈن نے کہا۔

"جیپ چوری ہو گئی ہے۔ اور وہ بھی دیہی ویلا میں ——— یہ کیسے ہو سکتا ہے اوور" ——— ٹونی نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ کیوں کہ اس بات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ اس شہر میں جہاں ہر آدمی حکومت کا خاص آدمی ہو چوری بھی ہو سکتی ہے۔ پولیس تو یہاں صرف بیرونی مجرموں کی دیکھ بھال کے لئے رکھی گئی تھی۔

"ہاں باس ——— پھاٹک کھول کر جیپ کو باہر لے جایا گیا ہے کیوں کہ جیپ کا انجن اگر فارم میں ہی سٹارٹ ہوتا تو پورچ کے نزدیکی کمرے میں سوئے ہوئے چوکیدار کو علم ہو جاتا۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیپ لے جانے والے ایک سے زیادہ آدمی تھے۔ اس سے مجھے شک پڑتا ہے کہ یہ انہی مجرموں کی کارگزاری نہ ہو جنہیں ہم تلاش کر رہے ہیں اوور" ——— ھقری ڈن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی ——— یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا۔ تم ایسا کرو تمام پولیس

کو اس جیپ کے نمبر دے کر الرٹ کر دو۔ جہاں بھی یہ جیپ نظر آئے اس
کی فوری اطلاع مجھے دو اور اس کی مکمل نگرانی کی جائے اوور“ ۔۔۔۔۔۔
ٹونی نے چہکتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔
”اوکے باس اوور“ ۔۔۔۔ تھریٹ ون نے کہا۔
”اوور اینڈ آل“ ۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ
ہی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ مگر دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر
سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز ابھری اور ساتھ ہی کونے میں موجود ایک
چھوٹا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور ٹونی اس بلب کو دیکھ کر بُری طرح
چونک پڑا۔ اس بلب کے جلنے بجھنے کا مطلب یہ تھا کہ اس بار کال
لیبارٹری میں سے کی جا رہی ہے۔ اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی ہاتھ آگے
بڑھایا اور بٹن آن کر دیا۔
”ہیلو ہیلو ۔۔۔ لیڈی انگلز کالنگ شیرف اوور“ ۔۔۔۔
بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر سے لیڈی انگلز کی آواز گونج اٹھی۔
”یس ۔۔۔ ٹونی اسسٹنٹ شیرف سپیکنگ اوور“ ۔۔۔۔
ٹونی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اسسٹنٹ شیرف ٹونی ۔۔۔ مگر شیرف کیپٹن بوجوارڈ کہاں
ہے اوور“ ۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔
”شیرف کیپٹن بوجوارڈ قتل کر دیا گیا ہے میڈم اوور“ ۔۔۔۔
ٹونی نے دبے دبے لہجے میں جواب دیا۔
”قتل کر دیا گیا ہے۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے قتل کیا ہے اور کیوں
قتل کیا ہے۔ ادھر میرا ساتھی جسٹن بھی کال کا جواب نہیں دے رہا

آخر یہ کیا ہو رہا ہے اوور“ ۔۔۔۔ لیڈی انگلز کے لہجے میں بے پناہ
سختی تھی۔
”میڈم ۔۔۔ مجھے زیادہ تفصیلات کا تو علم نہیں۔ اب سے دو
گھنٹے قبل شیرف نے مجھے کال کیا اور کہا کہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کی
عمارت کے گرد مسلح پولیس کا گھیرا ڈال دیا جائے اور وہ خود وہاں
پہنچ رہا ہے۔ چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دس مسلح سپاہیوں
کی مدد سے عمارت کو گھیر لیا ۔۔۔۔ پھر شیرف وہاں آئے تو وہ پوری
طرح مسلح تھے۔ انہوں نے سب مشین گن بھی کاندھے پر لٹکا رکھی تھی۔
انہوں نے مجھے کہا کہ وہ عمارت کے اندر جا رہے ہیں اگر خطرہ ہوا تو
وہ ریڈ کاشن دیں گے اور ہم نے عمارت کے اندر داخل ہو کر ہر آدمی
کو گرفتار کر لینا ہے ۔۔۔ جب میں نے اس بات پر اصرار کیا کہ مجھے
تفصیلات بتائی جائیں تاکہ مجھے ایکشن لیتے ہوئے معلوم ہو کہ میں نے
کیا کرنا ہے۔ تو شیرف نے مجبور ہو کر مجھے یہ بتایا کہ آٹھ افراد کا ایک
مشکوک گروپ شہر میں داخل ہوا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی نے
خفیہ طور پر عمارت میں گھس کر آپ کے ساتھی جسٹن اور آپ کے
درمیان ہونے والی گفتگو سن لی ہے ۔۔۔ اور پھر وہ وہاں سے نکل
کر کلیرنگ کمپنی کے ٹریفک منیجر فلپ انگلز کے فلیٹ پر پہنچا۔ چنانچہ
جیسے ہی اس بات کی اطلاع شیرف کو ملی اس نے مسٹر جسٹن کو اطلاع
دی۔ جس پر جسٹن نے ہدایات دیں کہ شیرف اس آدمی کے بقایا
ساتھیوں کو ہوٹل سے گرفتار کر کے پولیس دفتر میں پہنچے اور جسٹن اپنے
ساتھیوں کے ہمراہ اس آدمی کو پکڑنے کے لئے فلپ کے فلیٹ میں

گئے۔ وہاں جاکر پتہ چلا کہ فلپ نے اس آدمی کو مار ڈالا ہے۔ چنانچہ مسٹر جسٹن اپنے ساتھیوں سمیت اس آدمی کی لاش اور فلپ کو لے کر شیرف کے دفتر آ گئے۔ جہاں فلپ جسٹن کو ملحقہ کمرے میں لے گیا۔ دونوں پندرہ منٹ تک وہیں رہے ـــــ اس کے بعد جب جسٹن باہر آیا تو وہ فلپ کی لاش گھسیٹتا ہوا باہر آیا اور اس نے شیرف کو بتایا کہ فلپ نے اُس پہ جان لیوا حملہ کر دیا تھا۔ اور پھر جسٹن اپنے ساتھیوں مجرموں اور فلپ اور پہلے مجرم کی لاشیں اٹھوا کر سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں آ گیا ـــــ اس نے شیرف کو بتایا کہ حالات بدل گئے ہیں وہ لیڈی ایگزسے بات کر کے فیصلہ کرے گا۔ بعد ازاں شیرف کو اس کمرے سے میک اپ کی شیشی ملی جس سے اُسے شک ہوا کہ معاملات مشکوک ہیں۔ اور وہ اس نتیجہ پہ پہنچا کہ دراصل فلپ نے مجرم کو نہیں مارا بلکہ اس مجرم نے فلپ کو ہلاک کر دیا ہے ـــــ اور خود فلپ کا میک اپ کر کے فلپ پہ اپنا میک اپ کر دیا ہے اور پولیس دفتر کے ملحقہ کمرے میں بھی یہی چال چلی گئی ہے وہاں بھی فلپ ہلاک نہیں ہوا۔ بلکہ اسی مجرم نے جسٹن کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور خود جسٹن کا روپ دھار لیا ہے ـــــ اور پھر وہ جسٹن کے ساتھیوں اور اپنے ساتھیوں کو لے کر سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کی عمارت میں آ گیا ہے۔ بس یہی شک مٹانے کے لئے شیرف اس عمارت میں جانا چاہتا تھا اوور" ـــــ ٹونی تفصیل بتاتے بتاتے تھک گیا تھا اس لئے وہ سانس لینے کے لئے رک گیا۔

"کیا یہ تمام تفصیلات شیرف نے تمہیں اسی طرح بتائی تھیں اوور"

لیڈی ایگزنے سرد لہجے میں پوچھا۔

"نہیں میڈم ـــــ انہوں نے مختصر طور پہ اشارے بتائے تھے۔ میں نے موجودہ حالات اور ان اشاروں کی مدد سے یہ تفصیلی خاکہ اپنے ذہن میں بنایا ہے۔ اور آپ کو بتا دیا ہے اوور" ـــــ ٹونی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا وہ آدمی جادوگر تھا یا کوئی جن تھا کہ وہ اتنی تیزی سے بہروپ بدل لیتا ہے اور کوئی اسے پہچان بھی نہیں سکتا۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اوور" ـــــ لیڈی ایگزنے کہا۔

"بظاہر تو یہ ناممکن نظر آتا ہے میڈم ـــــ بہرحال موجودہ حالات بتاتے ہیں کہ شیرف کا شک درست تھا اور واقعی ایسا ہوا ہے۔ اوور" ـــــ ٹونی نے جواب دیا۔

"حیرت ہے ـــــ بہرحال بتاؤ اس کے بعد کیا ہوا اوور" ـــــ لیڈی ایگزنے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میڈم ـــــ شیرف سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کی عمارت میں داخل ہو گیا اور میں اپنے ساتھیوں سمیت باہر کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد شیرف کی طرف سے خطرے کا سگنل ملا تو ہم اندر داخل ہو گئے۔ اور پھر وہاں ہمارا مقابلہ ہوا۔ میں نے جب دیکھا کہ وہ آدمی ان لوگوں پہ قابو نہ پا سکیں گے تو میں باہر آ گیا اور میں نے مزید پولیس فورس طلب کر لی ـــــ مزید پولیس فورس پہنچی۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو مجرم عمارت کے پیچھے کھڑی ہوئی سٹیشن ویگن پہ سوار ہو کر عمارت سے نکل گئے۔ ہم نے انہیں گھیرا لیکن انہوں نے ایک عجیب حرکت کی

انہوں نے سٹیرنگ باندھ دیا اور ایکسیلیٹر پر پتھر رکھ کر ویگن چلا دی اور خود نیچے اتر گئے۔ ہم نے ویگن کو ٹریپ کر کے تباہ کر دیا بعد میں معلوم ہوا کہ ویگن خالی تھی۔ اس دوران عمارت سے شیرٹ۔ دس سپاہیوں اور جسٹن کے ساتھیوں کی لاشیں مل گئیں جن میں فلپ کی لاش اور اس آدمی کی لاش بھی شامل تھی —— جس کا میں نے مشین سے چیک اپ کرایا۔ تو پتہ چلا کہ فلپ کی لاش پر اس ایشیائی آدمی کا میک اپ کیا گیا ہے اور فلپ کی لاش دراصل جسٹن کی لاش ہے اوور" —— ٹونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— ویری بیڈ —— میرا پورا گروپ ہی ختم کر دیا گیا۔ یہ لوگ تو انتہائی خطرناک ہیں۔ اب وہ کہاں ہیں انہوں نے ویٹر ویلا میں کہاں پناہ لی ہے۔ آٹھ آدمی تو پولیس کی نظروں سے نہیں بچ سکتے اوور" —— لیڈی ایگلز نے کہا۔

"میڈم —— ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ ان مجرموں نے ایک دیہی فارم سے ایک لینڈاور جیپ چوری کی ہے اور وہ اس میں سوار ہیں۔ میں نے تمام پولیس کو الرٹ کر دیا ہے جیسے ہی اس جیپ کا پتہ چلا میں ان پر ٹوٹ پڑوں گا اور ان کی لاشیں آپ کو پیش کر دوں گا اوور" —— ٹونی نے جواب دیا۔

"لیکن وہ جیپ میں سوار ہو کر جا کہاں سکتے ہیں۔ فوراً ویٹر ویلا کے ہر آدمی کو الرٹ کر دو میں تمہیں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ دے سکتی ہوں۔ ایک گھنٹہ بعد میں کال کروں گی۔ اس وقت تک ان لوگوں کو قتل ہو جانا چاہیے۔ اوور" —— لیڈی ایگلز نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"بہتر اوام —— آپ بے فکر رہیں صرف جیپ ٹریس ہونے کی دیر ہے پھر وہ ہمارے ہاتھ سے بچ کر نہیں نکل سکتے اوور" —— ٹونی نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

اور ابھی اسے بٹن آف کئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی بج اٹھی۔

"یس ٹونی سپیکنگ اوور" —— ٹونی نے بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"باس —— تھرٹی ون سپیکنگ —— جیپ کا پتہ لگ گیا ہے وہ شار دریا کے دوسرے پل کے قریب نیشنل سیڈ فارم سے تھوڑی دور کھیتوں میں کھڑی ہے اور خالی ہے۔ اوور" —— تھرٹی ون نے جواب دیا۔

"اوہ —— اس کا مطلب ہے کہ مجرم اس سیڈ فارم میں ہوں گے۔ وہاں چیک کیا ہے اوور" —— ٹونی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں جناب —— میں نے وہاں کے منیجر سے بات کی ہے وہاں یہ لوگ داخل نہیں ہوئے۔ وہاں حفاظت کا زبردست انتظام ہے۔ اور ہر آدمی کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ وہاں سے لیبارٹری کا راستہ جاتا ہے اس لئے وہاں

خصوصی انتظامات ہیں۔ یہ لوگ سیڈ فارم میں داخل نہیں ہوئے۔ وہاں سے تسلی کرنے کے بعد میں نے پولیس فورس کو ارد گرد کا علاقہ چیک کرنے پر لگا دیا ہے۔ مجرم یقیناً دریا کے کنارے پر موجود جھاڑیوں میں چھپے ہوئے ہوں گے اوور"۔۔۔۔۔ تھرڈی ڈن نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔۔۔ میں خود وہاں آ رہا ہوں۔ میں اپنی نگرانی میں چیک کراؤں گا۔ اوور"۔۔۔۔۔ ٹونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔۔۔۔۔ آپ آجائیں اوور"۔۔۔۔۔ تھرڈی ڈان نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔ ٹونی نے کہا اور پھر بٹن آف کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور بھاگتا ہوا باہر کھڑی جیپ کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جیپ اُسے لئے ہوئے آندھی اور طوفان کی طرح دریا کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

سیڈ فارم کی عمارت نظر آتے ہی عمران نے جیپ کا رخ بدلا۔ اور اُسے کھیتوں میں اتار کر ایک درختوں کے جھنڈ میں روک دیا۔ سیڈ فارم کی عمارت خاصی وسیع و عریض تھی۔ اس کی دیوار اونچی تھی۔ اور اس کے اوپر بجلی کی ننگی تاریں اس طرح نصب کی گئی تھیں کہ کوئی شخص اندر داخل نہ ہو سکے۔۔۔۔۔ سیڈ فارم کے مین گیٹ پر دس مسلح سپاہی باقاعدہ پہرہ دیتے نظر آ رہے تھے۔ عمارت کی ساخت سے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ سیڈ فارم کی بجائے کوئی جنگی قلعہ ہو۔ عمران سمجھتا تھا کہ سیڈ فارم تو دراصل ایک آڑ بنائی گئی ہے۔ اصل میں یہ تمام انتظامات لیبارٹری کے راستے کو محفوظ بنانے کے لئے کئے گئے ہیں۔۔۔۔۔ اب عمران سوچ رہا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت کس طرح اس سیڈ فارم میں داخل ہو۔ جسٹن کے میک اپ کا سہارا لینا بھی اب فضول تھا کیونکہ عمارت سے فرار کے بعد ظاہر ہے سب کو پتہ لگ گیا ہو گا کہ وہ اصل جسٹن نہیں ہو سکتا۔ وہ چند لمحے وہاں کھڑا سوچتا رہا اُسی لمحے اس کی نظریں قریب ہی بہتی ہوئی پانی کی نالی پر پڑیں یہ بڑی سی نالی شاید کھیتوں کو پانی دینے کے لئے

بنائی گئی تھی۔ عمران پانی کی طرف لپکا اور پھر اس نے جھک کر باقاعدہ منہ دھونا شروع کر دیا۔ اس کا مقصد جسٹن کے میک اپ سے چھٹکارا پانا تھا۔ سپیشل میک اپ کی یہی خصوصیت تھی کہ کسی بھی کیمیکل سے وہ صاف نہ ہوتا تھا سوائے سادہ پانی کے اور سادہ پانی استعمال کرنے کا کسی کو خیال تک نہ آسکتا تھا اسی لئے یہ میک اپ انسانی نفسیات کو سامنے رکھ کر تیار کیا گیا تھا ——— پانی سے منہ دھونے پر اور پھر رومال سے اچھی طرح چہرہ رگڑنے کے بعد عمران اپنی اصل شکل میں آگیا۔ اور پھر اس نے صفدر کو بھی میک اپ صاف کرنے کے لئے کہا اور خود وہ بغور عمارت کا جائزہ لیتا رہا۔ اندر جانے کی کوئی ترکیب سمجھ میں نہ آرہی تھی اور اندر جائے بغیر چارہ بھی نہ تھا ——— کیوں کہ اُسے معلوم تھا کہ جیپ کی گمشدگی کا جلد ہی پتہ چل جائے گا اور پھر پولیس بھوکے کتوں کی طرح پورے شہر میں جیپ کی تلاش کے لئے نکل کھڑی ہوگی اور ظاہر ہے جیپ کا یہاں ملنے سے وہ یہی نتیجہ نکالیں گے کہ وہ لوگ سیڈ فارم میں گھسے ہیں۔ اور اس طرح وہ سیڈ فارم میں چھاپہ ماریں گے۔ وہ کوئی ایسی ترکیب سوچ رہا تھا جس سے وہ سب ساتھیوں سمیت سیڈ فارم میں بھی داخل ہو جائے لیکن کسی کو پتہ بھی نہ چلے ——— اور ایسی کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی اس لئے وہ خاموش کھڑا تھا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ دروازے پر کھڑے ہوئے سپاہیوں کو اغوا کر کے خود ان کی جگہ سنبھال لے۔ لیکن دوسرے لمحے اُسے یہ خیال ترک کرنا پڑا۔ کیوں کہ میک اپ کا سامان ان کے پاس نہ تھا۔

عمران کے پاس جو کچھ تھا وہ اب ختم ہو چکا تھا۔

"اب کیا یہاں کھڑے کھڑے دن گزار دینا ہے" ——— تنویر نے عمران کو اطمینان سے کھڑے دیکھ کر پوچھا۔

اور تنویر کی بات سنتے ہی عمران کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور اُسے ترکیب سمجھ میں آگئی۔ گو اس میں خطرہ تھا لیکن عمران بھلا ان خطروں کی پرواہ کہاں کرنے والا تھا۔

"سنو ——— ہم نے اس سیڈ فارم میں داخل ہونا ہے لیکن اس طرح کہ سیڈ فارم والوں کو بھی پتہ نہ چلے۔ اور اس کی ترکیب جو میں نے سوچی ہے وہ یہ ہے کہ ہم سیڈ فارم میں گٹر کے راستے داخل ہوں۔ گٹر کا دھانہ یقیناً دوسری طرف ہوگا۔ کیوں کہ اس طرف ہی مجھے فلش کی گندی ہوا نکالنے کے پائپ نظر آرہے ہیں۔" عمران نے کہا۔

"تو کیا اس گندے گٹر سے ہمیں گزرنا ہوگا" ——— تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجبوری ہے ——— ورنہ واقعی یہاں کھڑے کھڑے دن گزر جاتا ہے۔ اور اس بار پولیس نے ہمیں دیکھتے ہی گولی مار دینی ہے۔" عمران نے کہا اور پھر وہ جھنڈ سے نکل کر آگے بڑھ گیا۔ باقی لوگوں نے بھی اس کی پیروی کی اور وہ کھیتوں میں موجود بڑی بڑی فصل کی آڑ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ گھوم کر سیڈ فارم کی پشت پر آگئے۔ اور پھر آہستہ آہستہ وہ فارم کی دیوار کے نزدیک ہوتے چلے گئے۔ عمران سب سے آگے تھا

اور پھر عمارت سے بیس گز کی دوری پر عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے زمین پر گٹر کا دھانہ ڈھونڈھ نکالا تھا۔ اس کا اندازہ درست تھا۔ واقعی گٹر کا دھانہ ان پائپوں کی سیدھ میں بنایا گیا تھا۔

"جوزف ——— اس ڈھکن کو اٹھاؤ" ——— عمران نے لوہے کے بڑے سے ڈھکن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جوزف نے جھک کر دونوں ہاتھ ڈھکن کے کنڈوں میں ڈال لئے اور دوسرے لمحے ایک ہی جھٹکے سے بھاری بھر کم ڈھکن دہانے سے اٹھتا چلا آیا۔ اس کے ساتھ ہی بدبو کا زبردست بھپکا سا باہر نکلا اور دہانے کے گرد کھڑے ہوئے سب بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

"رومال ناک پر رکھ لو اور کوشش کرو کہ کم سے کم سانس لو" عمران نے کہا اور جیب سے رومال نکال کر اس نے اپنی ناک پر رکھا اور پھر گٹر کے دہانے کے ساتھ لگی ہوئی سیڑھیوں پر اترتا چلا گیا۔ گٹر خاصا وسیع تھا اور اس کے عین درمیان میں گندہ پانی چل رہا تھا البتہ سائیڈوں میں تھوڑی تھوڑی جگہ خشک تھی کیونکہ وہ جگہ درمیان سے ذرا اونچی تھی ——— گٹر میں شدید بدبو تھی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ زہریلی گیس بھی ——— لیکن چونکہ گٹر کا دہانہ کھلا ہوا تھا اس لئے تازہ ہوا آنے کی وجہ سے فضا کسی حد تک بدل گئی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ سب گٹر میں اتر آئے اور پھر دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔ زہریلی گیس آہستہ آہستہ ان کے حواس پر اثر انداز ہوتی چلی جا رہی تھی لیکن وہ قدم بڑھائے جا رہے تھے۔ اور پھر اچانک عمران رکا اور پھر وہ تیزی سے اوپر

چڑھتا چلا گیا۔ یہاں بھی سیڑھیاں دیوار کے ساتھ موجود تھیں۔ اتنا فاصلہ وہ طے کر چکے تھے کہ اب انہیں بخوبی اندازہ تھا کہ وہ یقیناً سیڈ فارم کے اندر پہنچ گئے ہوں گے۔ عمران نے اوپر چڑھ کر کاندھے کا زور لگایا اور گٹر کے دہانے پر موجود ڈھکن کھسک گیا اور تازہ ہوا اندر آنے لگی۔ عمران نے آہستہ سے ڈھکن ہٹا کر ایک طرف کیا اور پھر اس نے سر باہر نکالا۔ دہانہ بڑے سے ہال نما کمرے کے کونے میں تھا ——— ہال میں ہر طرف بوریاں موجود تھیں۔ اور ہال کا اکلوتا دروازہ باہر سے بند تھا۔ عمران تیزی سے باہر آ گیا۔ اور پھر اس کے ساتھی بھی باہر نکل آئے ———

تم لوگ ان بوریوں کے پیچھے چھپ جاؤ میں واپس جا کر پچھلے گٹر کا ڈھکن بند کر آؤں کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کی نظر پڑ جائے اور ہمارا راز فاش ہو جائے" ——— عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"وہ باس میں نے بند کر دیا تھا" ——— جوزف نے جواب دیا۔

"اوہ ——— ویری گڈ" ——— عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے اس دہانے کا ڈھکن واپس جما دیا۔ اور خود تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ باہر کے حالات کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ اس نے لوہے کے دروازے کی سائیڈ میں بنی ہوئی جھری سے آنکھ لگا دی۔ باہر وسیع میدان تھا اور سامنے ہی سیڈ فارم کا مین دروازہ نظر آ رہا تھا ——— شمالی طرف بڑے بڑے کمرے تھے۔ جن میں لوگ آ جا رہے تھے۔ جب کہ جنوبی طرف صرف دیوار تھی۔ اب عمران سوچ رہا تھا کہ سیڈ فارم میں تو وہ لوگ آ گئے۔ لیکن اب آگے کیا کریں۔ سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ ان

کے پاس میک اپ کا سامان بھی نہیں تھا اور پھر انہیں راستے کا علم بھی نہ تھا۔ اور اس ہال میں آخر وہ کتنی دیر رہ سکتے تھے۔ ابھی وہ جھری سے آنکھ لگائے باہر کا منظر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک چونک پڑا۔ اس کی نظریں ایک کمرے کے دروازے پر پڑیں جس میں سے ایک آدمی تیزی سے باہر نکلا تھا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس ہال نما کمرے کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔

"ہوشیار ——— ایک آدمی ادھر آرہا ہے ہم نے اسے کور کرنا ہے" ——— عمران نے تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے بوریوں کے پیچھے دبکتے چلے گئے۔ عمران خود بھی دروازے کے قریب ہی موجود بوریوں کے ایک ڈھیر کے پیچھے چھپ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے کے باہر قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلتا چلا گیا ——— اور وہی آدمی ہال کے اندر داخل ہوا۔ اس نے جیب سے ایک کارڈ سا نکالا اور تیزی سے بوریوں کے ایک ڈھیر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جیسے ہی اس کی پشت عمران کی طرف ہوئی۔ عمران تیزی سے بوریوں کی آڑ میں سے نکلا اور پھر بھوکے عقاب کی طرح اس آدمی پر جھپٹ پڑا ——— اس نے ایک ہاتھ اس کی کمر کے گرد ڈالا اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر جما دیا۔ اور پھر اسے وہ تیزی سے گھسیٹتا ہوا کمرے کے ایک کونے میں بوریوں کے ڈھیر کے پیچھے لے گیا۔ اس آدمی کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹی پڑ رہی تھیں۔ لیکن منہ پر عمران کا ہاتھ مضبوطی سے جما ہوا تھا۔ اس لئے اس کے حلق سے کوئی آواز نہ نکل رہی تھی۔

"صفدر ——— دروازہ بند کر دو" ——— عمران نے دبے لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر دروازہ واپس بند کر دیا۔

"دیکھو ——— اگر تم نے آواز نکالی تو ایک لمحے میں ڈھیر کر دیئے جاؤ گے۔ اور اگر تم نے ہم سے تعاون کیا تو تمہاری جان بچ سکتی ہے" عمران نے سرد لہجے میں اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا وہ بے حد خوف زدہ معلوم ہو رہا تھا۔ اور عمران نے ہاتھ اس کے منہ سے ہٹا لیا۔ عمران کے باقی ساتھی بھی اس کے گرد جمع ہو گئے تھے ——— اور وہ یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان سب کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ انسانوں کی بجائے بھوت ہوں۔

"تت ——— تم کون ہو اور یہاں کیسے آگئے" ——— اس آدمی نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"سنو ——— سوال کرنے کی بجائے صرف جواب دو" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا دوسرے لمحے اس نے جیب سے ایک خنجر نکالا اور اس آدمی کی گردن سے لگا دیا۔ باقیوں نے ہاتھوں میں ریوالور سنبھال رکھے تھے۔

"تمہارا نام کیا ہے اور یہاں تمہارا عہدہ کیا ہے" ——— عمران نے خنجر کی نوک پر زور دیتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام فنک ہے اور میں یہاں سٹور انچارج ہوں" ——— اس آدمی نے جواب دیا۔

"سٹور میں اس وقت کتنے آدمی ہیں" ——— عمران

نے پوچھا۔

"دس آدمی باہر پہرہ دے رہے ہیں اور بارہ اندر کام کرتے ہیں" فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری میں جانے کا راستہ کدھر ہے اور کیسے کھلتا ہے" عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے پوچھا اور لیبارٹری کا لفظ سنتے ہی وہ بڑی طرح چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر تذبذب کے آثار نمایاں ہوئے۔

"سنو ——— اگر تم نے غلط بیانی سے کام لیا تو ایک لمحے میں ڈھیر کر دوں گا۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس لئے اگر تم نے ہمارے ساتھ تعاون کیا تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے" ——— عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کا راستہ مین کمرے میں سے جاتا ہے۔ راستہ اندر سے کنٹرول کیا جاتا ہے" ——— اس آدمی نے جواب دیا۔

"کمرے سے جاتا ہے لیکن کلیرنگ کمپنی کے ٹرک کیسے کمرے میں گھستے ہوں گے" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"کمرے کا سسٹم ایسا ہے کہ بوقت ضرورت اس کی دیواریں ہٹائی جا سکتی ہیں۔ اور ٹرک براہِ راست اندر جا سکتے ہیں" ——— فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا اب وہ پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"اندر سے کنٹرول کیسے کیا جاتا ہے اس کی تفصیل بتاؤ" ——— عمران نے پوچھا۔

"اگر آپ لوگ اسی راستے سے لیبارٹری میں جانے کے متعلق

سوچ رہے ہیں تو اس کا تصور ہی ناممکن ہے" ——— فنک نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو تم سے پوچھا جا رہا ہے وہ بتاؤ" ——— عمران نے اپنے ہاتھ کو تیزی سے حرکت دی اور خنجر کی تیز دھار نے فنک کے کان کی لَو اڑا دی۔ اس کے حلق سے چیخ نکلنے لگی لیکن عمران نے پھرتی سے ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ فنک کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ گیا۔

"یہ صرف سبق ہے دوسری بار اگر تم نے غلط بات کی تو خنجر دل میں بھی گھس سکتا ہے" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ہاتھ اس کے منہ سے ہٹا لیا۔

"کمرے کا فرش میکنزم سے ہٹ جاتا ہے اور لیبارٹری کو جانے والی سرنگ نمودار ہو جاتی ہے پہلے ٹرانسمیٹر پر سرنگ کی پہلی چوکی کو اطلاع دینی پڑتی ہے۔ چوکی سے راستہ کھولا جاتا ہے" ——— فنک نے اس بار خوف زدہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس راستے سے کتنی بار لیبارٹری میں گئے ہو" ——— عمران نے پوچھا۔

"میں تین چار بار گیا ہوں" ——— فنک نے جواب دیا۔

"راستے کی مکمل تفصیلات بتاؤ اور حفاظتی سسٹم بھی" ——— عمران نے خنجر کی نوک کو گردن پر دباتے ہوئے کہا۔

"یہ سرنگ بہت وسیع و عریض ہے اور ساڑھے چار سو کلو میٹر طویل ہے۔ اس میں دس حفاظتی چوکیاں بنی ہوئی ہیں۔ ہر چوکی پر دس مسلح افراد ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ جہاں سرنگ ختم ہوتی ہے

اس کے بعد دیوار آجاتی ہے۔ اور وہاں چیکنگ کمپیوٹر موجود ہے۔ وہ چیک کرتا ہے تو دیوار ہٹتی ہے ورنہ نہیں" ——— فنک نے جواب دیا۔

"اتنا لمبا راستہ تم نے کس چیز پہ طے کیا تھا" ——— عمران نے پوچھا۔

"جب کوئی آدمی کسی مخصوص کام سے اندر جاتا ہے تو پہلی چوکی پہ ایک شٹل کار موجود ہے۔ جو انتہائی تیز رفتاری سے چلتی ہے۔ اور صرف ایک گھنٹے میں لیبارٹری تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ شٹل کار ہی آدمیوں کو لیبارٹری سے لے آنے اور لے جانے کے کام آتی ہے۔ کار میں آٹھ افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے" ——— فنک نے بتایا۔

"شٹل کار کو کہاں سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اور پھر ساڑھے چار سو کلومیٹر کا فاصلہ وہ کیسے ایک گھنٹے میں طے کر لیتی ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"یہ خصوصی طور پر بنائی گئی ہے۔ سرنگ میں میگنٹ پٹی بچھائی گئی ہے۔ اور شٹل کار اسی میگنٹ پٹی پہ چلتی ہے اس لئے اس کی رفتار بے پناہ تیز ہوتی ہے اور جب ایک بار چل پڑے تو پھر یہ دیوار کے قریب پہنچ کر خود بخود رک جاتی ہے۔ اسے درمیان میں صرف کار کے اندر سے ہی روکا جا سکتا ہے۔ اس کو پہلی چوکی سے لیبارٹری کی طرف چلایا جاتا ہے اور کمپیوٹر کے ذریعے وہاں سے واپس چلایا جا سکتا ہے" ——— فنک نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ راستے میں باقی چوکیاں کیوں بنائی گئی ہیں" ——— عمران

نے سوال کیا۔

"یہ چوکیاں صرف ٹرکوں کی چیکنگ کے لئے بنائی گئی ہیں" ——— فنک نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا کیونکہ وہ ساری بات سمجھ گیا تھا۔

"اچھا اب یہ بتاؤ کہ ہم راستہ کیسے کھلوا سکتے ہیں۔ ٹرانسمیٹر پہ کیا کہنا پڑتا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"ٹرانسمیٹر پہ پہلی چوکی کے انچارج سے بات کرنی پڑتی ہے اُسے وجہ بتائی جاتی ہے کوڈ بتایا جاتا ہے۔ اور پھر پہلی چوکی پہ سر آدمی کی مشینی چیکنگ ہوتی ہے۔ پھر ہی اُسے شٹل کار میں بیٹھنے کی اجازت ملتی ہے۔ اور یہ سب بات چیت صرف فارم منیجر ہی کرتا ہے۔ اور کوڈ کا بھی صرف اُسے ہی علم ہے" ——— فنک نے جواب دیا۔

"منیجر کہاں بیٹھتا ہے۔ اس کا نام" ——— عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام مائیکل ہے اور وہ اسی مین کمرے میں بیٹھتا ہے ٹرانسمیٹر بھی اُسی کے پاس ہے" ——— فنک نے جواب دیا۔

"صفدر ——— تم لوگ اس کا خیال رکھنا اگر یہ غلط حرکت کرے تو بے شک گولی مار دینا میں ذرا اس منیجر سے دو دو باتیں کر لوں" عمران نے سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مگر تم اکیلے کیسے جاؤ گے" ——— صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم میری فکر نہ کرو۔ وہاں اگر گڑبڑ محسوس ہوئی یا فائرنگ کی آواز سننا تو تم سب اسلحہ سنبھال کر باہر نکل آنا اور پھر جو نظر آئے بھون ڈالنا۔ اب سوائے اندھے اقدام کے اور کوئی چارہ نہیں ہے" ———

عمران نے کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بظاہر اس کا یہ اقدام قطعاً اچھا نہ تھا۔ کیوں کہ ظاہر ہے باہر نکلتے ہی اسے چیک کر لیا جاتا تھا اور پھر ہو سکتا ہے اُسے دیکھتے ہی گولی مار دی جاتی۔ لیکن عمران جب ایک فیصلہ کر لے تو پھر وہ اس کے بارے میں مزید سوچ بچار کرنے کا عادی نہ تھا۔



"نہیں مسٹر شیرف ——— فارم میں کوئی آدمی بغیر ہماری نگاہوں میں آئے داخل نہیں ہو سکتا۔ آپ کے مجرم اگر سیڈ فارم میں داخل ہوتے تو بچ کر نہ نکل سکتے" ——— منیجر مائیکل نے سامنے بیٹھے ہوئے ٹونی سے مخاطب ہو کر بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"وہ میک اپ کے ماہر ہیں مسٹر مائیکل ——— اس لئے آپ کو بے حد ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ وہ اس فارم کے قریب ہی غائب ہوئے ہیں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ لیبارٹری کا راستہ اسی فارم سے ہی جاتا ہے" ——— ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں فارم کی اہمیت کو سمجھتا ہوں۔ ویسے بھی اگر وہ اندر آ بھی

جاتے تو لیبارٹری میں داخلہ ناممکن ہے۔ ویسے اگر مجھے کسی مشکوک آدمی کی اطلاع ملی تو میں آپ کو ضرور اطلاع دوں گا" ——— مائیکل نے اُسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"او کے ——— بہر حال آپ ہوشیار رہیں۔ ورنہ تمام تر ذمہ داری آپ پر آ جائے گی" ——— ٹونی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہیں جناب ——— ہم پوری طرح ہوشیار ہیں" ——— مائیکل نے بھی تعظیماً اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ٹونی اس سے ہاتھ ملا کر دفتر سے باہر نکل آیا۔ مائیکل بھی اس کے ساتھ ساتھ باہر آیا اور پھر اُسے خود ہی گیٹ پر چھوڑنے چل دیا۔ کیوں کہ یہاں کا قانون ہی ایسا تھا کہ کسی بھی آدمی کو گیٹ پر منیجر جب تک خود چیک نہ کرتا اُسے اندر آنے کی اجازت نہ مل سکتی ——— اور اسی طرح جب تک منیجر کسی کو دروازے پر چھوڑنے نہ آتا اُسے باہر جانے کی اجازت نہ مل سکتی تھی۔ ٹونی کو گیٹ پر رخصت کرنے کے بعد منیجر واپس اپنے دفتر کی طرف چل دیا۔ ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ یہ مجرم آخر کہاں غائب ہو گئے ہوں گے۔ شیرف کے مطابق وہ آٹھ افراد ہیں اور ظاہر ہے آٹھ افراد کا یوں غائب ہو جانا بڑا مسئلہ ہے ——— اور پھر ویز ویلا میں جہاں ہر شخص حکومت کا خاص آدمی ہے۔ یہی سوچتا ہوا وہ بجائے اپنے دفتر کی طرف جانے کے سیکورٹی روم کی طرف چل پڑا۔ تاکہ وہاں موجود لوگوں کو اس بارے میں ہوشیار کر سکے۔ سیکورٹی روم میں چار بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں اور ساتھ ہی ایک بڑی سی سکرین موجود تھی۔ ان مشینوں کے ذریعے فارم کی دیوار کے ساتھ

ایک گز کے فاصلے تک نظر آنے والی شعاعوں کا حصار قائم کیا گیا تھا۔ اس ایک گز کے دائرے کے اندر کوئی کتا بھی داخل ہو جاتا تو سکرین پر اُسے آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔ پھر دیواروں میں بجلی کی طاقت ور لہریں دوڑتی رہتی تھیں اس لیے کہ اس میں نقب نہ لگائی جا سکے۔ اور ویسے بھی اگر کوئی اُسے چھو لیتا تو سیکورٹی روم میں سائرن گونج اٹھتا ـــــ اور چھونے والا وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑتا۔ اس لیے تو مائیکل مطمئن تھا کہ فارم میں سوائے مین گیٹ کے اور کسی راستے سے بھی داخلہ ناممکن ہے۔

سیکورٹی روم میں اس وقت تین آدمی مشینوں کو آپریٹ کر رہے تھے جب کہ چیف سیکورٹی آفیسر اپنی کرسی پر بیٹھا سارے کام کی نگرانی کر رہا تھا۔ منیجر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"مسٹر سمتھ ـــــ کیا رپورٹ ہے" ـــــ مائیکل نے قریب جا کر پوچھا۔

"او کے ہے جناب" ـــــ سمتھ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمام نظام ٹھیک کام کر رہا ہے نا" ـــــ مائیکل نے سکرین اور مشینوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں جناب ـــــ مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ـــــ سمتھ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا کیوں کہ آج تک منیجر نے ایسی انکوائری کبھی نہ کی تھی۔

"ابھی ابھی اسسٹنٹ شیرف میرے پاس آیا تھا۔ وہ بتا رہا تھا کہ آٹھ مجرموں کا ایک گروپ وینز ویلا میں داخل ہوا ہے۔ انہوں نے شیرف کو ہلاک کر دیا ہے اور لیڈی ایگلز کے ساتھیوں کو بھی یہ لوگ جیپ میں سیڈ فارم کے قریب پہنچے ہیں اور پھر غائب ہو گئے ہیں۔ وینز ویلا کا سرا آدمی ان کو تلاش کر رہا ہے۔ اسسٹنٹ شیرف یہ پوچھنے آیا تھا کہ کہیں یہ لوگ جیپ میں سیڈ فارم میں تو داخل نہیں ہوئے" ـــــ منیجر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں یہ لوگ کیسے داخل ہو سکتے ہیں۔ حفاظتی نظام باقاعدہ کام کر رہا ہے۔ اور گیٹ پر مسلح آدمی موجود ہیں" ـــــ سمتھ نے کہا۔

"اس لیے تو پوچھ رہا ہوں کہ کہیں نظام میں کوئی بریک تو نہیں آیا ممکن ہے اس بریک سے فائدہ اٹھا کر وہ اندر داخل ہو گئے ہوں" ـــــ منیجر نے کہا۔

"نہیں جناب ـــــ ایک لمحے کے لیے بھی بریک نہیں آیا" ـــــ سمتھ نے جواب دیا۔

"گٹر لائن کا نظام ٹھیک ہے۔ کیوں کہ وہی ایک ایسا راستہ ہو سکتا ہے جہاں سے کوئی شخص اندر داخل ہو سکتی ہے" ـــــ منیجر نے اچانک ایک خیال آتے ہی پوچھا۔

"جی ہاں ـــــ وہ راستہ تو موجود ہے لیکن آپ جانتے ہیں کہ اس کے دونوں دہانوں اور اندر سپیشل خودکار نظام لگایا گیا ہے۔ صرف اُسے صفائی کے لیے بند کیا جاتا ہے۔ آج صبح صفائی کے بعد اُسے کھول دیا گیا ہے۔ اور اب تک چل رہا ہے" ـــــ سمتھ نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں مکمل یقین ہے کہ وہ کھول دیا گیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ صفائی کے بعد تم اُسے کھولنا بھول گئے ہو" ــــ منیجر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب ــــ وہ صحیح چل رہا ہے" ــــ سمتھ نے جواب دیا۔

"او۔ کے ــــ بہرحال تم ہوشیار رہنا ورنہ تمام تر ذمہ داری تم پر آجائے گی۔ اور تم جانتے ہو اس معاملے میں ذرا سی غفلت کا نتیجہ موت کی صورت میں نکل سکتا ہے" ــــ منیجر نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب" ــــ سمتھ نے جواب دیا اور منیجر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

منیجر کے کمرے سے باہر نکلتے ہی سمتھ تیزی سے شمالی دیوار کی طرف بڑھا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے دیوار پر لگی ہوئی مشین کا ہینڈل کھینچ لیا اور مشین میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ سمتھ نے رومال نکال کر ماتھے پر آیا ہوا پسینہ پونچھا۔ واقعی اس سے بھیانک غلطی ہو گئی تھی ــــ صبح صفائی کے بعد وہ چیکنگ نظام کھولنا بھول گیا تھا۔ وہ دل ہی دل میں شکر ادا کر رہا تھا کہ منیجر نے اس کی بات کا اعتبار کر لیا ہے۔ ورنہ وہ چیک کر لیتا۔ تو پھر اس کی موت یقینی ہو گئی تھی۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ جا کر اس گٹر کا دہانہ چیک کرے جو نمبر تھری سٹور میں تھا ــــ کہ کہیں واقعی اس دوران مجرم اس راستے سے اندر نہ آگئے ہوں۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل

دیا۔ کیوں کہ اس طرح منیجر کو پتہ چل جاتا کہ اس نے غلطی کی ہے۔ اور وہ منیجر کی عادت جانتا تھا کہ وہ اصولوں کے معاملے میں کتنا سخت ہے۔ ویسے بھی اُسے یقین تھا کہ گٹر لائن کا بھلا کس کو خیال آسکتا ہے۔ چنانچہ وہ اطمینان سے کرسی پر دوبارہ بیٹھ گیا۔ البتہ اس کی نظریں سکرین پر جم گئیں تاکہ اگر واقعی مجرم سیڈ فارم کی دیوار کے پاس آئیں تو وہ انہیں چیک کر سکے۔

منیجر سیکورٹی روم سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اس نے گٹر لائن کے حفاظتی نظام کو بند ہوتے خود چیک کر لیا تھا لیکن وہ جان بوجھ کر اُسے نظر انداز کر گیا تھا۔ کیوں کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ایسے موقع پر اپنے فارم میں کوئی کمزوری ظاہر کرے جب کہ شبرف ہلاک ہو چکا ہو اور لیڈی ایگلز کے ساتھی مارے جا چکے ہوں ــــ اُسے معلوم تھا کہ لیڈی ایگلز یا نمبر ون کو اس بات کی ذرا بھی بھنک پڑ گئی کہ ان کے نظام میں کوئی خامی رہ گئی ہے تو وہ بغیر سوچے سمجھے فارم میں موجود ہر آدمی کو موت کی سزا دے دیں گے۔ اس لئے وہ خاموش رہا تھا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ دفتر میں بیٹھنے کے بعد وہ سٹور انچارج کو بلا کر کہے گا کہ وہ سٹور نمبر تھری چیک کرے۔ اسی طرح خدشہ بھی ختم ہو جائے گا اور خود بھی ذمہ داری سے بچ جائے گا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھا اپنی کرسی پر بیٹھا اور پھر اس نے انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ سٹور انچارج کو بلا کر سٹور چیک کرنے کے لئے کہے۔ مگر دوسرے لمحے وہ بُری طرح چونک پڑا۔

ایک ریوالور کی نال اس کی گردن کے ساتھ لگ گئی تھی۔
"خبردار —— اگر کوئی آواز نکالی" —— اُسے اپنے کان کے پاس غراہٹ سی سنائی دی اور منیجر کا جسم یخ پڑتا چلا گیا وہ ایک لمحے میں سمجھ گیا تھا کہ مجرم اس کے سر پر آن پہنچے ہیں۔



"یہ لوگ مجھے ٹونی کے بس کے نہیں دکھائی دیتے۔ ان کے خاتمے کے لئے مجھے خود وینز ویلا میں جانا ہوگا" —— لیڈی ایگلز نے نمبر دان سے مخاطب ہو کر کہا۔
"لیکن میڈم —— یہ لوگ بچ کر کہاں جا سکتے ہیں۔ جلد یا بدیر ان کا پکڑا جانا لازمی بات ہے۔ اور اگر یہ نہ بھی پکڑے جائیں تب بھی یہ لوگ کیا کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے ان کا لیبارٹری میں داخل ہونا تو ناممکن ہے" —— نمبر دان نے جواب دیا۔
"جو لوگ اس قدر چالاک اور دیدہ دلیر ہیں کہ شیرف کے ساتھ ساتھ میرے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دیں ان سے کچھ بعید نہیں ہے" لیڈی ایگلز نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے میڈم —— لیکن میرا خیال ہے آپ خواہ مخواہ ان کو اتنی اہمیت دے رہی ہیں۔ آپ کے ساتھی بس بے خبری میں مارے گئے ہیں۔ اب تو ظاہر ہے پولیس پوری طرح ہوشیار ہے۔ اب ان کا بچ جانا ناممکن ہے" —— نمبر دان نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔
"مجھے دراصل خطرہ اس بات کا ہے کہ یہ لیبارٹری میں داخل نہ ہو جائیں۔ ورنہ تو یہ ساری عمر وینز ویلا میں سر ٹکراتے پھریں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے" —— لیڈی ایگلز نے جواب دیا۔
"ویسے تو حفاظتی نظام اتنا سخت ہے کہ کوئی مکھی بھی بغیر اجازت کے لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کے باوجود اگر آپ چاہیں تو میں سات آٹھ منجھے ہوئے آدمی مزید چوکی نمبر ایک پر بھیج دوں تاکہ اگر کوئی وہاں تک پہنچ بھی جائے تو وہ اسے سنبھال لیں" —— نمبر دان نے کہا۔
"ہاں یہ ٹھیک ہے —— پہلی چوکی پر حفاظتی انتظامات سخت ہونے چاہئیں۔ تم اپنے آدمی بھیج دو۔ اور انہیں پوری طرح ہوشیار رہنے کے لئے کہہ دو" —— لیڈی ایگلز نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔ اور نمبر دان نے سامنے پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اپنی سیکرٹری کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔
"سیڈ فارم میں حفاظتی نظام کی کیا پوزیشن ہے؟" —— اچانک لیڈی ایگلز نے ایک خیال کے آتے ہی پوچھا اور نمبر دان نے اُسے تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"اوہ ــــ پھر تو واقعی یہاں کسی کا داخلہ ناممکن ہے لیکن آخر وہ آٹھ مجرم گئے کہاں۔ ٹونی کا بیان ہے کہ وہ سیڈ فارم کے پاس غائب ہوئے ہیں" ــــ لیڈی انگلز نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے میڈم ــــ یہ لوگ دریا کے کنارے کہیں دُور نکل گئے ہوں گے۔ وہاں ہر طرف جھاڑیاں ہیں۔ وہاں چھپے ہوئے ہوں گے۔ اور یوں بھی سیڈ فارم کے بارے میں کسی کو خیال تک نہیں آسکتا کہ یہاں سے لیبارٹری کا راستہ بھی ہوسکتا ہے" ــــ نمبر وَن نے جواب دیا۔

"بہرحال ــــ میں نے ٹونی کو حکم دے دیا ہے کہ سارے علاقے کی ایک ایک جھاڑی کو اچھی طرح چیک کیا جائے۔ اور تم ایسا کرو کہ جب تک مجرم پکڑے نہ جائیں۔ کسی شخص کو لیبارٹری سے باہر نہ جانے دو اور سپلائی کو بھی اس وقت تک روک دو" ــــ لیڈی انگلز نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام ــــ حکم کی تعمیل ہوگی" ــــ نمبر وَن نے ایک بار پھر ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ہدایات دو۔ میں بم روم کا چکر لگا لوں" ــــ لیڈی انگلز نے اٹھتے ہوئے کہا اور نمبر وَن نے سر ہلا دیا۔ اور لیڈی انگلز تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

نمبر وَن نے ہدایات دینے کے بعد رسیور رکھ دیا۔ اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر میز

پر رکھ دیا وہ دراصل اپنے طور پر سیڈ فارم کے منیجر مائیکل کو ہوشیار رہنے کی ہدایات دینا چاہتا تھا۔

"ہیلو ہیلو ــــ نمبر وَن کالنگ مائیکل اوور" ــــ نمبر وَن نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہی سخت لہجے میں اسی فقرے کو بار بار دہراتے ہوئے کہا۔

"یس باس ــــ مائیکل سپیکنگ اوور" ــــ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے مائیکل کی آواز ابھری۔

"مائیکل ــــ تا اطلاع ثانی کسی کو لیبارٹری میں داخل نہیں ہونے دینا۔ سپلائی بھی روکی جا چکی ہے اور تم بھی ہوشیار رہو۔ حفاظتی نظام کی سختی سے پڑتال کی جائے۔ مجرموں کی گرفتاری تک یہ اقدامات قائم رہیں گے اوور" ــــ نمبر وَن نے سخت لہجے میں کہا۔

"بہتر باس ــــ ویسے میرا خیال ہے اگر پہلی چوکی اور ہمارا کوڈ نیا بنا دیا جائے تو خدشہ ختم ہوسکتا ہے اوور" ــــ مائیکل نے جواب دیا۔

"کیا مطلب ــــ کیسا خدشہ اوور" ــــ نمبر وَن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس ــــ شیرف ہلاک ہو چکا ہے۔ ہوسکتا ہے مجرموں نے اس پر تشدد کر کے اس سے کوڈ معلوم کر لیا ہو۔ اس لئے میرا خیال ہے اگر مجرموں کے پکڑے جانے تک نیا کوڈ بنا دیا جائے تو ہر قسم کا خدشہ دُور ہو جائے گا اوور" ــــ مائیکل نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ ایسا ہو سکتا ہے ـــــ ٹھیک ہے پرانا کوڈ کینسل ۔ اب نیا کوڈ بلیک برڈ ہوگا ۔ میں پہلی چوکی کو بھی ہدایات دے دیتا ہوں اوور" ـــــ نمبر ون نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے باس ـــــ اوور" ـــــ مائیکل نے جواب دیا ۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ نمبر ون نے جواب دیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر پہلی چوکی کی فریکوئنسی سیٹ کرنی شروع کر دی تاکہ اس کے انچارج کو نئے کوڈ کے بارے میں آگاہ کر سکے کیوں کہ مائیکل کا خدشہ درست تھا ۔ شیرف کو اس کوڈ کا علم تھا ۔ وہ اکثر نمبر ون کے پاس آتا جاتا رہتا تھا ۔ اور ہو سکتا ہے مجرموں نے وہ کوڈ اس سے حاصل کر لیا ہو ۔

عمران [illegible] دروازہ کھول کر باہر نکلا اور پھر یوں تیز تیز قدم اٹھاتا شمالی طرف بنی ہوئی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ جیسے اُسے بے حد ضروری کام یاد آ گیا ہو ۔ اس کے انداز میں بے حد اعتماد تھا ۔ اس نے حتی الوسع اپنا چہرہ نیچے کیا ہوا تھا تاکہ کوئی اس کے چہرے کو اچھی طرح نہ دیکھ سکے ـــــ چند ہی لمحوں میں وہ عمارت کے برآمدے میں پہنچ گیا ۔ اور پھر ایک دروازے پر اُسے مینیجر کی تختی نظر آ گئی ۔ تختی پر اس کے عہدے کے ساتھ ساتھ نام بھی لکھا ہوا تھا ۔ عمران نے بڑے اطمینان سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا ۔ مگر دوسرے لمحے وہ ٹھٹھک گیا ۔ کیوں کہ یہ وسیع و عریض کمرہ خالی پڑا ہوا تھا ۔ مینیجر اپنی سیٹ پر موجود نہ تھا ـــــ عمران نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر اُسے مینیجر کی میز کے ساتھ دیوار میں نصب ایک بڑی سی الماری نظر آ گئی ۔ عمران نے پھرتی سے الماری کھولی ۔ الماری کے چاروں خانوں میں بے شمار فائلیں بھری ہوئی تھیں ۔ عمران غور سے اس الماری کو دیکھنے لگا ۔ کیوں کہ کمرے میں میز کرسی کے علاوہ صرف یہی الماری تھی ۔ اس لئے عمران کے خیال کے مطابق لیبارٹری کی پہلی چوکی کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے

ٹرانسمیٹر وغیرہ اسی الماری میں موجود ہونا چاہئے۔ لیکن باوجود کافی کوشش کے اپنے مطلب کی کوئی چیز دریافت نہ کر سکا۔ اسی لمحے عمران کو باہر قدموں کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے الماری کے پرے ابھرے ہوئے کونے کے پیچھے دبک گیا۔ الماری کا کچھ حصہ دیوار سے باہر کو نکلا ہوا تھا۔ اس لئے عمران کے فوری چھپنے کی جگہ بن گئی۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لحیم شحیم آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا کرسی کی طرف بڑھتا چلا آیا۔ اس کے چہرے پر گہری تشویش کے آثار نمایاں تھے۔ وہ کرسی پر بیٹھا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ عمران الماری کی آڑ سے نکلا اور اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کی نال مینجر کی کنپٹی سے لگا کر سرد لہجے میں کہا۔

"خبردار ——— اگر کوئی آواز نکالی" ——— عمران کے لہجے میں سفاکی نمایاں تھی اور مینجر کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس نے ہاتھ واپس کھینچ لیا تھا۔

"اٹھ کر دروازہ اندر سے بند کر دو" ——— عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا اور مینجر کسی مشینی آدمی کی طرح اٹھا اور ڈھیلے ڈھالے قدم بڑھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ مینجر نے دروازے کو اندر سے چٹخنی لگا دی۔

"اب بتاؤ مسٹر مائیکل ——— کہ لیبارٹری کی پہلی چوکی سے بات کرنے اور راستہ کھلوانے کے لئے ٹرانسمیٹر کہاں ہے" ——— عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اور مینجر مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر اب حیرت کے تاثرات تھے۔

"تم فارم میں کیسے داخل ہوئے ——— کیا گٹر لائن کی طرف سے آئے ہو" ——— مینجر نے پوچھا۔ اس کے لہجے سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اب اپنے آپ کو سنبھال چکا ہے۔

"اس بات کو چھوڑو۔ میں جس طرح بھی آیا۔ تمہارے سامنے موجود ہوں۔ جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہارے ساتھی کہاں ہیں کیا وہ سٹور نمبر تین میں چھپے ہوئے ہیں" ——— مینجر اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔ اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ عمران سے ذرا سا بھی خوف زدہ نہ ہے۔

"میں صرف تین تک گنوں گا اس کے بعد ٹریگر دبا دوں گا" ——— عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا اور اس کے بعد اس نے گنتی شروع کر دی۔

"ٹرانسمیٹر الماری کے نچلے خانے میں ہے" ——— مائیکل نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ——— اسے نکالو" ——— عمران نے ریوالور کے ساتھ الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور مائیکل کندھے جھٹکتے ہوئے آگے بڑھا۔ اور الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے الماری کے دونوں پٹ کھولے اور جھک کر اس نے سب سے نچلے خانے کے کونے میں اپنی انگلی کا سرا ایک مخصوص جگہ پر رکھ کر زور سے دبایا۔ دوسرے لمحے الماری کا وہ خانہ لٹو کی طرح گھومتا چلا گیا۔ اور اب وہاں فائلوں کی بجائے ایک ٹرانسمیٹر نظر آ رہا تھا۔ ٹرانسمیٹر خصوصی ساخت کا اور خاصا بڑا تھا۔

"اسے اٹھا کر میز پر رکھو" ——— عمران نے کہا اور منیجر نے ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اُسے میز پر رکھ دیا۔ وہ سب کام ایسے اطمینان سے کر رہا تھا جیسے اپنے کسی باس کے احکامات کی تعمیل کر رہا ہو۔

"اب وہ کوڈ بتاؤ جس سے تم پہلی چوکی کے انچارج سے بات کرتے ہو" ——— عمران نے اس بار پوچھا۔

"دیکھو مسٹر ——— یہ ٹھیک ہے کہ سیکورٹی انچارج کی غفلت کی بنا پر گنز لائن کا حفاظتی نظام بند رہا۔ اور تم لوگ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن اب یہاں سے زندہ بچ نکلنا ناممکن ہے۔ لیکن اگر میں چاہوں تو تمہیں یہاں سے زندہ واپس بھیج سکتا ہوں۔ بولو کیا تم تیار ہو" ——— منیجر نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے ایک نئی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر مائیکل ——— اور اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ مجھ پر کسی بھی طرح قابو پا لوگے تو یہ تمہاری بھول ہے اس لئے کوڈ بتاؤ میں اس کے بدلے میں تمہارے ساتھ صرف یہی رعایت کر سکتا ہوں کہ تمہیں زندہ چھوڑ دوں" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"کوڈ تھرٹی ون تھرٹی ٹو ہے" ——— منیجر نے کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد جواب دیا۔ لیکن عمران کو اس کے چہرہ سے ہی اندازہ ہو گیا کہ وہ غلط بیانی کر رہا ہے۔ چنانچہ عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ سائیلنسر لگے ریوالور سے شعلہ سا چمکا اور دوسرے لمحے منیجر چیخ مار کر لڑکھڑایا۔ گولی اس کے کان کے پاس سے نکلتی چلی گئی۔ مگر دوسرا لمحہ عمران کے لئے حیرت انگیز

ثابت ہوا کیونکہ منیجر لڑکھڑاتے ہی اچانک یوں اچھلا کہ بجلی کی تیزی بھی اس کی پھرتی کے مقابلے میں مات کھا گئی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا منیجر رائفل سے نکلی ہوئی گولی کی طرح اس سے جا ٹکرایا۔ اور پھر عمران کو لیئے ہوئے نیچے فرش پر جا گرا۔ اور ریوالور عمران کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گرا ——— عمران نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اپنے دونوں گھٹنے موڑے اور منیجر کی پشت کی طرف اچھلنا چاہا۔ لیکن منیجر شاید لڑائی کے فن میں خاصا ماہر معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے وہ پیچھے الٹنے کی بجائے ایک لمحے کے لئے فضا میں اچھلا اور پھر اس نے جسم کو سکیڑ کر اپنے دونوں گھٹنے جوڑ کر عمران کے سینے پر مارنے چاہے عمران نے تیزی سے کروٹ بدل لی اور منیجر گھٹنوں کے بل زمین پر جا گرا ——— اور پھر عمران یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔ گھٹنوں کی ضرب چونکہ خاصی شدید تھی۔ اس لئے منیجر صرف ایک لمحے کے لئے مفلوج ہو کر رہ گیا اور اسی لمحے سے عمران نے فائدہ اٹھایا۔ اس نے پوری قوت سے منیجر کے پہلو میں لات ماری اور منیجر چیخ مار کر دوسری طرف الٹ گیا ——— عمران نے ایک بار پھر لات گھمائی۔ مگر اس بار منیجر نے اس کی لات پکڑ کر گھسیٹ لی اور عمران پشت کے بل زمین پر جا گرا۔ اور منیجر اچھل کر اس کے اوپر جا گرا۔ اس نے پوری قوت سے عمران کی ناک پر ٹکر ماری ٹکر اتنی شدید تھی کہ عمران کی آنکھوں کے سامنے سیاہ پردہ چھاتا چلا گیا ——— لیکن عمران نے سر کو زور سے جھٹکا اور پھر اس کی آنکھوں میں دہشت سی چھاتی چلی گئی۔ منیجر نے دوسری ٹکر مارنے کے لئے جیسے ہی سر جھکایا عمران نے دونوں ہاتھ

پھیلائے اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے دونوں بازو سمیٹے اور منیجر کے حلق سے چیخ نکلی اور پھر وہ نہ صرف الٹ کر فرش پر گرا بلکہ بُری طرح تڑپنے لگا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ گیا تھا۔ عمران کے اس خوفناک وار نے اس کے دونوں پہلوؤں کی پسلیاں توڑ دی تھیں ——— عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ منیجر چند لمحے تڑپنے کے بعد یک دم ساکت ہو گیا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون کی دھاریں سی نکلنے لگیں۔ اور عمران سمجھ گیا کہ ضرب سے اس کا دل پھٹ گیا ہے۔

منیجر کے ختم ہوتے ہی عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اب معاملہ کچھ اور اُلجھ گیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ جب تک کوڈ کا علم نہ ہو وہ نہ ہی چوکی کے انچارج سے کوئی بات کر سکتا ہے اور نہ ہی راستہ کھل سکتا ہے۔ اس کی نیت دراصل منیجر کو ختم کرنے کی نہ تھی۔ لیکن بس اچانک اُسے غصہ آ گیا تھا اور نتیجہ یہ کہ منیجر ختم ہو گیا ——— بہرحال اب کیا ہو سکتا تھا۔ جس نے کوڈ بتانا تھا وہ تو بہرحال مر ہی چکا تھا۔ عمران نے اُسے گھسیٹ کر ایک طرف کونے میں ڈال دیا۔ اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ لیبارٹری کا راستہ کس طرح کھلوائے کہ اُسی لمحے ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور عمران نے چونک کر ایک لمحے کے لئے ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا۔ اور پھر کندھے جھٹکتے ہوئے اس نے آگے بڑھ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— نمبر وَن کالنگ مائیکل اوور" ——— بٹن آن ہوتے ہی ایک کرخت آواز کمرے میں گونجی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ یہ لیبارٹری

انچارج ہے۔

"یس باس ——— مائیکل سپیکنگ اوور" ——— عمران نے مائیکل کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مائیکل ——— تا اطلاع ثانی کسی کو لیبارٹری میں داخل نہ ہونے دینا۔ سپلائی بھی روکی جا چکی ہے۔ اور تم بھی ہوشیار رہو۔ حفاظتی نظام کی سختی سے پڑتال کی جائے نئی اطلاع تک یہ اقدامات قائم رہیں گے۔ اوور" ——— نمبر وَن نے سخت لہجے میں کہا۔

"بہتر باس ——— ویسے میرا خیال ہے اگر پہلی چوکی اور ہمارا کوڈ نیا بنا دیا جائے تو خدشہ ختم ہو سکتا ہے۔ اوور" ——— عمران نے اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ——— کیسا خدشہ اوور" ——— دوسری طرف سے نمبر وَن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس ——— شیرف ہلاک ہو چکا ہے ہو سکتا ہے مجرموں نے اس پر تشدد کر کے اس سے کوڈ معلوم کر لیا ہو۔ اس لئے میرا خیال ہے اگر مجرموں کے پکڑے جانے تک نیا کوڈ بنا دیا جائے تو ہر قسم کا خدشہ دور ہو جائے گا اوور" ——— عمران نے شیرف کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ اس نے بس اندازے سے ہی بات کی تھی۔

"ہاں ——— ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے پرانا کوڈ کینسل۔ اب نیا کوڈ بلیک برڈ ہو گا۔ میں پہلی چوکی پر بھی ہدایات دے دیتا ہوں اوور" ——— نمبر وَن نے رضامند ہوتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اس کا تیر ٹھیک نشانے پر بیٹھا تھا۔

اور وہ نیا کوڈ رکھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس طرح کوڈ کی الجھن ختم ہو گئی تھی۔

"ٹھیک ہے باس ۔۔۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ۔۔۔ نمبر ون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کا بلب بجھ گیا۔ لیکن عمران نے بٹن آف نہ کیا بلکہ اس نے ٹرانسمیٹر کے کونے میں لگی ہوئی ایک ناب گھما دی۔ گو ٹرانسمیٹر مخصوص ساخت کا تھا۔ لیکن عمران اس کی کارکردگی کو سمجھتا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اس ناب کے گھملنے سے جب نمبر ون ہیلی چوکی پر کال کرے گا تو وہ نہ صرف ان کی گفتگو سن لے گا بلکہ اُسے ہیلی چوکی کی فریکونسی کا بھی پتہ چل جائے گا۔ اور پھر وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ڈائل پر سوئی کو حرکت ہوئی۔ اور وہ تیزی سے گھوم کر ایک ہندسے پر رک گئی۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ نمبر ون کالنگ فرسٹ چیکنگ پوسٹ اوور" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے آواز ابھری۔

"یس ۔۔۔ ہسٹنگ سپیکنگ ۔۔۔ انچارج فرسٹ چیکنگ پوسٹ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ایک اور آواز ابھری۔

"سنو ۔۔۔ ناگزیر وجوہات کی بنا پر تمہارا اور سیڈ فارم کا کوڈ بدل دیا گیا ہے۔ اب نیا کوڈ بلیک برڈ ہوگا۔ میں آٹھ آدمی اور تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ تم نے ہر قسم کے حالات سے نپٹنے کے لئے پوری طرح چوکنا رہنا ہے۔ اوور" ۔۔۔ نمبر ون نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب ۔۔۔ اوور" ۔۔۔ ہسٹنگ نے مؤدبانہ لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی بات چیت ختم ہو گئی۔ اور ڈائل پر موجود سوئی تیزی سے واپس اپنی جگہ پر آگئی۔ عمران نے ایک اور ناب گھما کر سوئی کو دوبارہ اُسی فریکونسی پر سیٹ کیا اور کالنگ بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔۔۔ مائیکل کالنگ ہسٹنگ اوور" ۔۔۔ عمران نے مائیکل کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس ۔۔۔ مسٹر مائیکل ۔۔۔ ہسٹنگ سپیکنگ ۔۔۔ کیا بات ہے اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے ہسٹنگ کی آواز سنائی دی۔

"نئے کوڈ کی اطلاع مل گئی ہے اوور" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں مل گئی ہے لیکن کوئی وجہ نہیں بتائی گئی اوور" ۔۔۔ ہسٹنگ نے جواب دیا۔

"وجہ مجھے معلوم ہے اور انتہائی خطرناک ہے۔ نمبر ون نے یہ بتایا ہو گا کہ وہ آٹھ افراد کو ہیلی چوکی پر بھیج رہا ہے اوور" ۔۔۔ عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ہاں بتایا ہے اور میں ۔۔۔ انہیں لینے کے لئے شٹل گاڑی بھیج رہا ہوں۔ مگر وجہ کیا ہے اوور" ۔۔۔ ہسٹنگ نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ کچھ مجرم وینز ویلا میں تباہی مچانے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے شیرف کیپٹن بوجوارڈ کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ وہ لیبارٹری میں گھسنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کوڈ بدلا گیا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ سپیشل گارڈ یعنی وہ آٹھ آدمی لیبارٹری سے تمہارے

پاس نہیں آئے۔ بلکہ نمبر ٹو نے ایک ایشیائی ملک سے منگوائے ہیں۔ وہ اس معاملے میں بے حد تربیت یافتہ ہیں۔ اور وہ میرے کمرے میں موجود ہیں۔ تم دروازہ کھول دو تاکہ میں انہیں تمہارے پاس بھیج دوں۔ جب وہ تمہارے پاس پہنچ جائیں تو ان سے پہلے کوڈ معلوم کرنا اور پھر ان کی ڈیوٹی سنٹرل گاڑی پر لگا دینا۔ کیونکہ ان کے ذمے سنٹرل گاڑی کی حفاظت ہی لگائی گئی ہے اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ تو یہ بات ہے۔ میں سمجھا لیبارٹری سے آئے ہیں۔ چلو اچھا ہوا تم نے بتا دیا۔ ٹھیک ہے میں راستہ کھول دیتا ہوں تم انہیں بھیج دو اور انہیں نیا کوڈ بتا دینا اوور"۔۔۔۔۔ جنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا۔ وہ لیبارٹری میں داخلے کا جواز بنا چکا تھا۔ اب مسئلہ صرف اتنا تھا کہ اس نے سٹور سے اپنے ساتھیوں کو بلانا تھا۔ چنانچہ وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے چٹخنی کھولی اور دروازہ کھول کر باہر نکلا اور پھر اس نے زور زور سے ہاتھ ہلا کر یوں اشارہ کیا جیسے کسی کو اپنی طرف بلا رہا ہو۔۔۔۔ اور پھر اس کے اشارے کام آ گئے۔ اس نے سٹور کا دروازہ کھلتے دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے ساتھی قطار بنائے باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے برآمدے کی طرف بڑھتے چلے آئے۔ عمران نے اشارے بھی اسی لئے کئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ انہیں سٹور سے آئے ہوئے کافی

دیر ہو گئی ہے۔ اور ظاہر ہے اس کے ساتھیوں میں سے کوئی نہ کوئی ضرور دروازے کی جھری سے آنکھ لگائے حالات کا جائزہ لے رہا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی سب ساتھی کمرے میں آ پہنچے۔

"اس سٹور انچارج کا کیا ہوا"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہم نے اسے بے ہوش کر دیا ہے۔ مگر تمہیں اتنی دیر کیوں لگ گئی"۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"بس قسمت تھی جو مسئلہ حل ہو گیا"۔۔۔۔۔ عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے ایک ہلکا سا کھٹکا ہوا اور کمرے کا فرش جنوبی کونے سے تیزی سے ایک طرف ہٹتا چلا گیا۔ اب وہاں کھلی سڑک نیچے جاتی دکھائی دی۔

"آؤ چلیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور وہ سب دوڑتے ہوئے اس سڑک پر بڑھنے لگے۔ یہ واقعی ایک وسیع و عریض اور جدید قسم کی سرنگ تھی۔ چند لمحوں بعد سرنگ ایک موڑ مڑی اور پھر انہیں اپنے سامنے چار مسلح آدمی ہاتھوں میں سٹین گنیں اٹھائے نظر آئے۔ سرنگ کے شمالی جانب دو بڑے بڑے کمرے بنے ہوئے تھے۔ اور سڑک کے درمیان ایک بڑی سی راڈ لگی ہوئی تھی۔

"ادھر کمرے میں جاؤ"۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کمرے کی طرف جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران اور اس کے ساتھی کمرے کی طرف مڑ گئے۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئے کئی سٹین گنیں ان کے سینوں سے لگ گئیں اور وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔

"کوڈ" ـــــ کمرے میں ایک میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے سخت لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بلیک برڈ" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"تم لوگ یہیں ٹھہرو۔ میں پہلے نمبر ون سے بات کر لوں پھر تمہیں یہاں ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے" ـــــ اس آدمی نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ انچارج ان کی طرف سے مشکوک ہو گیا ہے۔ اور ظاہر ہے اگر اس نے نمبر ون سے بات کر لی تو بھانڈا پھوٹ جائے گا۔

"ٹھہرو ـــ بات کرنے سے پہلے میری بات سن لو" ـــــ اچانک عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے" ـــــ انچارج نے چونک کر کہا۔ اور عمران یوں قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھا۔ جیسے وہ انچارج سے کوئی خاص بات کرنا چاہتا ہو۔

"وہیں ٹھہرو ـــ میرے سر پر کیوں چڑھے آ رہے ہو" ـــــ انچارج اسے یوں آگے بڑھتا دیکھ کر بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اسی لمحے عمران نے جو میز کے قریب پہنچ چکا تھا پھرتی سے میز انچارج پر الٹا دی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ انچارج کے ساتھی کچھ سمجھتے۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور انچارج کے دو ساتھی چیخ مار کر نیچے گر پڑے۔ عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور نے ان کے سینوں میں سوراخ کر دیئے تھے۔

اور عمران کے ساتھیوں کے لئے اتنا اشارہ ہی کافی تھا۔ انہوں نے انتہائی پھرتی سے باقی لوگوں کو سنبھال لیا۔ یہ لوگ تعداد میں صرف چھ تھے۔ اس لئے آسانی سے کور ہو گئے۔ چونکہ سائیلنسر لگا ریوالور عمران کے پاس ہی تھا اس لئے اس نے ٹریگر دبائے رکھا اور چند ہی لمحوں بعد انچارج سمیت باقی چار بھی موت کی سرحدوں میں داخل ہو گئے۔

"باقی چار کو سنبھالو" ـــــ عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر، کیپٹن شکیل سٹین گنیں سنبھالے باہر کو لپکے۔ اور پھر سرنگ کی فضا گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی۔

چند ہی لمحوں میں پہلی چوکی پر موجود ہر شخص کا خاتمہ ہو چکا تھا۔

"شٹل کار دوسرے کمرے میں ہو گی اسے باہر کھینچ لاؤ" ـــــ عمران نے کہا اور سب ساتھی دوسرے کمرے کی طرف دوڑ پڑے۔ اور عمران نے کمرے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

"کار باہر پٹڑی پر آ گئی ہے" ـــــ چند لمحوں بعد تنویر نے آ کر اطلاع دی۔ اس دوران عمران اس کے چلانے والا ہینڈل چیک کر چکا تھا۔ لیکن عمران اسے چھیڑے بغیر باہر آ گیا۔ واقعی باہر ایک لمبی سی کیپسول نما شٹل کار موجود تھی۔ جس میں پہیے نہیں تھے۔ عمران نے اس کا جائزہ لیا تو اس میں سے صرف بریک پیڈل موجود تھا۔

"صفدر ـــ تم اس بریک پیڈل کو دباؤ میں اسے چلاتا ہوں" عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ باقی لوگ بھی اس میں بنی ہوئی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ البتہ سامنے کی ایک سیٹ عمران کے لئے خالی چھوڑ دی گئی۔ عمران بھاگتا ہوا کمرے میں

گیا اور اس نے ہینڈل کو کھینچ لیا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے واپس
کار کی طرف آیا۔ کار بُری طرح لرز رہی تھی۔ وہ شاید بریک پیڈل کی
وجہ سے رکی ہوئی تھی۔ عمران نے اندر داخل ہو کر اس کا دروازہ بند
کیا اور پھر فرنٹ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔
"چلو چھوڑو پیڈل"۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر نے
پیڈل سے پیر ہٹا لیا۔ دوسرے لمحے کار کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ وہ
اتنی تیز رفتاری سے آگے بڑھی کہ ان سب کے جسم کانپنے لگ گئے۔
واقعی شٹل کار کی رفتار خوف ناک حد تک تیز تھی۔



"ہاں ۔۔۔ سپیشل گارڈ کے آٹھ آدمی آپ کی ہدایت کے
مطابق تیار ہیں لیکن پہلی چوکی سے ابھی تک شٹل کار نہیں پہنچی"۔۔۔
سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔
"اوہ ۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ میں نے پہلی چوکی کے انچارج
کو اطلاع دے دی تھی۔ بہرحال میں پتہ کرتا ہوں"۔۔۔ نمبر وَن
نے جواب دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"شٹل کار کو بھی ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ اس لئے ابھی وہ کیسے پہنچ
جاتی"۔۔۔ لیڈی ایگلز نے جو اس وقت نمبر وَن کے دفتر میں ہی
بیٹھی تھی تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں ۔۔۔ یہ ٹھیک ہے۔ چلو میں معلوم کر لیتا ہوں کہ انہوں نے
شٹل کار بھیج دی ہے یا نہیں"۔۔۔ نمبر وَن نے سر ہلاتے ہوئے
کہا اور پھر اس نے میز کی دراز سے ٹرانسمیٹر باہر نکال کر رکھا اور
اس پر پہلی چوکی کی فریکوئنسی فٹ کر کے اس نے کالنگ کرنی شروع
کر دی۔ لیکن کافی دیر تک مسلسل کوششوں کے باوجود جب دوسری
طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو نمبر وَن کے چہرے پر شدید حیرت کے
آثار ابھر آئے۔ جب کہ لیڈی ایگلز بھی چونک کر سیدھی ہو گئی۔
اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔
"ایسا پہلی بار ہو رہا ہے کہ ہسٹنگ جواب نہیں دے رہا"۔۔۔
نمبر وَن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"چوکی نمبر دو کو کال کرو"۔۔۔ لیڈی ایگلز نے سرد لہجے میں
کہا اور نمبر وَن نے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے فریکوئنسی بدلی اور
پھر چوکی نمبر دو کو کال کرنا شروع کر دیا۔
"یس چیک پوسٹ نمبر دو جارج سپیکنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں
بعد ہی چوکی نمبر دو سے جواب ملا۔
"نمبر وَن سپیکنگ ۔۔۔ چوکی نمبر ایک سے کال کا جواب نہیں مل
رہا اوور"۔۔۔ نمبر وَن نے سخت لہجے میں کہا۔
"جناب ۔۔۔ کچھ دیر پہلے شٹل کار تو گزری ہے۔ اگر آپ کہیں

"تو میں آدمی بھیج کر پتہ کراؤں اوور" —— چوکی نمبر دو کے انچارج نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں —— فوراً پتہ کرو اور پھر مجھے کال کرو اوور" —— نمبر ون نے تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے باس —— میں ابھی پتہ کرا کر آپ کو کال کرتا ہوں اوور" —— انچارج نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" —— نمبر ون نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"شٹل کار تو وہاں سے چل پڑی ہے لیکن میتگ جواب کیوں نہیں دے رہا" —— نمبر ون نے الجھے ہوئے لہجے میں لیڈی انگلز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حیرت انگیز بات ہے۔ میرا خیال ہے کچھ گڑبڑ ہے" —— لیڈی انگلز نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"سرنگ میں کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے جب کہ سیڈ فارم سے کسی گڑبڑ کی اطلاع نہیں ہے" —— نمبر ون نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ لیڈی انگلز کوئی جواب دیتی۔ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور نمبر ون نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو —— شیرف ٹونی کالنگ نمبر ون اوور" —— بٹن آن ہوتے ہی ٹونی کی آواز گونج اٹھی۔

"یہ کال تو سیڈ فارم سے کی جا رہی ہے۔ مگر ٹونی یہاں سے کیوں

بات کر رہا ہے" —— نمبر ون نے ڈائل پر فریکونسی دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر اس نے بات کرنے والا سوئچ آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس —— نمبر ون سپیکنگ اوور" —— نمبر ون کے لہجے میں الجھن نمایاں تھی۔

"سر —— سیڈ فارم میں شدید گڑبڑ ہوئی ہے۔ منیجر مائیکل کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اور سٹور انچارج سٹور نمبر تین میں بے ہوش پڑا ہوا ملا ہے۔ مجھے فارم کے سیکورٹی انچارج نے اطلاع دی۔ چنانچہ میں نے یہاں آ کر تمام چیکنگ کی تب سٹور انچارج ملا ہے اوور" —— ٹونی نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کس نے مائیکل کو ہلاک کیا ہے اوور" —— نمبر ون کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"جناب —— سٹور انچارج نے ہوش میں آ کر بتایا ہے کہ وہ حسب معمول سٹور نمبر تین میں چیکنگ کے لئے گیا تو وہاں سات آٹھ ایشیائی آدمی موجود تھے۔ جنہوں نے اسے سر پر ضرب مار کر بے ہوش کر دیا۔ اس سے پہلے وہ لیبارٹری کے راستے کے بارے میں معلومات طلب کر رہے تھے اوور" —— ٹونی نے جواب دیا۔

"اوہ —— اس کا مطلب ہے مجرم نہ صرف سیڈ فارم میں داخل ہوئے ہیں بلکہ وہ وہاں سے سرنگ میں بھی داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

"مائیکل کو مرے ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے اوور" —— نمبر ون

نے کہا۔

"اُسے تقریباً پون گھنٹہ ہو چکا ہے اوور"۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔ مگر مائیکل سے آدھا گھنٹہ قبل میری بات ہوئی ہے۔ تم سیڈ فارم کے سب ملازموں کو گرفتار کر لو۔ خاص طور پر سیکورٹی انچارج کو۔۔۔ کیونکہ سٹور نمبر تھری میں مجرموں کی موجودگی کا مطلب ہے کہ وہ گٹر کے راستے اندر داخل ہوئے ہیں اور اس کے لئے گٹر میں لگا ہوا خصوصی نظام خاص طور پر بند کیا گیا ہو گا۔ اور دوسری بات یہ کہ شاید مجرم واپس سیڈ فارم میں آئیں تو انہیں تم نے گرفتار کرنا ہے یا گولی مار دینی ہے اوور"۔۔۔ نمبر ون نے ٹونی کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب اوور"۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"۔۔۔ نمبر ون نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن آف کیا ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور نمبر ون نے پھرتی سے ایک بار پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔۔۔ جارج کالنگ اوور"۔۔۔ بٹن آن ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے چوکی نمبر دو کے انچارج جارج کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ نمبر ون سپیکنگ اوور"۔۔۔ نمبر ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔۔۔ غضب ہو گیا۔۔۔ چوکی نمبر ایک کے تمام آدمی

ہلاک ہو گئے ہیں۔ ان کی لاشیں وہاں بکھری پڑی ہیں اوور"۔۔۔ جارج نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ تو پھر شٹل کار کیسے چل پڑی اوور"۔۔۔ نمبر ون نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔۔۔ شٹل کار تو میرے سامنے گزری ہے اوور"۔۔۔ جارج نے جواب دیا۔

"او کے۔۔۔ تم ہوشیار رہو۔ سرنگ میں مجرم داخل ہوئے ہیں اور انہوں نے ہی چوکی نمبر ایک کے گارڈوں کو ہلاک کر کے شٹل کار حاصل کی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ واپس لوٹیں تو تم نے انہیں ہلاک کرنا ہے اور باقی چوکی والوں کو بھی ہوشیار کر دو۔ چاہے اس کے لئے تمہیں شٹل کار کو ہی کیوں نہ تباہ کرنا پڑے اوور"۔۔۔ نمبر ون نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر باس اوور"۔۔۔ جارج نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"۔۔۔ نمبر ون نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار نمایاں تھے۔

"اس کا مطلب ہے اس وقت مجرم شٹل کار میں سوار لیبارٹری کی طرف بڑھے چلے آ رہے ہیں"۔۔۔ لیڈی ایگز نے سرد لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔۔۔ اور میں حیران ہوں کہ یہ مجرم کوئی مافوق الفطرت لوگ ہیں۔ جو اتنے انتظامات کے باوجود بھی اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں"۔۔۔ نمبر ون نے کہا۔

"اس شٹل کار کو راستے میں ہی تباہ ہونا چاہیے ہر قیمت پر" ۔۔۔۔۔۔
لیڈی ایگلز نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا ۔

"میڈم ۔۔۔۔۔ شٹل کار ایک بار وہاں سے چل پڑے تو اُسے راستے میں روکا نہیں جا سکتا ۔ صرف شٹل کار میں موجود افراد ہی بریک پیڈل لگا کر اُسے روک سکتے ہیں ۔ اور اس کی سپیڈ اتنی تیز ہے کہ چلتے ہوئے اس پر نہ ہی فائرنگ ہو سکتی ہے اور نہ ہی اُسے بم سے تباہ کیا جا سکتا ہے" ۔۔۔۔۔ نمبر ون نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔

"کیا شٹل کار کو واپس لے جایا جا سکتا ہے" ۔۔۔۔۔ لیڈی ایگلز نے پوچھا ۔

"نہیں ۔۔۔۔ جب تک وہ لیبارٹری گیٹ پر نہ پہنچ جائے اس کی میگنٹ راڈ کو پلٹایا نہیں جا سکتا" ۔۔۔۔۔ نمبر ون نے جواب دیا ۔

"اس کا مطلب ہے مجرم اس شٹل کار کے ذریعے لازماً لیبارٹری گیٹ تک پہنچ جائیں گے ۔ وہاں پہنچتے ہی اس کار کو بم سے اڑا دیا جائے تو یہ مجرم ہلاک ہو سکتے ہیں" ۔

"جی ہاں ۔۔۔۔ لیبارٹری گیٹ پر انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے ۔ ویسے مجھے مجرموں کی بے وقوفی پر حیرت ہو رہی ہے ۔ سرنگ کراس کرنے کے باوجود وہ ہماری مرضی کے بغیر لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتے پھر اس طرح ان کی آمد کا تو سوائے ان کی موت کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا" ۔۔۔۔۔ نمبر ون نے جواب دیا ۔

"تو چلو ہمیں فوراً لیبارٹری گیٹ پر پہنچنا چاہیے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ

خوف ناک مجرم لیبارٹری میں داخل ہو جائیں اور ہم بیٹھے یہاں باتیں ہی کرتے رہ جائیں" ۔۔۔۔۔ لیڈی ایگلز نے کرخت لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں اٹھ کر آگے پیچھے چلتے ہوئے تیزی سے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے ۔



"عمران صاحب حالات بالکل ہمارے خلاف جا رہے ہیں اس طرح اندھا دھند ہم اتنی بڑی لیبارٹری میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں اور اگر ہو بھی جائیں تو لیبارٹری کے تباہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارا بھی حشر عبرت ناک ہو گا" ۔۔۔۔۔ صفدر نے قریب بیٹھے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

اس وقت وہ شٹل میں سفر کر رہے تھے اور شٹل خوف ناک حد تک تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس حیرت انگیز سرنگ میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔

"تمہارا تجربہ اپنی جگہ درست ہے لیکن بعض مواقع پر اندھا دھند اقدامات کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں ہوتا ۔ بہرحال جب او کھلی میں سر

دے دیا ہے تو پھر موسلوں سے کیا ڈرنا؟" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا تو خیال ہے اس بار موسلے ہمارا سر پچکا کر ہی چھوڑیں گے۔" ——— کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"باقی لوگوں کی تو مجھے فکر نہیں البتہ تنویر کا مسئلہ ہے جب پچکا ہوا سر لے کر واپس جائے گا تو جولیا نے تو اُسے گھاس بھی نہیں ڈالنی اور اگر ڈال بھی دے تو یہ پچکے ہوئے منہ سے کیسے کھائے گا۔" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سوائے تنویر کے سب ہنس پڑے۔ ان کے چہروں پر چھایا ہوا تناؤ عمران کی بات سے ختم ہو گیا۔

"یہ ایکسٹو بھی بالکل ہی پاگل ہے جس نے تم جیسے احمق کو سر پر چڑھا رکھا ہے۔ اب دیکھو خواہ مخواہ پوری ٹیم تمہاری حماقت کی وجہ سے موت کے گھاٹ اتر جائے گی۔" ——— تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو ——— یہاں ایک جولیا نہیں مانتی۔ وہاں اللہ تعالیٰ ستر حوریں دے دے گا۔ عیش کرنا۔" ——— عمران نے جواب دیا اور تنویر بُرا سا منہ بنا کر خاموش ہو رہا۔ اُسے شاید اس وقت آنے والے حالات کے متعلق تشویش لاحق تھی۔

"ویسے عمران صاحب ——— اب پروگرام کیا ہے کچھ ہمیں بھی پتہ تو چلے۔ ہم تو اس کٹھ پتلیوں کی طرح آپ کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔" ——— صفدر نے پوچھا۔

"دیکھو صفدر ——— مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اس لیبارٹری کو تباہ

کرنا ہے۔ یہاں ایک ایسا بم تیار ہو رہا ہے جو پوری انسانیت کے لئے خطرناک ہے۔ لیکن یہ لیبارٹری اس انداز میں بنائی گئی ہے کہ یہاں تک پہنچنا ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں اس انداز میں اس میں داخل ہونا پڑ رہا ہے ——— بہرحال وہاں پہنچ کر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ سب سے پہلے ہم نے میک اپ باکس کی تلاش کرنی ہے کیونکہ اس کے بغیر حالات ہم سے نہیں سنبھل سکتے۔ اب آگے کیا ہوگا اس کے بارے میں سوچنا فضول ہے۔ ہمارا کام صرف کوشش کرنا ہے۔ اور وہ ہم کر رہے ہیں۔" ——— عمران نے سنجیدہ ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے ہمارا اس طرح داخلے کا علم لیبارٹری والوں کو ہو چکا ہو اس لئے ہمیں شٹل رکتے ہی گھیرا جا سکتا ہے یا پھر یہ شٹل ہی تباہ کی جا سکتی ہے۔" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جو ہوگا دیکھا جائے گا۔" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور سب خاموش ہو رہے۔ کیوں کہ ظاہر ہے اس کے علاوہ کسی کے پاس کوئی اور جواب بھی تو نہ ہو سکتا تھا۔

عمران بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔ شٹل کو حرکت میں آئے ہوئے پچاس منٹ گزر چکے تھے۔ اور عمران جانتا تھا کہ دس منٹ بعد شٹل لیبارٹری گیٹ پر پہنچ جانے گی اور اس کے بعد موت کا کھیل شروع ہو جائے گا۔ اندھا کھیل جس کا بظاہر شکار وہ خود ہی معلوم ہو رہے تھے۔

پھر جیسے ہی گھنٹہ پورا ہونے میں پانچ منٹ بقایا رہ گئے تو عمران

نے صفدر کو بریک پیڈل دبانے کا اشارہ کیا اور صفدر نے بریک پیڈل پر پوری قوت سے دباؤ ڈال دیا۔ بریک پیڈل دیتے ہی شٹل کار کو زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس کی رفتار یک دم آہستہ ہوتی چلی گئی۔ تین چار زبردست جھٹکے کھانے کے بعد شٹل آہستہ آہستہ رک گئی۔

"چلو ہمیں باہر نکلنا ہے ——— صفدر ——— تم اس پیڈل کو دبائے رکھو جب ہم سب باہر آجائیں تو تم نے پیڈل چھوڑتے ہی باہر چھلانگ لگانی ہے" ——— عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ اس نے ساتھ والا دروازہ کھول دیا تھا۔ اور پھر عمران سمیت سب کے باہر نکل جانے کے بعد صفدر نے ایک لات دروازے کے کونے پر رکھی اور دوسرے لمحے اس نے اپنے جسم کو باہر کی طرف جھکایا اور بریک پیڈل پر سے پیر ہٹا کر وہ قلابازی کھا کر باہر جا گرا۔ بریک پیڈل سے پیر ہٹتے ہی شٹل کار ایک جھٹکا کھا کر انتہائی رفتار سے آگے بڑھ گئی۔ اور صفدر قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"ویل ڈن صفدر" ——— عمران نے اسے شاباش دیتے ہوئے کہا۔ سرنگ کافی دور تک سیدھی چلی گئی تھی اس کے بعد مڑ جاتی تھی۔ شٹل کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی۔ اور پھر موڑ پر جا کر گھوم کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔

"آؤ جلدی کرو" ——— عمران نے بھی اس موڑ کی طرف دوڑتے ہوئے کہا۔ اور باقی لوگ بھی اس کی پیروی کرنے لگے۔ اور پھر جیسے ہی وہ سب اس موڑ کے پاس پہنچے۔ اچانک ٹھٹھک کر رک گئے۔ کیونکہ اسی لمحے انہیں دور سے ہی ایک زوردار دھماکے کی آواز

سنائی دی۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی بم پھٹا ہو۔

"میرا خیال ہے شٹل کار تباہ کر دی گئی ہے" ——— عمران نے موڑ پر رکتے ہوئے کہا اور پھر موڑ سے جھانکتے ہی انہیں تھوڑی دور شٹل کار جلتی ہوئی نظر آگئی۔ اس کے پرزے ساری سرنگ میں بکھرے ہوئے تھے۔ سرنگ کا یہاں اختتام تھا۔ اس کے بعد ٹھوس دیوار نظر آ رہی تھی۔

"ہوشیار ——— یہ لوگ یقیناً دیوار ہٹا کر شٹل کار کو دیکھنے آئیں گے۔ اس وقت ہم نے فائرنگ کرتے ہوئے اندر داخل ہونا ہے" عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان سب نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں سنبھال لیں۔

اور پھر چند لمحوں بعد ہی واقعی اسی طرح ہوا۔ دیوار درمیان میں سے ہٹ گئی اور پھر چار مسلح افراد اس میں سے نکل کر تیزی سے شٹل کار کی طرف بڑھتے چلے آئے۔ اب دیوار کی دوسری طرف ایک کمرہ سا نظر آ رہا تھا۔ جس کی دیوار پر مختلف بٹن نظر آ رہے تھے عمران نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بم نظر آنے لگ گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ بم کمرے کی طرف اچھال دیا۔

"فائر" ——— عمران نے بم پھینکتے ہی چیخ کر کہا اور اس کے ساتھیوں کی مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے فضا گونج اٹھی۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور جس جگہ کمرہ تھا وہاں دھواں ہی دھواں سا چھا گیا۔ وہ چاروں آدمی مشین گنوں کی گولیوں کا شکار ہو چکے تھے۔

"آؤ" ——— عمران نے دھماکہ ہوتے ہی کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے اس دھوئیں میں گھستے چلے گئے۔

دھوئیں اور گرد کی وجہ سے انہیں بظاہر کچھ نظر نہ آرہا تھا۔ لیکن عمران نے ایک طرف جاتی ہوئی راہداری دیکھ لی جس میں اُسے کچھ لوگوں کی جھلک بھی دکھائی دی اور عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا فائر کھول دیا۔ راہداری میں چیخیں سی ابھریں اور عمران اُسی طرح فائرنگ کرتا ہوا اس راہداری میں دوڑتا چلا گیا ——— اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔ راہداری کے آخر میں ایک موڑ تھا۔ جیسے ہی وہ وہاں پہنچے۔ اچانک ان کے قدموں کے قریب کوئی چیز آگری۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے۔ ان کے جسم یوں مفلوج ہو گئے تھے کہ چاہنے کے باوجود حرکت نہ کر سکتے تھے۔ اور ظاہر ہے اس کے بعد بے بسی کی موت ان کا مقدر بن چکی تھی۔

لیڈی ایگزا اور ہمبرڈن جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے وہاں موجود افراد احتراماً کھڑے ہو گئے۔

"راجر ——— سٹنل کال پہنچ گئی" ——— ہمبرڈن نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں جناب ——— ابھی تک تو نہیں پہنچی" ——— راجر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کمرے میں ایک بڑی سی مشین تھی۔ جس کے سامنے دو آدمی سفید کوٹ پہنے موجود تھے۔ جب کہ راجر ایک طرف میز کرسی لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ میز کے ساتھ چار کرسیاں موجود تھیں۔ ہمبرڈن اور لیڈی ایگزا ان کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ مشین کے اوپر ایک بڑی سی سکرین نصب تھی جس سے ایک کمرے کا منظر نظر آرہا تھا ——— جس کی دیواروں پر بے شمار بٹن نظر آرہے تھے۔ یہ کمپیوٹر چیکنگ روم تھا۔ اس میں سے گزرنے والا مشینی طور پر چیک ہو جاتا تھا۔ اور جب کمپیوٹر اُسے او کے کرتا تو پھر کمرے میں موجود مشین کے ذریعے اُسے اس کمرے سے متعلقہ راہداری میں پہنچا دیا جاتا۔

"شٹل کار تمہاری سکرین پر کس وقت آتی ہے" ـــــ نمبرون نے پوچھا۔

"جیسے ہی وہ موڑ مڑے گی سکرین پر ظاہر ہو جائے گی" ـــــ راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ـــــ شٹل کار میں مجرم بیٹھ کر لیبارٹری میں آ رہے ہیں۔ اس لئے ہم نے اس شٹل کار کو یہاں پہنچتے ہی تباہ کر دینا ہے۔ تاکہ مجرموں کا اکٹھے ہی خاتمہ ہو سکے۔ تم فوری طور پر اس کا انتظام کرو" نمبرون نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"شٹل کار تباہ کرنی ہے" ـــــ راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــ جلدی کرو ـــ سوچو مت" ـــــ نمبرون نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"بہتر سر" ـــ راجر نے کہا اور پھر بھاگتا ہوا وہ اس مشین کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے مختلف بٹن دبائے اور ایک راڈ گھما کر اس نے ایک ہینڈل پر ہاتھ رکھ لیا۔ لیڈی اینگلز اور نمبرون کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اس لئے مطمئن تھے کہ انہیں معلوم تھا کہ مجرم چاہے کچھ بھی کیوں نہ کرلیں وہ ان کی مرضی کے بغیر لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتے ـــــ اور لیبارٹری میں داخل نہ ہونے کے بعد ظاہر ہے وہ زیادہ سے زیادہ واپس بھاگیں گے۔ جب کہ سرنگ میں موجود چوکیوں کے مسلح افراد ان کا خاتمہ آسانی سے کر سکتے ہیں۔

اور پھر چند لمحوں بعد ہی سکرین پر شٹل کار نظر آئی اور پلک جھپکنے میں وہ دیوار کے قریب آکر آہستہ ہونے لگی۔

"اڑا دو" ـــــ نمبرون نے چیخ کر کہا اور راجر نے بجلی کی سی تیزی سے ہینڈل کو کھینچ لیا۔ ہینڈل کھینچتے ہی دیوار میں سے ایک بم سا نکلا اور سیدھا شٹل کار سے جا ٹکرایا۔ دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور شٹل کار کے پرزے سرنگ میں بکھرتے چلے گئے۔ اور اس کی باقی ماندہ باڈی کو آگ لگ گئی۔

"ویری گڈ شو" ـــــ نمبرون اور لیڈی اینگلز نے بیک وقت چیختے ہوئے کہا۔

"اب چار آدمی بھیجو جو ان کی لاشیں اٹھا لائیں" ـــــ لیڈی اینگلز نے کہا اور راجر نے مشین کا ایک بٹن دباتے ہوئے یہی حکم دوہرا دیا۔ چند لمحوں بعد انہیں سکرین پر دیوار ہٹتی نظر آئی اور اس کمرے میں سے چار مسلح آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے تیزی سے شٹل کار کی طرف بڑھتے نظر آتے۔ ابھی وہ شٹل کار کے قریب پہنچے ہی تھے کہ اچانک موڑ پر سے کوئی چیز اڑتی ہوئی آئی اور اس کمپیوٹر روم میں آ گری جو دیوار ہٹنے سے ظاہر ہوئی تھی ـــــ اور اس کے بعد بیک وقت دو چیزیں سامنے آئیں۔ خوفناک دھماکے سے کمپیوٹر روم اڑتا چلا گیا اور ساتھ ہی مشین گنیں چلنے اور ان چار آدمیوں کے گرنے کا منظر نظر آیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔

"اوہ ـــ کمپیوٹر روم اڑ گیا" ـــــ راجر نے حیرت سے چیختے

ہوئے کہا اور اس نے تیزی سے مشین کے مختلف بٹن دبائے اور ایک ناب کو گھمایا تو دھوئیں کی تہہ پتلی ہوتی نظر آئی۔

نمبر ون اور لیڈی ایگزکمپیوٹر روم کے اٹھتے ہی بوکھلا کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں پھٹی پڑ رہی تھیں۔ اور پھر سکرین پر انہوں نے آٹھ مسلح افراد کو تیزی سے دوڑ کر دھوئیں میں داخل ہوتے دیکھا۔ اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دائیں طرف مڑے اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور دائیں طرف کی راہداری میں موجود دو افراد زمین پر گر کر تڑپنے لگے۔

"انہیں مار ڈالو — ختم کر دو" — نمبر ون نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے راجر نے بڑی پھرتی سے مختلف بٹن دبائے اور پھر ایک سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے راہداری میں ان حملہ آوروں کے قدموں میں کوئی چیز گر کر پھٹی اور پھر وہ سارے یوں زمین پر گرتے چلے گئے جیسے ان کے جسم مفلوج ہو گئے ہوں۔

"باس — اس راہداری میں انہیں یہاں سے صرف مفلوج کیا جا سکتا تھا۔ وہ میں نے کر دیا ہے۔ لیکن اس کا اثر صرف دس منٹ تک رہے گا" — راجر نے مڑ کر نمبر ون اور لیڈی ایگز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے — آدمی بھیج کر ان کا خاتمہ کر دو فوراً" — نمبر ون نے اطمینان کی طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں — انہیں ٹیبو روم میں لے چلو۔ میں انہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گی۔ ان لوگوں نے میرے ساتھیوں کا خاتمہ کیا ہے۔ ان کی موت آسان

نہیں ہونی چاہیے" — لیڈی ایگز نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مگر میڈم یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ان کی فوری موت ہی ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ ٹھیک ہوتے ہی ہمارے لئے پھر خطرہ نہ بن جائیں" — نمبر ون نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"نمبر ون — تم میری توہین کر رہے ہو۔ تم نہیں جانتے کہ لیڈی ایگز کسے کہتے ہیں۔ میں ان مجرموں سے نپٹنا اچھی طرح جانتی ہوں" — لیڈی ایگز نے انتہائی درشت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے راجر — چیف باس کے حکم کی تعمیل کر دو" — نمبر ون نے شکست خوردہ لہجے میں راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور راجر نے مشین کا ایک بٹن دبا کر وہی حکم آگے دہرا دیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد بارہ آدمی راہداری میں داخل ہوتے دکھائی دیئے۔ انہوں نے زمین پر پڑے ہوئے حملہ آوروں کو اٹھا کر کندھوں پر لادا اور راہداری سے باہر نکل گئے۔

"راجر — فوری طور پر کمپیوٹر روم کی مرمت کراؤ اور نظام ٹھیک کراؤ" — نمبر ون نے راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر باس — بہرحال اس میں دو دن لگ جائیں گے اور پھر سامان وینزویلا سے منگوانا ہوگا" — راجر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے کرو۔ اور سٹور روم سے دوسری شٹل کار منگوا لو۔ اور چوکی نمبر ون پر دس اور آدمی بھیج دو۔ وہاں موجود لاشوں کو

ٹھکانے لگوا دو" ۔۔۔۔ نمبر وَن نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب ۔۔۔ میں سب انتظام کر لیتا ہوں" ۔۔۔۔ راجر نے جواب دیا۔

"آئیے میڈم چلیں ۔۔۔ یہ لوگ بلیو روم میں پہنچ گئے ہوں گے" نمبر وَن نے مڑ کر لیڈی انگلز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم اپنے دفتر میں جا کر ٹونی کو ہدایات دو۔ ان سے میں نپٹ لوں گی" ۔۔۔ لیڈی انگلز نے کمرے سے باہر نکلتے ہی نمبر وَن کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"جی فرمائیے ۔۔۔ کیا احکامات دیتے ہیں" ۔۔۔ نمبر وَن نے پوچھا۔

"ٹونی کو باقاعدہ شیرف کے عہدے پر ترقی دے دو۔ اُسے کہہ دو کہ وہ سیڈ فارم پر پوری تحقیقات کرے اور جو لوگ ان لوگوں کے وہاں داخلے کے قصور وار پائے جائیں انہیں گولی سے اڑا دیا جائے اس سلسلے میں ٹونی کو مکمل اختیارات ہوں گے۔ اور آئندہ کے لئے سیڈ فارم میں منیجر اور سیکورٹی انچارج وغیرہ تم خود لیبارٹری سے تعینات کر کے بھیج دینا" ۔۔۔ لیڈی انگلز نے راہداری میں چلتے ہوئے تفصیلی احکامات دیئے۔

"بہتر میڈم ۔۔۔ آپ کے احکامات کی تعمیل ہو گی" ۔۔۔ نمبر وَن نے جواب دیا۔

"تم ان احکامات سے فارغ ہو کر بلیو روم میں آجانا۔ اور پھر دیکھو کہ لیڈی انگلز کے ہاتھوں ان لوگوں کی موت کیسے واقع ہوتی ہے"

لیڈی انگلز نے بڑے سفاک لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم ۔۔۔ میں آجاؤں گا" ۔۔۔ نمبر وَن نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ اور پھر چند قدم بعد ہی اس کا دفتر آگیا اور وہ لیڈی انگلز سے علیحدہ ہو کر اپنے دفتر میں داخل ہو گیا۔ جب کہ لیڈی انگلز تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بلیو روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی سے اس تصور سے ہی محظوظ ہو رہی تھی کہ وہ کس طرح ان حملہ آوروں کو تڑپا تڑپا کر مارے گی۔



بلیو روم میں لکڑی کی آٹھ بنچیں ایک قطار میں پڑی ہوئی تھیں اور ان سب پر عمران اور اس کے ساتھی پشت کے بل لیٹے ہوئے تھے ان بنچوں کے ساتھ چمڑے کے مضبوط بلٹیں منسلک تھیں۔ اور ان بلٹوں کے ذریعے ان سب کو اچھی طرح سے باندھ دیا گیا تھا۔ ان کے جسم مفلوج تھے صرف وہ سوچ سکتے تھے۔ دیکھ سکتے تھے لیکن حرکت کرنے سے قطعاً معذور تھے۔ کمرے میں دس کے قریب سٹین گنوں سے مسلح افراد دیواروں

کے ساتھ پشت لگائے کھڑے تھے۔ سٹین گنیں انہوں نے ہاتھوں میں یوں پکڑ رکھی تھیں کہ ایک لمحے میں وہ ان پر فائر کھول سکتے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بنچوں پر خاموش پڑے ہوئے تھے۔ عمران کی آنکھیں بند تھیں وہ شاید کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔

اچانک کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور لیڈی انگلز اندر داخل ہوئی اس کے اندر داخل ہوتے ہی کمرے میں موجود سب سٹین گن بردار چوکنے ہو گئے۔ لیڈی انگلز کی آنکھوں میں وحشیانہ چمک تھی۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کے قریب آکر رک گئی۔ عمران کی نظریں لیڈی انگلز پر جمی ہوئی تھیں۔ لیڈی انگلز کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک ابھر آئی تھی۔ ایک ایسی چمک جیسے ڈوبتے کو اچانک ساحل نظر آجائے۔

"کیا تم بول سکتے ہو"۔۔۔۔ لیڈی انگلز نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں کرختگی تھی۔

"صرف مردانی آواز میں بول سکتے ہیں"۔۔۔۔ اچانک عمران نے جواب دیا اور لیڈی انگلز چونک کر اُسے دیکھنے لگی۔ باقی لوگ خاموش پڑے رہے۔

"تم نے میرے ساتھیوں کو قتل کیا ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری موت عبرتناک ہونی چاہیئے۔ اور تم دیکھنا کہ تمہاری موت کیسی عبرتناک ہوتی ہے"۔۔۔۔ لیڈی انگلز نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"تم لیڈی انگلز کہلاتی ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔۔ میں لیڈی انگلز ہوں۔ جس کا نام سن کر ہی دشمن دہشت سے مر جاتے ہیں"۔۔۔۔ لیڈی انگلز نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارا اصلی نام تو اس سے بھی زیادہ خوب صورت ہے۔ لیڈی اسمارا۔ کیا میٹھا نام ہے۔ کاش راک فیلر زندہ ہوتا تو وہ تمہیں کبھی نام نہ بدلنے دیتا"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور راک فیلر کا نام سنتے ہی لیڈی انگلز لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔ وہ یوں چونک کر عمران کو دیکھنے لگی جیسے اُسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو۔

"تم کون ہو اور میرے اصلی نام اور راک فیلر سے کیسے واقف ہو"۔ لیڈی انگلز کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"میرا نام عمران ہے۔ اگر راک فیلر زندہ ہوتا تو وہ کم از کم تمہیں اس طرح تمہارے سامنے پڑا ہوا کبھی برداشت نہ کرتا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے تاثر انگیز لہجے میں رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران"۔۔۔۔ لیڈی انگلز نے غور سے عمران کی شکل دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اُسے اپنے ماضی میں پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو۔

"تمہیں یقیناً وہ وقت یاد ہو گا جب فلاڈیلفیا کے چڑیا گھر کے خونی مگرمچھوں کے تالاب میں راک فیلر گر پڑا تھا۔ اور اس سے پہلے کہ راک فیلر کو یہ آدم خور مگرمچھ کھا جاتے کہ۔۔۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ عمران نے اُسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ تو تم وہی علی عمران ہو۔ جو آکسفورڈ میں پڑھتا تھا۔ اور تم نے اپنی جان پر کھیل کر راک فیلر کو بچا لیا تھا۔ آہ اب مجھے یاد آ گیا۔ اوہ راک فیلر تو تمہاری دوستی میں دیوانہ تھا۔ آہ تم راک فیلر کے دوست علی عمران ہو۔ جس کے متعلق راک فیلر نے مرتے ہوئے وصیت کی تھی کہ میرا انتقام وہی لے گا اور جب تمہیں اطلاع ملی تو تم اس خوف ناک غنڈے شمدون سے ٹکرا گئے۔ اور تم نے اُسے اس طرح مارا کہ پوری دنیا کو معلوم ہو گیا کہ راک فیلر کا انتقام لے لیا گیا ہے" ۔۔۔۔ لیڈی انگلز نے یوں کہا جیسے اس کے سامنے ماضی کی فلم چل رہی ہو۔ اس کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں اور چہرے پر وحشت کی بجائے معصومیت کا تاثر نمایاں تھا۔

"ہاں ۔۔۔۔ میں وہی علی عمران ہوں۔ لیڈی اسمارا تمہارے شوہر راک فیلر کا وہی دوست" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"مم ۔۔۔۔ مگر اب تم مجرم ہو اس لیبارٹری کو اڑانے آئے ہو۔ جس کی میں چیف باس ہوں۔ جس کی حفاظت میری ذمہ داری ہے۔ کاش! تم مجھے اس حالت میں نہ ملتے۔ کاش! تم کسی اور روپ میں مجھے ملتے تو میں تمہارے پیر دھو کر پیتی" ۔۔۔۔ لیڈی انگلز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تم شاید یہ سوچ رہی ہو کہ میں تمہیں پچھلے تعلقات کا واسطہ دے کر تم سے رحم کی بھیک مانگ رہا ہوں۔ نہیں علی عمران کبھی کسی سے بھیک نہیں مانگتا۔ میں تو صرف اتنا کہہ رہا تھا کہ تمہارا اصل نام تمہارے اس نام سے زیادہ خوب صورت تھا۔ البتہ تمہیں دیکھنے کے بعد میں نے

راک فیلر کی روح سے یہ وعدہ ضرور کر لیا ہے کہ میں تمہیں جان سے نہیں ماروں گا۔ راک فیلر کی خاطر تمہاری جان بخش دوں گا۔ اور یہ میرا وعدہ ہے۔ جہاں تک اس لیبارٹری کا تعلق ہے۔ اس میں ایکس بم تیار کیا جا رہا ہے۔ جو پوری انسانیت کے لئے بھیانک خطرہ ہے۔ اسے تباہ ہونا ہے ہر قیمت پر" ۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اسی حالت میں یہ باتیں کر رہے ہو۔ جب کہ تم میرے سامنے لاش کی صورت میں پڑے ہو۔ میرے ایک اشارے پر تمہارا مفلوج جسم ٹکڑوں میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ لیکن نہیں! تمہارے راک فیلر پر میرے شوہر پر بڑے احسان ہیں۔ اور ان احسانات کا بدلہ صرف اسی طرح اتارا جا سکتا ہے کہ میں تمہیں جان سے نہیں ماروں گی صرف تمہاری ایک ٹانگ اور ایک بازو کو کاٹ دیا جائے گا۔ تمہاری ایک آنکھ نکال دی جائے گی تمہارا آدھا چہرہ تیزاب سے گلا دیا جائے گا۔ اور تمہارے آدھے جسم سے کھال نوچ لی جائے گی ۔۔۔۔ لیڈی انگلز تم پر صرف اتنا رحم کر سکتی ہے۔ حالانکہ اتنا رحم بھی لیڈی انگلز کے لئے گالی کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن پھر بھی میں یہ رحم ضرور کروں گی کیوں کہ تم راک فیلر کے دوست ہو" ۔۔۔۔ لیڈی انگلز کے چہرے پر ایک بار پھر خشونت سی ابھر آئی۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ تمہارا جو جی چاہے کرو۔ بہر حال میں اپنے وعدے پر قائم ہوں۔ تمہیں جان سے نہیں ماروں گا" ۔۔۔۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تم شاید موت کو سامنے دیکھ کر اپنے حواس میں نہیں رہے۔ —— لیڈی اینگلز ناقابلِ تسخیر ہے۔ لیڈی اینگلز بذاتِ خود موت کا دوسرا نام ہے۔ اور اس کا ثبوت تم ابھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے تمہارے ساتھی تمہارے سامنے عبرت ناک موت مریں گے" —— لیڈی اینگلز نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے کمرے میں موجود سٹین گن برداروں کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

"سنو —— یہ اسلحہ رکھ دو اور اپنے خنجر نکال لو۔ اور اس عمران کو چھوڑ کر سب سے پہلے باقی لوگوں کی ایک ایک آنکھ نکال دو۔ پھر ان کی انگلیاں کاٹ دو۔ پھر ان کے جسموں پر خنجر سے زخم ڈال دو۔ اور ان زخموں پر نمک چھڑک دو۔ اور ان کے ہاتھ پیر باندھ کر انہیں فرش پر تڑپنے کے لئے چھوڑ دو —— جب یہ تڑپ تڑپ کر تھک جائیں تو پیروں کی طرف سے ان کے جسم کاٹنے شروع کر دو۔ ہر زخم پر نئے سرے سے نمک چھڑکو۔ اور یہ کارروائی اس وقت تک جاری رہے جب تک یہ مر نہ جائیں" —— لیڈی اینگلز نے بڑے سرد لہجے میں سٹین گن برداروں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور سٹین گن برداروں نے فوراً ہی اپنی سٹین گنیں دیوار کے ساتھ رکھیں اور جیبوں سے خنجر نکال کر وہ عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھتے چلے آئے۔ ان کے چہروں سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ لیڈی اینگلز کے ایک ایک حکم کی باقاعدہ تعمیل کریں گے۔

"چلو دوستو —— بہت آرام ہو گیا" —— اچانک عمران نے کہا اور دوسرے لمحے وہ یوں بنچ سے اچھلا جیسے اب تک اپنی مرضی

سے اس پر لیٹا ہوا ہو۔ اس کے جسم پر بندھی ہوئی بیلٹیں اچھل کر فرش پر جا گری تھیں۔ عمران کے ناخنوں میں موجود بلیڈوں نے کافی پہلے ہی بنچ کے نیچے سے ان بیلٹس کو کاٹ دیا تھا۔ بنچ پر لیٹنے کے کچھ منٹوں بعد ہی عمران کو محسوس ہو گیا تھا کہ اس کا جسم حرکت کر سکتا ہے۔ اور مفلوج کر دینے والی گیس کا اثر ختم ہو چکا ہے —— اور مردانی آوازیں بولنے کے الفاظ وہ خصوصی کوڈ تھے جو دراصل عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہے تھے۔ ان کا مطلب یہی تھا کہ وہ حملے کے لئے تیار ہو جائیں اور ظاہر ہے عمران کے ان الفاظ کے بعد انہوں نے بھی اپنے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈ استعمال کر لئے۔ عمران نے لیڈی اینگلز کی توجہ اپنے ساتھیوں سے ہٹانے کے لئے اُسے باتوں میں الجھا لیا تھا —— چنانچہ جیسے ہی عمران اچھلا اس کے تمام ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اچھلے اور دوسرے لمحے کمرے کا نقشہ ہی بدل گیا۔ عمران نے چھلانگ لگاتے ہی بجلی کی سی تیزی سے سامنے کھڑی ہوئی لیڈی اینگلز کو چھاپ لیا۔ لیڈی اینگلز کو شاید خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی اس طرح حرکت میں آ جائیں گے —— اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ذرا بھی جدوجہد نہ کر سکی۔ اور عمران نے ایک بازو اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کی کمر میں ڈال کر اُسے اپنے جسم کے آگے رکھ کر جکڑ لیا اور تیزی سے پیچھے ہٹتا ہوا دیوار کے ساتھ جا لگا۔ اس کے ساتھیوں نے زمین پر گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے خنجر بردار آدمیوں کو چھاپ لیا —— جب کہ تنویر نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھوں میں سٹین گن آ گئی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ باقاعدہ لڑائی کا آغاز ہوتا۔ تنویر نے

سٹین گن کا فائر کھول دیا۔ اور کمرہ چیخوں سے گونج اٹھا۔ فیصلہ چند ہی لمحوں میں ہو گیا کیونکہ تنویر کے فائر کرتے ہی عمران کے ساتھی بجلی کی سی تیزی زمین پر گرتے چلے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے ہی برسٹ میں لیڈی انگلز کے ساتھی خون کی آبشاریں بہلتے ہوئے نیچے جا گرے۔

"اسے چھوڑ دو عمران"۔۔۔۔۔ تنویر نے سٹین گن کا رخ لیڈی انگلز کی طرف کرتے ہوئے وحشت ناک لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔۔۔۔۔ میں اس کی جان بخشی کا وعدہ کر چکا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور تنویر نے دانت بھینچتے ہوئے سٹین گن کا رخ بدل دیا۔ عمران کے ساتھیوں نے بھی سٹین گنیں اٹھا لیں۔

"تم دروازے پر کھڑے ہو جاؤ تنویر ۔۔۔۔۔ اور جو اندر آئے اُسے بھون ڈالو"۔۔۔۔۔ عمران نے چیخ کر تنویر سے کہا اور تنویر لپک کر دروازے کی سائیڈ میں رک گیا۔

اُسی لمحے باہر سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور تنویر نے سٹین گن کا رخ دروازے کی طرف کر کے فائر کھول دیا۔ باہر راہداری میں چیخوں کی آوازیں ابھریں اور پھر دروازے پر باہر سے گولیوں کی بوچھاڑ پڑی۔ اُسی لمحے کسی نے چیخ کر کہا کہ کمرے کو بم سے اڑا دو۔

"تمہاری لیڈی انگلز ہمارے قبضہ میں ہے۔ اگر تم اس کی جان بچانا چاہتے ہو تو ہم سے سودا کر لو"۔۔۔۔۔ اچانک عمران نے چیخ کر کہا۔

"نہیں ۔۔۔۔۔ لیڈی انگلز زندہ نہیں ہو سکتی۔ اڑا دو کمرے کو اڑا دو"۔۔۔۔۔ باہر سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔

"ٹھہرو نمبرون ۔۔۔۔۔ میں زندہ ہوں"۔۔۔۔۔ اچانک لیڈی انگلز نے خود ہی چیخ کر کہا۔

"رک جاؤ ۔۔۔۔۔ لیڈی انگلز زندہ ہے ۔۔۔۔۔ رک جاؤ"۔۔۔۔۔ دوسرے لمحے اُسی آواز نے چیخ کر کہا۔

"نمبرون ۔۔۔۔۔ اب بھی وقت ہے ہم سے سودا کر لو۔ ورنہ۔۔۔۔۔" عمران نے لیڈی انگلز کی گردن کے گرد لپٹے ہوئے بازو کو زور سے جھٹکا دیتے ہوئے کہا اور لیڈی انگلز کے منہ سے بے اختیار کرب ناک چیخ نکل گئی۔

"رک جاؤ ۔۔۔۔۔ لیڈی انگلز کو کچھ مت کہو۔ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔۔ باہر سے نمبرون نے چیخ کر پوچھا۔

"ہم صحیح سلامت اس لیبارٹری سے باہر نکلنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہم تیار ہیں ۔۔۔۔۔ تم لوگ باہر آ جاؤ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں صحیح سلامت لیبارٹری سے باہر نکال دیا جائے گا"۔۔۔۔۔ نمبرون نے فوراً ہی عمران کی شرط پر راضی ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم لیڈی انگلز کو اپنے ہمراہ لے جائیں گے۔ اور اسے اس وقت چھوڑیں گے جب ہم لیبارٹری سے نکل کر محفوظ جگہ پر پہنچ جائیں گے"۔۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

"تم لیڈی انگلز کو چھوڑ دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں صحیح سلامت لیبارٹری سے نکال دیا جائے گا"۔۔۔۔۔ نمبرون نے باہر سے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"سنو لیڈی اسمارا ——— اگر تم راک فیلر کی روح کی قسم کھا کر وعدہ کرو کہ ہمیں صحیح سلامت لیبارٹری سے نکل جانے دو گی تو میں اب بھی تمہارے وعدے پر اعتبار کر سکتا ہوں" ——— عمران نے لیڈی ایگلز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں راک فیلر کی روح کی قسم کھا کر وعدہ کرتی ہوں کہ لیبارٹری کے اندر تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا" ——— لیڈی ایگلز نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر تم نے وعدہ خلافی کی تو پھر میں بھی راک فیلر سے کئے ہوئے اپنے وعدے سے دست بردار ہو جاؤں گا کہ تمہاری جان بخش دوں" ——— عمران نے بڑے سرد لہجے میں کہا اور اس نے ایک جھٹکے سے لیڈی ایگلز کو آگے کی طرف دھکیل دیا۔

"کیا کر رہے ہیں عمران صاحب ——— مجرموں کے وعدے کا کیا اعتبار" ——— تنویر نے درشت لہجے میں کہا اور سٹین گن کی نال لیڈی ایگلز کے پہلو سے لگا دی۔

"پیچھے ہٹ جاؤ تنویر ——— مجھے معلوم ہے لیڈی اسمارا اپنی جان دے سکتی ہے لیکن راک فیلر کی روح سے کیا ہوا وعدہ نہیں توڑ سکتی" عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر سر کو جھٹکتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ عمران کے تمام ساتھی اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ عمران نے حالات کو اپنے خلاف دیکھ کر لیبارٹری کی تباہی کی بجائے جانیں بچانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے اتنی بڑی لیبارٹری کو

یوں کمرے میں کھڑے کھڑے تو تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر تباہ بھی کر دیا جائے تو ظاہر ہے ان کا اپنا انجام بھی سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ ذہنی طور پر عمران کے فیصلے کے حق میں تھے۔

"مطمئن رہو ——— میں اپنے وعدے پر قائم ہوں۔ تمہیں لیبارٹری کے اندر کچھ نہیں کہا جائے گا" ——— لیڈی ایگلز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔

"نمبر ون ——— ہم لوگ باہر آ رہے ہیں۔ میں وعدہ کر چکی ہوں کہ لیبارٹری میں انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ اس لئے تم اپنے آدمیوں کو منع کر دو کہ وہ کوئی حرکت نہ کریں" ——— لیڈی ایگلز نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے زور سے کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم" ——— باہر سے آواز سنائی دی۔ اور لیڈی ایگلز انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

"آؤ دوستو ——— اب ہم لیڈی اسمارا کے مہمان ہیں" ——— عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو آنکھ مارتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار مسکرا پڑے۔ اور پھر وہ دروازے سے باہر نکل کر راہداری میں آ گئے۔ راہداری مسلح افراد سے بھری ہوئی تھی۔ دروازے کے قریب ہی تین آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"لاشیں اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو" ——— نمبر ون نے قریب موجود ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ بھی مڑ کر ان کے ہمراہ چل پڑا۔

"میڈم ——— یہ لوگ تو بندھے ہوئے تھے پھر انہوں نے کیسے آپ سب پر قابو پا لیا" ——— نمبر ون نے حیرت بھرے لہجے میں لیڈی انگلز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں بھی اس چکر میں مار کھا گئی۔ نجانے ان لوگوں نے کیا حربہ اختیار کیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے ان کے پیچھے چلے جا رہے تھے۔

"سنو ——— ہمیں بتاؤ کہ تم ہمیں کہاں لئے جا رہے ہو" ——— عمران نے چلتے چلتے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیبارٹری سے باہر" ——— لیڈی انگلز نے مڑ کر کہا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ——— اب جب کہ ہمارے درمیان یہ بات طے ہو گئی ہے کہ ہم نے لیبارٹری سے نکل جانا ہے۔ اور تم نے اس وقت تک ہمیں کچھ نہیں کہنا۔ تو پھر ہم اطمینان سے بھی جا سکتے ہیں" عمران نے جواب دیا۔

"او کے ——— آؤ دفتر میں بیٹھتے ہیں۔ تم ایک گھنٹہ بعد جا سکتے ہو" ——— لیڈی انگلز نے جواب دیا اور پھر اس نے نمبر ون کو سرگوشیانہ لہجے میں کچھ کہا اور نمبر ون سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

اور لیڈی انگلز مڑ کر ایک کمرے کے دروازے میں داخل ہو گئی عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ یہ بہت بڑا کمرہ تھا۔ جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ لیڈی انگلز نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود وہ واپس باہر نکل گئی۔

عمران غور سے کمرے کی دیوار پر لگے ہوئے ایک فریم کو دیکھنے لگا۔ جس میں ایک بڑا سا نقشہ سا بنا ہوا تھا لیکن اس پر کچھ عجیب سے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ یہ شاید لیبارٹری کی کسی مشین کا نقشہ تھا۔ کیوں کہ اس پر لکھی گئی تمام عبارت مخصوص ٹیکنیکل الفاظ میں لکھی گئی تھی۔ عمران کے ساتھی تو صوفوں پر بیٹھ گئے جب کہ عمران اس نقشے سے چپکا ہوا تھا۔

"آجاؤ اب کیا نقشے دیکھنے ——— خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ کرتے رہے" صفدر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ لیڈی انگلز اندر داخل ہوئی۔

"تم نے بڑی زبردست لیبارٹری بنائی ہوئی ہے بہت ہی زبردست۔ میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ لیبارٹری اتنی زبردست ہو سکتی ہے" عمران نے بڑے توصیفی لہجے میں لیڈی انگلز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں برف کی تہہ میں یہ عظیم الشان لیبارٹری ایک بہت بڑا کارنامہ ہے" ——— لیڈی انگلز نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ لیبارٹری کا نقشہ ہے" لیکن ظاہر ہے تم اس کی تفصیلات نہیں سمجھ سکتے" ——— لیڈی انگلز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ کونے میں لوہے نما کیا چیز ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے چھوٹی سی گیند کونے سے چپک گئی ہو" ——— عمران نے نقشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سیکورٹی سیل ہے۔ جس کی مدد سے وادی نمل کا جائزہ لیا جاتا

ہے۔ تمہاری جب ٹائیگر سے لڑائی ہوئی تو یہیں سے اس کی فلم اتاری گئی اور پھر تمہارے فوٹو ویز ویلا میں بھجوا دیئے گئے"۔۔۔۔۔ لیڈی ایگلز نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔۔۔ اوہ۔۔۔ ٹائیگر ہمارے ہاتھ سے بچ نکلا۔ ورنہ میں نے اس پر قابو پا لیا تھا"۔۔۔۔۔ عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"اُسے میں نے ہلاک کر دیا تھا۔ وہ تمہیں برف میں پھینک کر یہ سمجھا تھا کہ اس نے تمہارا خاتمہ کر دیا ہے۔ جب کہ تم باہر آ گئے۔ اور وہ کیپسول نما گاڑی میں بیٹھ کر برف کی تہہ میں سفر کرتا ہوا سیکورٹی سیل تک پہنچ گیا۔۔۔۔۔ وہاں ایڈورڈ نے اس کی اس کیپسول نما گاڑی کا جائزہ لینے کے لئے اُسے اندر داخل ہونے کا راستہ دے دیا۔ اور اور پھر اُسے مفلوج کر کے یہاں لیبارٹری میں بھیج دیا گیا۔ اور یہاں میں نے اُسے گولی مار دی"۔۔۔۔۔ لیڈی ایگلز نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیا۔

"دیکھو۔۔۔ اب ہم نے چلے تو جانا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہمیں لیبارٹری کی سیر کرا دو"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔۔۔ یہاں ایسی حساس مشینیں ہیں کہ کوئی غیر آدمی اندر داخل نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔۔ لیڈی ایگلز نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے مشینوں سے کیا لینا۔ ویسے ہی جنرل جائزے کی بات کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہاں۔۔۔ جنرل سیر کرائی جا سکتی ہے"۔۔۔۔۔ لیڈی ایگلز نے جواب دیا۔

"ویری گڈ"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آؤ میرے ساتھ۔۔۔ لیکن پہلے تمہیں اپنی مکمل تلاشی دینی ہو گی"۔۔۔۔۔ لیڈی ایگلز نے کہا۔

"جو کچھ ہے نکال کر رکھ دو"۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور خود بھی اس نے جیب سے ایک ریوالور اور ایک خنجر نکال کر میز پر رکھ دیا۔ اس کی پیروی کرتے ہوئے سب نے اپنا اپنا اسلحہ باہر رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے مجھے اعتبار ہے۔ ویسے بھی تم غلط کوئی حرکت کر کے زندہ نہیں رہ سکتے۔ آؤ میرے ساتھ"۔۔۔۔۔ لیڈی ایگلز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میڈم۔۔۔ تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں"۔۔۔۔۔ باہر نکلتے ہی نمبر ون نے لیڈی ایگلز سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اسی لمحے دروازے پر پہنچا تھا۔

"میں انہیں باہر سے سیر کرا آؤں۔ پھر دیکھتی ہوں"۔۔۔۔۔ لیڈی ایگلز نے جواب دیا اور نمبر ون کے چہرے پر سے یوں محسوس ہوا جیسے اُسے لیڈی ایگلز کا یہ فیصلہ پسند نہ آیا ہو۔ لیکن وہ خاموش رہا۔

لیڈی ایگلز انہیں لیبارٹری میں گھماتی رہی۔ وہ بڑے فخریہ انداز میں ایک ایک چیز کے متعلق بتا رہی تھی۔ عمران نے دیکھا کہ ہر جگہ مسلح

آدمی بڑے چوکنے انداز میں موجود تھے۔ اور پھر لیڈی انگلز جیسے ہی ایک راہداری میں مڑی عمران وہیں رک گیا اور جھک کر بوٹ کے تسمے باندھنے لگا۔ اس کے ساتھی اور لیڈی انگلز آگے بڑھ گئے تھے۔ عمران نے پھرتی سے جراب کے اندر ہاتھ ڈال کر انگلیوں کو مخصوص انداز میں گھمایا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک چپٹی سی آ گئی ——— عمران نے وہ چپٹی ہاتھ میں چھپا لی اور خود آگے بڑھ گیا۔ ایک اور جگہ اس نے رفتار ذرا سی آہستہ کی اور پھر موڑ پر موجود ایک دروازے کے قریب ذرا سا جھکا اور دوسرے لمحے وہ چپٹی اس دروازے اور فرش کے درمیان موجود پتلی سی درز میں اندر کھسکتی چلی گئی۔ اور عمران سیدھا ہو کر آگے بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر عجیب سی چمک تھی۔ کامیابی کی چمک ——— فتح کی چمک ——— لیڈی انگلز اُسی انداز میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر وہ ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔

"یہاں سے سیکورٹی سیل میں جانے کا راستہ ہے" ——— لیڈی انگلز نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھی۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلا ہوا تھا اور ایک لمبی سی سرنگ آگے جاتی دکھائی دے رہی تھی۔

"تم لوگ اندر جاؤ۔ میں لیڈی انگلز کو باتوں میں الجھاتا ہوں" ——— عمران نے دبے لہجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور خود تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی ایک ایک کر کے اس دروازے میں داخل ہو گئے۔ عمران لیڈی انگلز سے باتیں کرتا رہا۔

"ارے ——— تمہارے ساتھی کہاں گئے" ——— لیڈی انگلز نے

اچانک چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ سیکورٹی سیل کی سیر کرنے گئے ہیں" ——— عمران نے بڑے لاپرواہانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ——— وہ وہاں نہیں جا سکتے" ——— لیڈی انگلز نے اچانک غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو آؤ انہیں بلا لیتے ہیں" ——— عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو ——— خبردار ——— اگر تم نے کوئی حرکت کی" ——— اچانک لیڈی انگلز نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور چمک رہا تھا۔ اُسی لمحے دور کھڑے مسلح آدمیوں نے بھی مشین گنیں سیدھی کر لیں۔ لیکن عمران اتنی دیر میں دروازے کے پاس پہنچ چکا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے غوطہ مارا اور اچھل کر دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔

"انہیں بھون ڈالو" ——— لیڈی انگلز نے چیخ کر کہا۔ اور سپاہی دروازے کی طرف دوڑے۔ لیکن عمران دروازہ بند کر کے بے تحاشا سرنگ میں دوڑتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی جو اندر اس کے انتظار میں رکے ہوئے تھے اس کے ساتھ دوڑ پڑے۔ اور پھر دروازے پر سرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔

"سرنگ کھینچ لو ——— جلدی کرو" ——— باہر سے لیڈی انگلز کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنی رفتار تیز کر دی۔ اور پھر انہیں جلد ہی سامنے ایک اور دروازہ نظر آ گیا۔ وہ بے تحاشا دوڑتے ہوئے اس دروازے کے پاس پہنچے۔ اسی لمحے

انہیں سرنگ پیچھے کی طرف سمٹتی ہوئی محسوس ہوئی اور عمران نے دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے وہ تیر کی طرح اڑتا ہوا اندر جا گرا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر اس سے پہلے کہ سرنگ اور دروازے کے درمیان زیادہ فاصلہ ہوتا وہ سب کود کر دروازے کے اندر جا گرے ——— اور سرنگ پیچھے کی طرف سمٹتی چلی گئی۔ اور پھر دروازے کے سامنے برف پھسل کر آ گئی۔ وہ سیکورٹی سیل میں پہنچ چکے تھے۔

سیکورٹی سیل کی عمارت خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران تیزی سے مختلف کمروں سے گزرتا ہوا ایک کمرے میں رک گیا۔ یہ کمرہ اپنی ساخت کی وجہ سے آپریشن روم معلوم ہو رہا تھا۔ اور پھر عمران تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے مختلف بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے مشین پر لگی ہوئی سکرین روشن ہو گئی ——— سکرین پر لیبارٹری کے ایک بڑے سے کمرے کا منظر ابھر آیا۔ لیڈی انگلز اور نمبر ون اس میں موجود تھے۔ اور پھر عمران نے انہیں چونک کر دیوار کی طرف مڑتے ہوئے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ یہاں کا منظر بھی وہاں نظر آ رہا ہے۔

"لیڈی انگلز ——— مجھے تمہارے ارادے کے بارے میں اچھی طرح معلوم تھا کہ تم لیبارٹری سے باہر نکلتے ہی ہمیں ہلاک کروا دیتی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب بھی تم بچ کر کہاں جا سکتے ہو۔ اور میں اپنے وعدے سے بھی آزاد ہوں۔ میرا وعدہ یہی تھا کہ تمہیں لیبارٹری میں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ پہلے میرا پروگرام یہ تھا کہ تمہیں سرنگ میں ہلاک کر دیا جائے۔ اور

ہم نے اس کے لئے مکمل انتظامات کر لیئے تھے۔ لیکن اب تم اس سیکورٹی سیل میں ہلاک ہو جاؤ گے۔ وہاں نہ سہی یہاں سہی" ——— لیڈی انگلز نے بڑے درشت لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم تھا لیڈی انگلز ——— اور میں نے بھی اپنے طور پر پروگرام بنا لیا تھا۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ لیبارٹری ضرور تباہ ہو گی۔ اور یقین جانو کہ ضرور تباہ ہو گی۔ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتی ہو تو تمہارے لئے میری آفر ہے کہ تم میرے پاس سیکورٹی سیل میں پہنچ جاؤ" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم یہاں سے نہیں نکل سکتے عمران ——— اگر ہم چاہیں تو تمہیں کچھ نہ کہیں پھر بھی تم وہاں بھوکے پیاسے مر جاؤ گے" ——— لیڈی انگلز نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اس بات کی فکر مت کرو تم نے خود ہی بتا دیا تھا کہ ٹائیگر کی کیپسول نما گاڑی سیکورٹی سیل میں موجود ہے۔ اور ظاہر ہے۔ وادی میں اس کی وہ ویگن بھی موجود ہو گی اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں ایسی مشینری کا بہترین آپریٹر ہوں" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ——— اڑا دو ——— سیکورٹی سیل کو اڑا دو" ——— لیڈی انگلز نے چیخ کر نمبر ون سے کہا اور نمبر ون نے ایک اور آدمی کو اشارہ کیا اور وہ تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ مشین تک پہنچتا۔ عمران نے اپنے ہاتھ پر بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن مخصوص انداز میں کھینچا اور سوئیاں گھمانے لگا۔

"الوداع لیڈی انگلز" ——— عمران نے کہا اور جیسے ہی دونوں

سوئیاں بارہ کے ہندسے پر اکٹھی ہوئیں۔ عمران نے جھٹکے سے ونڈ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سکرین صاف ہو گئی۔ اور ان سب کو یوں لگا جیسے پوری عمارت زلزلے کی زد میں آ گئی ہو۔ یہ زلزلہ اتنا زوردار تھا کہ وہ سب زمین پر گر پڑے۔ خوف ناک دھماکوں کی آوازیں مسلسل آ رہی تھیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ ہر چیز ساکت ہوتی چلی گئی۔ اور عمران ایک طویل سانس لے کر کھڑا ہو گیا۔

"لو بھئی ——— خس کم جہاں پاک ——— ایکس ہم لیبارٹری سمیت برف میں دفن ہو گیا" ——— عمران نے کہا۔

"لیکن آپ نے یہ کیا کیسے" ——— صفدر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔ باقی ساتھی بھی آنکھیں پھاڑے کھڑے تھے۔

"تم لوگوں نے شاید یہ سمجھا تھا کہ میں یوں ہی مشن چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔ لیکن تم جانتے ہو کہ عمران جان تو دے سکتا ہے لیکن اپنے مشن سے نہیں ہٹ سکتا۔ دراصل میں نے محسوس کر لیا تھا کہ اتنی بڑی لیبارٹری ان حالات میں تباہ نہیں کی جا سکتی۔ جس انداز میں ہم اندر داخل ہوئے تھے۔ اور شاید اس لیبارٹری کے مقابلے میں وہ لیڈی انگلز کو بھی کوئی اہمیت نہ دیتے ——— اس لئے میں نے فوراً لیبارٹری چھوڑنے کی چال چلی۔ لیڈی انگلز اس لئے تیار ہو گئی کہ وہ لیبارٹری سے ہمیں باہر نکال کر ہلاک کر دے گی۔ ظاہر ہے سرنگ۔ اس کے بعد سیڈ فارم اور کیپ دینز دیکھا۔ ہم کہاں تک پہنچ سکتے تھے۔ چنانچہ میں نے نقشے پر سٹور روم دیکھ لیا۔ اور پھر میں نے ایک خصوصی بم جو میں نے اپنی

پنڈلی سے باندھا ہوا تھا نکال کر راہداری میں چلتے ہوئے اس سٹور روم میں کھسکا دیا۔ یہ سٹور روم اسلحے کا سٹور تھا۔ چنانچہ یہاں وائرلیس آن کرتے ہی وہ بم پھٹ گیا اور اس بم نے اس پورے سٹور کو اڑا دیا۔ جس میں نجانے کتنا خوف ناک اسلحہ بھرا ہوا تھا۔ نتیجہ یہ کہ لیبارٹری اڑ گئی" ——— عمران نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس جگہ کا تمہیں کیسے پتہ چلا" ——— کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ٹائیگر کی کیپسول گاڑی کا سن کر میں نے یہاں سے لیبارٹری اڑانے کا پلان بنا لیا تھا۔ آؤ اب وہ گاڑی ڈھونڈیں" ——— عمران نے کہا اور پھر وہ مختلف کمروں میں گھومتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچے تو وہاں وہ کیپسول نما گاڑی موجود تھی۔ اس کمرے کا خفیہ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور باہر برف ہی برف نظر آ رہی تھی۔ سیکورٹی سیل کا تمام سسٹم چونکہ لیبارٹری سے منسلک تھا۔ اس لئے ظاہر ہے لیبارٹری کے تباہ ہوتے ہی یہاں کا تمام سسٹم بیکار ہو گیا تھا۔

"مگر اس گاڑی میں تو صرف ایک آدمی ہی جا سکتا ہے" ——— صفدر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں نے اس کے متعلق سوچ لیا ہے۔ تم یہاں رکو۔ میں اس گاڑی پر جا کر وہ ویگن یہاں لے آؤں گا۔ وہ برف پر آسانی سے چل سکتی ہے" ——— عمران نے کہا۔ "میں اسے یہاں سطح پر لے آؤں گا اور پھر باری باری اس کیپسول کی مدد سے اس گاڑی پر سوار ہو جائیں گے" ——— عمران نے کیپسول گاڑی کا دروازہ

کھولتے ہوئے کہا۔

"مگر ذرا جلدی آنا۔ یہاں سردی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی ہے"۔۔۔۔۔ تنویر نے کپکپاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے ہیٹنگ سسٹم ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے سردی تیزی سے بڑھتی جا رہی تھی۔

"تم اطمینان سے مر سکتے ہو۔ تمہاری لاش یہاں گل سڑ نہ سکے گی"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے کیپسول نما گاڑی میں داخل ہو گیا۔ اور تنویر جواب میں دانت بھی نہیں ملکا۔ کیوں کہ اب سردی کی وجہ سے اس کے دانت بجنے لگ گئے تھے۔ اور دوسرے لمحے کیپسول گاڑی جھٹکا کھا کر آگے بڑھی۔ اور پھر برف میں غائب ہوتی چلی گئی۔

ختم شد

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر سلسلے کا ایک ہنگامہ خیز ناول

گولڈن ایجنٹ

مصنف ---- مظہر کلیم ایم۔ اے

گولڈن ایجنٹ ---- بلیک تھنڈر کی لیڈی ایجنٹ جو پہلی بار عمران کے مقابلے پر آئی اور عمران اس کے منفرد انداز اور کارکردگی پر حیران رہ گیا۔

گولڈن ایجنٹ ---- جس نے عمران کے خلاف کام کرنے سے پہلے عمران سے ذاتی طور پر مل کر باقاعدہ تمام حالات اُسے بتا دیئے ---- کیوں ---- کیا وہ عمران سے نہ ٹکرانا چاہتی تھی۔

گولڈن ایجنٹ ---- جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر مکمل طور پر قابو پا لینے کے بعد انہیں دوستوں کی طرح واپس جانے کی اجازت دیدی ---- کیوں ---- ؟

گولڈن ایجنٹ ---- بلیک تھنڈر کی ایک ایسی ایجنٹ جس نے اپنی حیرت انگیز کارکردگی اور منفرد کردار سے عمران کو بھی اپنی قصیدہ گوئی پر مجبور کر دیا۔

گولڈن ایجنٹ ---- انتہائی حیرت انگیز۔ دلچسپ اور منفرد کردار جسے عمران نے ٹرومین کی طرح ٹرد ومن کا خطاب دے دیا۔

گولڈن ایجنٹ ---- جس نے اپنی حیرت انگیز کارکردگی سے اپنے آپ کو واقعی بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ ثابت کر دیا۔

بلیک تھنڈر ---- جس نے مجبوراً عمران کے خاتمے کی اجازت دے دی۔ کیوں ---- کیا بلیک تھنڈر عمران سے واقعی خوفزدہ ہوگئی تھی یا ---- ؟

● کیا عمران اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکا ---- یا ---- گولڈن ایجنٹ اور بلیک تھنڈر کے مقابلے میں اُسے بہرحال شکست تسلیم کرنا پڑی ---- ؟

● وہ لمحہ ---- جب عمران گولڈن ایجنٹ کے مقابلے پر موت کی وادی میں اترنے لگا تو گولڈن ایجنٹ نے بھی اس کا باقاعدہ علاج کرایا ---- کیوں ---- ؟ گولڈن ایجنٹ عمران کو کیوں زندہ رکھنا چاہتی تھی۔ ؟

● عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ گولڈن ایجنٹ اور بلیک تھنڈر کے سیکشن چیف کے درمیان انتہائی خوفناک اور لرزا دینے والے مقابلے ---- ایسے مقابلے جو خون کی گردش روک دیتے تھے ---- ان مقابلوں کا انجام کیا ہوا ---- ؟ کامیابی کس کے حصے میں آئی ---- ؟

● انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی ---- ایسی کہانی جس میں ایکشن اور سسپنس کا حسین امتزاج ہے۔

● بلیک تھنڈر کے سلسلے میں ایک منفرد اور ہنگامہ خیز اضافہ

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان